سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

(منگل 18، جمعتہ المبارک 21، سوموار 24، بدھ 26۔ مئی 2021)

(یوم الثلاثہ 6، یوم الجمع 9، یوم الاثنین 12، یوم الاربعاء 14۔ شوال 1442ھ)

سترہویں اسمبلی : بتیسواں اجلاس

جلد 32 (حصہ اوّل) : شمارہ جات : 1 تا 4

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

بتیسواں اجلاس

منگل،18-مئی 2021

جلد 32 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1-	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	1
2-	ایجنڈا	3
3-	ایوان کے عہدے دار	7
4-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	15
5-	نعت رسول مقبول ﷺ	16
6-	چیئرمینوں کا پینل	17

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
	اعلان	
17 -----------	معزز ممبران کے لئے کورونا ویکسین لگوانے کا انتظام	7۔
	حلف	
18 -----------	نومنتخب ممبر اسمبلی کا حلف	8۔
	پوائنٹ آف رڈر	
20 ----------	شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ کو کسانوں کے مفاد کے لئے بنانے کا مطالبہ	9۔
	سوالات (محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)	
21 -----------	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات	10۔
42 -----------	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	11۔
	تحاریک التوائے کار	
	لاہور کے پرائیویٹ ہسپتال میں untrained عملہ کی وجہ سے	12۔
67 -----------	مریضوں کو پریشانی کا سامنا	
	تحریک	
70 -----------	مسودہ قانون متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک	13۔
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
71 -----------	مسودہ قانون (ترمیم) قرآن پاک کی لازمی تدریس پنجاب 2021	14۔
71 -----------	قواعد کی معطلی کی تحریک	15۔
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
72 ----------	مسودہ قانون (ترمیم) قرآن پاک کی لازمی تدریس پنجاب 2021	16۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
17۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	78
	قرارداد	
18۔	اسرائیلی جارحیت کے نتیجے میں بے گناہ اور نہتے فلسطینی مسلمانوں کے قتل عام کی بھرپور مزمت	79
	جمعتہ المبارک، 21۔ مئی 2021	
	جلد 32 : شمارہ 2	
19۔	ایجنڈا	105
20۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	107
21۔	نعت رسول مقبول ﷺ	108
	سوالات (محکمہ لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ)	
22۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	109
	پوائنٹ آف آرڈر	
23۔	حزب اختلاف کے ممبران کو ایوان مین فلسطین کے جھنڈے لانے کی اجازت نہ ملنا	114
24۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری)	118
25۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	122
	بحث	
26۔	فلسطین کے حالات پر عام بحث	128

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
27۔	پنجاب میلینئیم ڈویلپمنٹ گولز پروگرام ضلع شیخوپورہ کی کارکردگی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 18-2017 -----------	137
28۔	ضلع راولپنڈی میں ڈینگی کی روک تھام اور کنٹرول کی کارکردگی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 18-2017 ---------	138
	سوموار، 24۔ مئی 2021	
	جلد 32 : شمارہ 3	
29۔	ایجنڈا -----------	141
30۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	143
31۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	144
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)	
32۔	مسودہ قانون (دوسری ترمیم) شوگر فیکٹریز (کنٹرول) بابت 2021 ---------	145
33۔	مسودہ قانون NUML یونیورسٹی میانوالی 2021 -----------	145
	سوالات (محکمہ کانکنی و معدنیات)	
34۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	146
35۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	167
	پوائنٹ آف آرڈر	
36۔	مانگا منڈی میں کھیتوں پر پراپرٹی ٹیکس ختم کرنے کا مطالبہ -----------	172

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
37۔	وردن شہر کے ارد گرد علاقے کو دریا کے کٹاؤ سے محفوظ بنانے کے لئے فوری اقدامات کا مطالبہ -----------	178
	توجہ دلاؤ نوٹس	
38۔	فیصل آباد، تھانہ رضا آباد کی حدود میں 9 سالہ بچی سے زیادتی -----------	181
39۔	جھنگ میں خاتون کا زیادتی کے بعد قتل -----------	184
40۔	ساہیوال، گورنمنٹ آفیسر کا نشہ میں دھت دوران ڈرائیونگ تین افراد کو کچلنے سے متعلقہ تفصیلات -----------	185
	تحاریک التوائے کار	
41۔	لاہور، گوجرانوالہ میں دودھ اور دہی کی قیمتوں میں از خود اضافے کے خلاف کارروائی کا مطالبہ -----------	187
42۔	محکمہ ایجوکیشن پنجاب میں انگلش ٹیچرز کو سروس رولز 2004 پر عمل در آمد کر کے سکیل 16 دینے کا مطالبہ -----------	188
	پوائنٹ آف آرڈر	
43۔	وزراء صاحبان کو ایوان میں حاضر ہونے کا مطالبہ -----------	189
	تحاریک التوائے کار (۔۔۔جاری)	
44۔	ضلع چنیوٹ میں فیکٹریوں کے خارج کردہ زہریلے پانی سے فصلوں اور انسانوں کو نقصان -----------	193
45۔	T.H.Q ہسپتال فورٹ عباس میں انجیوگرافی مشین کی فراہمی کا مطالبہ -------	200
	بحث	
46۔	زراعت پر عام بحث -----------	201

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	بدھ، 26۔ مئی 2021	
	جلد 32 : شمارہ 4	
47۔	جناب ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ -----------	223
48۔	ایجنڈا -----------	225
49۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	227
50۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	228
	حلف	
51۔	نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف -----------	229
	سوالات (محکمہ مواصلات و تعمیرات)	
52۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	229
53۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	271
	پوائنٹ آف آرڈر	
54۔	صوبہ میں نہری پانی کی موجودہ صورتحال پر وزیر آبپاشی کا اظہار خیال -----------	289
	تحاریک استحقاق	
55۔	ڈائریکٹر پی ایچ اے کا معزز ممبر سے ملنے سے انکار -----------	311
	تحاریک التوائے کار	
56۔	ضلع لاہور کے دیہاتوں کی زمینوں پر پراپرٹی ٹیکس لاگو کرنا -----------	312
57۔	اوکاڑہ کا اوور ہیڈ برج ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے سے عوام کو پریشانی کا سامنا -----------	314
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
58۔	بیت المال کے ضلعی فنڈ میں اضافہ نہ کرنے کی وجہ سے مستحق افراد کا متاثر ہونا -----------	316

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
59۔	چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے ملازمین کو دیگر سرکاری ملازمین کے برابر سہولیات دینے کا مطالبہ (۔۔۔جاری) ------------	317
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
60۔	زراعت پر عام بحث (۔۔۔جاری) ------------	318
61۔	انڈیکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(74)/2021/2527. **Dated: 15th May 2021.** The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I Mohammad Sarwar,** ***Governor of the Punjab***, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Tuesday, 18th May, 2021 at 02:00 p.m.** in the Provincial Assembly Chambers, Lahore.

Dated: Lahore, the 13th May, 2021

MOHAMMAD SARWAR

GOVERNOR OF THE PUNJAB "

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 18۔مئی 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آرنوٹس

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

مسودہ قانون

The Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021.

MIAN SHAFI MUHAMMAD: MS KHADIJA UMER: MR SAJID AHMED KHAN:	to move that leave be granted to introduce the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021.
MIAN SHAFI MUHAMMAD: MS KHADIJA UMER : MR SAJID AHMED KHAN:	to introduce the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021.

4

حصہ دوم

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 6۔مئی 2021 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1۔ محترمہ شازیہ عابد: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں سندھ کے طلبہ کے لئے مختص ایم بی بی ایس اور بی ڈی ایس کی نشستیں ختم کرنے کے فیصلے کو واپس لے کر ان نشستوں کو دوبارہ بحال کیا جائے۔

2۔ شیخ علاؤالدین: (پیش ہو چکی ہے) یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ (Resident) اور (Non-Resident) پاکستانیوں کے لئے شرح منافع جو (Non-Resident) کے لئے 7% غیر ملکی کرنسی پر اور ملکی کرنسی پر 11% تک دیا جارہا ہے۔ جبکہ (Resident) پاکستانیوں کو غیر ملکی کرنسی پر مشکل سے 1% اور پاکستانی کرنسی پر 3% سے 4% دیا جارہا ہے اور (Resident) پاکستانیوں سے اس منافع پر بھی 35% تک ٹیکس لیا جارہا ہے جبکہ (Non-Resident) سے منافع کی حد کے قطع نظر صرف 10% لیا جارہا ہے۔ اس ظلم اور زیادتی کو فوری طور پر ختم کیا جانا ضروری ہے اور یکساں شرح منافع کا ملنا انتہائی ضروری ہے۔

3۔ جناب احسان الحق:
جناب محمد افضل: اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب بیت المال 1991 میں قائم ہوا تھا، لیکن 29 برس گزرنے کے باوجود اس کے ضلعی فنڈز میں اضافہ نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے غریب، معذور اور مستحق آبادی بری طرح متاثر ہو رہی ہے جبکہ پنجاب کی آبادی میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ پنجاب بیت المال کے ضلعی فنڈز میں اضافہ کیا جائے۔

5

4۔ محترمہ خدیجہ عمر:
(پیش ہو چکی ہے)

2007 میں بچوں کے تحفظ کیلئے چائلڈ پروٹیکشن بیورو کا محکمہ بنایا گیا تھا جو اس وقت کی حکومت کا بڑا احسن اقدام تھا۔ یہ ادارہ بے سہارا اور لاوارث بچوں کو تحفظ فراہم کر رہا ہے۔ اپنے قیام سے لے کر آج تک اس محکمہ کے ملازمین کو کنفرم نہیں کیا گیا۔ بے سہارا اور لاوارث بچوں کو تحفظ فراہم کرنے والے ملازمین کو اپنی ملازمتوں کا تحفظ فراہم نہ ہے۔ لہذا اس ایوان کی رائے ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے ملازمین کا سروس سٹرکچر بناتے ہوئے تمام ملازمین کو بھی دیگر سرکاری محکمہ جات کی طرح مستقل کیا جائے اور ریٹائرمنٹ پر پنشن و دیگر سہولیات فراہم کی جائیں۔

5۔ جناب محمد طاہر پرویز:
(پیش ہو چکی ہے)

اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں تمام چھوٹی بڑی شاہراہوں پر ٹریفک کا بے ہنگم رش دن بدن بڑھ رہا ہے، جس کے باعث حادثات کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے اور جس کی بنیادی وجہ شاہراہوں پر سروس روڈ کا نہ ہونا ہے۔ خاص طور پر سائیکل سوار کو بے ہنگم ٹریفک کے باعث کافی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں واقع تمام چھوٹی بڑی سڑکوں کے ساتھ سروس روڈ بنایا جائے۔ نیز آئندہ سے تمام نئے منصوبہ جات میں اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ ہر نئی سڑک کے ساتھ سروس روڈ بن سکے اور سائیکل سوار اور پیدل چلنے والوں کے لئے آسانی پیدا ہو سکے۔

7

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بُزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئرمینوں کا پینل

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
2۔	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی۔29
3۔	نوابزادہ وسیم خان بادوزئی، ایم پی اے	پی پی۔213
4۔	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	ڈبلیو۔331

کابینہ

1۔	جناب عبدالعلیم خان	: سینئر وزیر / وزیر خوراک
2۔	سید یاور عباس بخاری	: وزیر سماجی بہبود و بیت المال
3۔	ملک محمد انور	: وزیر مال
4۔	جناب محمد بشارت راجہ	: وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی
5۔	راجہ راشد حفیظ	: وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

8

6۔ جناب فیاض الحسن چوہان : وزیر جیل خانہ جات

7۔ جناب یاسر ہمایوں : وزیر ہائر ایجوکیشن
پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ *

8۔ جناب عمار یاسر : وزیر کانکنی و معدنیات

9۔ جناب محمد اخلاق : وزیر خصوصی تعلیم

10۔ جناب محمد رضوان : وزیر تحفظ ماحول

11۔ سید سعید الحسن : وزیر اوقاف و مذہبی امور

12۔ جناب عنصر مجید خان نیازی : وزیر محنت و انسانی وسائل

13۔ جناب محمد سبطین خان : وزیر جنگلات

14۔ جناب محمد اجمل : وزیر چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم

15۔ چودھری ظہیر الدین : وزیر پبلک پراسیکیوشن

16۔ جناب ممتاز احمد : وزیر آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول

17۔ جناب خیال احمد : وزیر کالونیز، کلچر *

18۔ محترمہ آشفہ ریاض : وزیر ترقی خواتین

19۔ جناب محمد تیمور خان : وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت

20۔ میاں خالد محمود : وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ

21۔ میاں محمد اسلم اقبال : وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

22۔ جناب مراد راس : وزیر سکولز ایجوکیشن

23۔ میاں محمود الرشید : وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

9

24۔ جناب محمد ہاشم ڈوگر	:	وزیر بہبود آبادی
25۔ سردار محمد آصف نکئی	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
26۔ سید صمصام علی شاہ بخاری	:	وزیر اشتمال املاک / جنگلی حیات و ماہی پروری
27۔ ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
28۔ سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر زراعت
29۔ جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
30۔ جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
31۔ جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوۃ و عشر
32۔ مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ
33۔ جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
34۔ سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
35۔ محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
36۔ جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

11

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔ راجہ صغیر احمد	:	جیل خانہ جات
2۔ چودھری محمد عدنان	:	مال
3۔ جناب اعجاز خان	:	چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم
4۔ ملک تیمور مسعود	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ
5۔ راجہ یاور کمال خان	:	سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
6۔ جناب سلیم سرور جوڑا	:	سماجی بہبود
7۔ میاں محمد اختر حیات	:	داخلہ
8۔ چودھری لیاقت علی	:	صعنت، تجارت وسرمایہ کاری
9۔ جناب محمد مامون تارڑ	:	سیاحت
10۔ چودھری فیصل فاروق چیمہ	:	آبکاری، محصولات ونارکوٹکس کنٹرول
11۔ جناب فتح خالق	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن
12۔ جناب احمد خان	:	لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
13۔ جناب تیمور علی لالی	:	اوقاف ومذہبی امور
14۔ جناب عادل پرویز	:	تحفظ ماحول
15۔ جناب شکیل شاہد	:	محنت
16۔ جناب غضنفر عباس شاہ	:	کالونیز
17۔ جناب شہباز احمد	:	لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ

12

18۔ جناب عمر آفتاب	:	منصوبہ بندی وترقیات
19۔ جناب نذیر احمد چوہان	:	بیت المال
20۔ جناب محمد امین ذوالقرنین	:	امداد باہمی
21۔ جناب احمد شاہ کھگہ	:	توانائی
22۔ سید عباس علی شاہ	:	قانون وپارلیمانی امور
23۔ جناب محمد ندیم قریشی	:	اطلاعات وثقافت
24۔ میاں طارق عبداللہ	:	ٹرانسپورٹ
25۔ جناب نذیر احمد خان	:	خصوصی تعلیم
26۔ رائے ظہور احمد	:	خوراک
27۔ سید افتخار حسن	:	مینجمنٹ وپروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
28۔ جناب محمد عامر نواز خان	:	کانکنی ومعدنیات
29۔ جناب محمد شفیق	:	زکوٰۃ وعُشر
30۔ جناب محمد سبطین رضا	:	ہائر ایجوکیشن
31۔ جناب محمد رضا حسین بخاری	:	جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری
32۔ جناب محمد عون حمید	:	خواندگی
33۔ جناب محمد اشرف خان رند	:	آبپاشی
34۔ جناب شہاب الدین خان	:	مواصلات وتعمیرات
35۔ جناب محمد طاہر	:	زراعت
36۔ سردار محمد محی الدین خان کھوسہ	:	خزانہ
37۔ جناب مہندر پال سنگھ	:	انسانی حقوق

13

ایڈووکیٹ جنرل

جناب احمد اویس

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب محمد خان بھٹی
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک

15

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بتیسواں اجلاس

منگل، 18۔ مئی 2021

(یوم الثلاثہ، 6۔ شوال 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 54 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبد الماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

اَلرَّحْمٰنُ ﴿١﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿٢﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿٣﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿٤﴾
اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿٥﴾ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ﴿٦﴾
وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ﴿٧﴾ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ﴿٨﴾
وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ﴿٩﴾
وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ﴿١٠﴾ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ
ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿١١﴾ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ﴿١٢﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٣﴾

سورۃ الرحمٰن، آیت نمبر 1 تا 13

وہ جو نہایت مہربان ہے (1) اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی (2) اسی نے انسان کو پیدا کیا (3) اسی نے اس کو بولنا سکھایا (4) سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں (5) اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں (6) اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور میزان عدل قائم کر دی (7) کہ اس میزان میں حد سے تجاوز نہ کرو (8) اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور تول کم مت کرو (9) اور اسی نے خلقت کے لئے زمین بچھائی (10) اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں (11) اور اناج جس کے ساتھ بُھس ہوتا ہے اور خوشبودار پھول (12) تو اے گروہ جن و انس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے (13)

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبولﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے یہ شیدا تیرا
اس کی دولت ہے فقط نقشِ کفِ پا تیرا
دستگیری میری تنہائی کی تو نے ہی تو کی
میں تو مر جاتا اگر ساتھ نہ ہوتا تیرا
ایک بار اور بھی بطحا سے فلسطین میں آ
راستہ دیکھتی ہے مسجدِ اقصیٰ تیرا
پورے قد سے جو کھڑا ہوں تو یہ تیرا ہے کرم
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا

جناب سپیکر: بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے 4 معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1. میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی۔258
2. جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی پی۔29
3. نوابزادہ وسیم خان بادوزئی، ایم پی اے پی پی۔213
4. محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے ڈبلیو۔331

شکریہ

جناب سپیکر: سیکرٹری اسمبلی نے کورونا ویکسین کے حوالے سے ایک اور اعلان کرنا ہے، وہ اعلان کریں۔

اعلان

معزز ممبران کے لئے کورونا ویکسین لگوانے کا انتظام

سیکرٹری اسمبلی: جناب سپیکر کے حکم کے مطابق کورونا ویکسین کے لئے کمیٹی روم "بی" میں انتظام کیا گیا ہے۔ جو معزز اراکین اسمبلی کورونا ویکسین لگوانا چاہتے ہیں وہ وہاں تشریف لے جا کر وہاں سے ویکسین لگوا سکتے ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: معزز اراکین کی سہولت کے لئے کورونا ویکسین کا انتظام کیا ہے کیونکہ پچھلے اجلاس میں بھی یہ بات ہوئی تھی تو جناب محمد بشارت راجہ نے بھرپور کوشش کر کے اسمبلی بلڈنگ میں ہی کورونا ویکسین لگوانے کا سارا انتظام کیا ہے۔ معزز اراکین یا اُن کی فیملی میں سے بھی اگر کوئی ویکسین

لگوانا چاہے تو وہ یہاں سے کورونا ویکسین لگوا سکتا ہے۔ ان کے پاس Extrazeneca Vaccine ہے جو Oxford کی ہے اور WHO نے بھیجی ہے۔ شکریہ

حلف

نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ جناب محمد معظم شیر پی پی-84 سے نئے ممبر منتخب ہو کر آئے ہیں تو پہلے اُن کا حلف ہو گا۔

(اس مرحلے پر نئے منتخب معزز ممبر نے حلف لیا اور حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت فرمائے)

جناب سپیکر: جناب محمد معظم شیر! آپ اپنی بات کر لیں۔

جناب محمد معظم شیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کا اور اس مقدس ایوان کے تمام معزز اراکین کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے مجھے welcome کیا اور میں مختصراً یہی بات کروں گا کہ میرے والد صاحب ہمارے حلقے کے لوگوں کی مہربانی سے اس مقدس ایوان تک پہنچے تو وہ اپنا فرض سمجھ کر اپنی خدمات انجام دیتے تھے اب میرے لئے بھی یہ ایک اعزاز ہے۔ میرے والد صاحب کی وفات اور الیکشن میں میری جیت یہ غم و خوشی کے احساسات آپس میں mix ہو گئے ہیں۔ میں سب سے پہلے اپنی جماعت پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائدین میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف، میاں محمد حمزہ شہباز شریف اور محترمہ مریم نواز کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرے قائدین میرے ساتھ کھڑے ہو گئے اور مجھے پوری طرح سے support کیا اور الحمدللہ اُن کی مدد سے پاکستان مسلم لیگ (ن) کے ہمارے ڈویژن اور ہمارے ضلع کے قائدین نے مل کر میری بھرپور مدد کی۔ ہمارے حلقے کی عوام نے پہلے بھی 20 سال تک ہمارے خاندان کو عزت دی اور انہوں نے اب دوبارہ سر دھڑ کی بازی لگا کر دن رات محنت کی تو میں اُن کا شکر گزار ہوں۔

جناب سپیکر! جب آپ election campaign میں ہوتے ہیں تو آپ کو عوام کی نبض کا پتا چلتا ہے۔ ناموس رسالت ﷺ کے معاملے نے مجھے بھی بہت پریشان کیا تھا۔ میں یہاں پر کسی پر تنقید نہیں کر رہا میں یہاں پر صرف یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ عوام کے اندر ایک تکلیف تھی اور

مجھے یہاں تک کہا گیا کہ ہم آپ کو ووٹ تب دیں گے جب آپ ایوان میں جا کر ناموس رسالت ﷺ کی حفاظت کی بات کریں گے۔ بحیثیت مسلمان یہ بات میرے لئے انتہائی شرمندگی کا باعث بنی اور میں نے اپنے حلقے کے لوگوں کو وہیں پر ہی کہا کہ آپ میرے ساتھ سودے بازی مت کرو کیونکہ یہ معاملہ میرے نبی ﷺ کا ہے۔ میرا یقین ہے کہ آپ سب معزز ممبران کے لئے ہمارے نبی ﷺ کی ناموس اپنی جان، مال اور اولاد سے زیادہ عزیز ہے لیکن عوام میں یہ پیغام نہیں جا رہا تو میری یہ گزارش ہو گی کہ خدارا! ہم ناموس رسالت ﷺ کے مسئلے کے اوپر سب ایک ہو کر پیغام دیں تاکہ باہر یہ بات جائے کہ کوئی پنجاب اسمبلی ہے اور پوری دنیا میں message جائے گا کہ یہ ایک ہیں اور اکٹھے ہیں۔ آج فلسطین میں جو کچھ ہو رہا ہے یہ اسی چیز کی کڑی ہے۔ ناموس رسالت ﷺ کے issue کے اوپر ہمیں test کیا جاتا ہے اور پھر قبلہ اول کے اوپر حملہ کر کے بچوں کا خون بہایا جاتا ہے تو جب ہم سیاسی اختلافات کو چھوڑ کر سب اکٹھے ہوں گے اور اس ایوان میں ایک ہی آواز ہو گی تو انشاءاللہ بہتر نتیجہ آئے گا۔

جناب سپیکر! میرے حلقے کی ساری minorities نے front line پر آ کر مجھے support کیا ہے تو میں اُن کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: شاہ صاحب! معزز ممبر نئے آئے ہیں میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں یہ واحد ہماری پنجاب اسمبلی ہے جس نے سب سے پہلے ناموس رسالت ﷺ کے حوالے سے باقاعدہ قانون بنایا اس حوالے سے پہلے کوئی باقاعدہ قانون موجود نہیں تھا لہٰذا اس کا credit اسمبلی کے سارے ممبران کو جاتا ہے اور اس قانون کے مطابق اب جہاں کہیں بھی حضرت محمد ﷺ کا نام آئے گا وہاں ساتھ آخری نبی لکھا جائے گا۔ خاتم النبیین ہر جگہ آ رہا تھا لیکن آخری نبی ﷺ ساتھ آنا ضروری تھا کیونکہ جو لوگ اس میں خرابی کر رہے تھے اس حوالے سے اب clarity آ گئی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ کو کسانوں کے مفاد کے لئے بنانے کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!شکریہ ۔ میں جناب دی توجہ چاہناں پچھلے سیشن دے وچ کوئیlegislationہوئی تے اوہدے وچ اک شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ وی پاس کیتا گیا۔جناب انتہائی افسوس نال عرض کرنا پیندا اے کہ اک ساڈی کسان کمیونٹی اے جنہاں دی آوازوی کوئی نہیں وچاریاں دے ناں تے اک بل شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ پاس کیتا جاندا اے۔ اوہ بل پاس ہوندا اے اوہدا نوٹیفکیشن ہوندا اے تے اوہ بالکل اوس دے الٹ ہوندا اے ایس توں محسوس ہوندا اے کہ ایہہ شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ کسان کنٹرول ایکٹ اے میں جناب نوں چند اک چیزاں عرض کرناں۔

جناب سپیکر: چلیں وہ ہم بیٹھ کر بعد میں بات کر لیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: میری گزارش سن لو تسیں 80 فیصد لوکاں دے نال ایہہ کیتا اے۔ مینوں دو منٹ دے دیو ایہہ ہاؤس جیہڑا اے ایہہ ساڈے عوامی حقوق دے تحفظ لئی اے۔ میں اوہناں لئی عرض کررہیاں کہ جیہڑا ایکٹ پاس ہویا اے اوس دے وچ طے ہویا سی کہ 50لاکھ روپے اوس فیکٹری نوں یومیہ جرمانہ ہووے گالیکن50لاکھ تے رہن دتا گیالیکن یومیہ دا لفظ کڈھ دتا گیا اوہدے اندر کہ 10 نومبر تک اوہ فیکٹریاں چلان دے پابند ہون گے اوہناں نوں 30نومبر تک 20دن مزید دے دتے گئے۔ میری عرض اے کہnextجون وچ وی اگر اوہ کرن گے تے اوہ ناقابل دست اندازی پولیس ہووے گا۔

جناب سپیکر: چلیں آپ کو موقع مل جائے گا۔جی،راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): شکریہ۔جناب سپیکر !میں انتہائی ادب کے ساتھ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بل جس کا شاہ صاحب ذکر کر رہے ہیں یہ بل سٹینڈنگ کمیٹی کوreferہو کر آیا ہے جو خدشات جن کا آپ اظہار فرمارہے ہیں آج صبح پرائم منسٹر آف پاکستان نے بھی اس بات کا نوٹس لیا اور انہوں نے ذاتی طور پر یہ کہا ہے کہ اس کو ہم دیکھیں اور کیونکہ ہماری گورنمنٹ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کسی طور پر بھی کسانوں کے مفادات پرcompromise نہیں کر سکتی۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ کوئی بھی چیز اگر کسانوں کے مفاد

کے منافی ہوئی ہے تو ہم اس کا ازالہ کریں گے اور کسی طور پر بھی مالکان یا جو سرمایہ دار ہیں ان کو اس بات کی اجازت نہیں دیں گے کہ ہمارے کسانوں کے مفادات سے کھیلا جائے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں آپ کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا، ہم بیٹھ کر اس پر بات کر لیں گے اور ضروری amendments جو ہوئیں ہم لائیں گے۔ ہم amendments لا سکتے ہیں لیکن میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ اس سلسلے میں کوئی compromise نہیں کرے گی۔ ہمیں جو بھی ترمیم اس میں لانی پڑی وہ ہم لائیں گے آپ کے ساتھ باہمی مشاورت کر کے اور سپیکر صاحب کو confidence میں لے کر اس میں amendment لائیں گے لیکن اس میں ایک بات طے شدہ ہے کہ کسانوں کے مفاد پر compromise نہیں کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! وہ بات ہو گئی ہے، چلیں آپ بات کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری گزارش تے سن لو دو منٹ ٹائم تے دے دیو میں لاء منسٹر صاحب نال بالکل اتفاق کرناں آں۔ میں اوہناں دے جذبات دی وی قدر کرنا آں اوہ بالکل درست فرمارہئے نیں۔ میں جیہڑیاں چیزاں point out کیتیاں نیں اگر ایہہ ردوبدل ہوئی ایں تے اوہنوں ختم ہونا چاہیدا اے۔ ساڈے کولوں rules suspend کروا کے same day رپورٹ پیش ہوئی اے سارے رولز معطل کر کے اوہنوں پاس کر دتا جاندا اے۔ مینوں پہلے ہی خدشہ سی جدوں وزیراعظم صاحب نے نوٹس لیا تے اودوں میں آکھیا مر گئے آں ہن ساڈی کسے نے نئیں سننی اے۔ میں راجہ صاحب دے جذبات دی قدر کرناں آں تے مینوں توقع اے کے اوہ ساڈے جیہڑے خدشات نیں اوہ دور کرن گے۔

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ پہلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 3246 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: پی پی۔72 تحصیل بھیرہ میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب اور مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

***3246: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔72 تحصیل بھیرہ (سرگودھا) میں صاف پانی پراجیکٹ کے تحت کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ کہاں کہاں نصب کئے گئے ہیں؟

(ب) کتنے پلانٹس چالو حالت اور کتنے خراب ہیں جو خراب ہیں کب تک ٹھیک کروائے جائیں گے؟

(ج) پی پی۔72 میں سال 19-2018 اور 20-2019 کے بجٹ میں واٹر فلٹریشن پلانٹس کی مد میں کتنے فنڈ مختص کئے گئے تھے اور ان فنڈ کو کس مد میں خرچ کیا گیا تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا حکومت پی پی۔72 میں مزید واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نارتھ۔ حکومت پنجاب نے پی پی۔72 تحصیل بھیرہ، سرگودھا میں صاف پانی پراجیکٹ کے تحت کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب نہ کیا گیا ہے۔

(ب) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نارتھ۔ چونکہ حلقہ پی پی۔72 تحصیل بھیرہ (سرگودھا) میں کوئی فلٹریشن پلانٹ نہ لگایا گیا ہے لہٰذا اس کے ٹھیک یا خراب ہونے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

(ج) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نارتھ۔ حلقہ پی پی۔72 تحصیل بھیرہ (سرگودھا) میں سال 19-2018 اور سال 20-2019 کے بجٹ میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کی مد میں کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

(د) پنجاب آب پاک اتھارٹی پنجاب بھر کے تمام اضلاع میں واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے پر کاربند ہے۔ تاکہ پنجاب کے باسیوں کو صاف پانی کی ترسیل ممکن بنائی جاسکے۔ اس سلسلے میں یہ قابل غور ہے کہ آغاز مرحلے میں پورے پنجاب میں صاف پانی کی فراہمی کے کئے PC-I پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب سے 30.07.2020 کو منظور ہو گیا ہے۔ اس آغازی مرحلے کا کل تخمینہ 5.5 ارب روپے ہے۔ اس ضمن میں مشاورتی فرم (Consultant) اور ٹھیکیداران (Contractors) کی خدمات حاصل کی جارہی ہیں جس کے نتیجہ میں اگست 2020 تک بھیرہ سمیت پنجاب کے مختلف علاقوں میں تمام ترقیاتی کام سرانجام دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر:اس سوال کا جواب یکم ستمبر 2020 کو آیا تھا جو بڑا ہی interesting ہے۔ میرے اس سوال کے جز(د) میں جس طرح آگے شاہ صاحب نے بات کی میں بھی وہی بات کرنے لگا تھا کہ الحمدللہ اڑھائی سالوں میں جس جس چیز پر انہوں نے غور کیا ہے یا فکر کی ہے پنجاب کی عوام اس پر صرف ذلیل وخوار ہوئی ہے۔ میرے اس سوال کے جز(د) کے جواب میں لکھا ہے کہ پنجاب آب پاک اتھارٹی۔ مزے کی بات یہ ہے کہ جو چیزیں ہمارے دور میں بنائی گئی ہیں ان کا نام لگا کر مسترد شدہ سیاستدان جو ہیں ان کی پرانی تختیاں لگائے جارہے ہیں اس پر یہ پنجاب آب پاک اتھارٹی کا نام لے رہے ہیں۔ میرے سوال کے جز(د) کے جواب میں دیکھیں پنجاب آب پاک اتھارٹی پنجاب بھر کے تمام اضلاع میں واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے پر کاربند ہے۔ تاکہ پنجاب کے باسیوں کو صاف پانی کی ترسیل ممکن بنائی جاسکے۔ اس سلسلے میں یہ وہ لفظ ہے جسے ہر پاکستانی ہماری زبان میں کہتے ہیں کہ چل گیا ہے اساں چلا چھڈیا اے اس سلسلے میں قابل غور بات یہ ہے کہ آغاز مرحلے میں پورے پنجاب میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے PC-1 پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ آف پنجاب سے 30.07.2020 کو منظور ہو گیا ہے۔ اس آغازی مرحلے کا کل 5.5 ارب روپے ہے۔

اس ضمن میں مشاورتی فرم(Consultant)اور ٹھیکیداران(Contractors)کی خدمات حاصل کی جارہی ہیں۔جس کے نتیجہ میں اگست 2020تک بھیرہ سمیت پنجاب کے مختلف علاقوں میں تمام ترقیاتی کام سرانجام دیئے جائیں گے۔

Sir Now, we are heading in 2021 and this is May. Not even a single filtration plant has been installed in tehsil Behra, Tehsil Bhalwal and District Sargodha.

جناب سپیکر میرا آپ کے توسط سے پہلا Supplementary Question یہ ہے کہ جو ایک سال پہلے آپ نے اس ایوان میں اس سوال کا جواب بتایا تھا مذاق بن گیا تھا۔ہم جواب مانگتے ہیں الحمدللہ اس کا جواب کبھی درست نہیں آیا۔آج انہوں نے جو الفاظ آپ کی چیئر کے آگے فرمائے ہیں آپ ان پر غور کریں اس کا جواب دلوادیں۔Thank you

جناب سپیکر: جی،پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ،شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ(ملک تیمور مسعود): شکریہ،جناب سپیکر!میرے فاضل دوست نے اتنی لمبی تقریر کی مجھے ان کے سوال کو ابھی بھی سمجھنے میں تھوڑا سا وقت لگ رہا ہے۔

جناب سپیکر: اس پراجیکٹ کی موجودہ صورتحال کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ،شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ(ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر!یہ جو جز(د)ہے اس کے جواب میں بالکل صاف لکھا گیا ہے کہ ایک پنجاب آب پاک اتھارٹی قائم کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: یہ تو سارا پڑھ لیا ہے وہ تو لکھا ہوا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ،شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ(ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر!میں اسی کا جواب دے رہا ہوں،یہ جو اتھارٹی بنائی گئی ہے اس کے تحت 30۔جولائی 2020تک اس کا PC-1منظور ہوا جس میں 5.5-ارب کی لاگت سے پورے پنجاب کے اندر ہم نے واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے ہیں۔ہم نے صرف 30۔جولائی 2020 کے اس قلیل وقت کے اندر

14 کروڑ روپے کے ضلع سرگودھا کے لئے واٹر فلٹریشن پلانٹس رکھے ہیں جن میں سے اس سال 51 واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے جائیں گے۔ اگر آپ تفصیل کہتے ہیں تو میں حلقہ وار بتا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں۔ آپ تفصیل نہیں صرف اتنا بتا دیں کہ ایک سال ہو گیا ہے اور اس ایک سال میں کیا کہیں کوئی کام شروع ہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ ایک نئی اتھارٹی بنائی گئی تھی۔

جناب سپیکر: آپ جس اتھارٹی کا کہہ رہے ہیں تو یہ اسمبلی میں ہی پاس ہوئی تھی۔ مجھے اتھارٹی کا معلوم ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! جولائی میں اس کے فنڈز مختص کئے گئے، بجٹ کی allocation ہوئی اور اس ایک سال کے عرصہ میں۔۔

جناب سپیکر: اب تو نیا بجٹ بھی دوبارہ آ رہا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! ہم نے 14 کروڑ روپے کے فنڈز 30 جون 2021 تک استعمال کرنے ہیں۔ یہ اس مالی سال میں لگ جائیں گے جس سے 51 فلٹریشن پلانٹس ضلع سرگودھا کے اندر لگائے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کیا یہ اس جون سے پہلے لگ جائیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جی، 30۔جون کو شروع ہو جائیں گے۔ ان کے ٹینڈر ہو چکے ہیں اور میرے خیال میں within a week وہاں پر کام شروع ہو جائے گا۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے کہوں گا کہ میرے فاضل دوست نے جواب دیا ہے کہ 35 سال میں میرے حلقہ میں کوئی فلٹریشن پلانٹ نہیں لگا۔ ان کے سیکرٹری بھی یہاں موجود ہیں یعنی عملہ کو پتا نہیں یا ان کو update نہیں کرتے۔

جناب سپیکر! میرے بڑے بھائی 2002 سے مسلسل تین بار اس اسمبلی کا حصہ بنے۔ 2002 سے 2018 تک تحصیل کے ایک حصے سے دوسرے حصے تک 8 فلٹریشن پلانٹس لگے، اللہ کے فضل و کرم سے یہ دو سال سے آئے ہوئے ہیں اور ایسے نالائق ہیں کہ ان میں سے صرف 2 چل رہے ہیں۔ اس کے بعد یہ دوسری بات یہ کر رہے ہیں کہ 35 سالوں میں ہم نے کوئی کام نہیں کرایا۔ یہ آپ کو جواب دے رہے ہیں کہ ہم نے سال میں 14 کروڑ دیئے ہیں اور ایک بھی فلٹریشن پلانٹ نہیں لگایا۔ یہ آج 18 مئی 2021 کو اگلے مہینے کی بات کر رہے ہیں۔ انہوں نے سال میں ایک ٹکے کا کام نہیں کیا لیکن اب کہہ رہے ہیں کہ ہم نے اس کا ٹینڈر بھی دے دیا ہے جو کہ ٹینڈر نہ ہے۔

جناب سپیکر! آپ کو خود پتا ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ ان سے کچھ بھی نہیں ہونا۔ اب بات یہ ہے کہ اس سوال کا جواب درست نہ ہے۔ یہ فرما رہے ہیں کہ 5.5۔ ارب کنسلٹنٹ کا اور جو 14 کروڑ سرگودھا کے لئے پاس ہوا ہے یہ اس کنٹریکٹر کا نام ہی بتا دیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ اس سوال کا جواب بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! یہ اگر fresh question دیں تو میں ان کو نام بتا دوں گا۔ یہ فلٹریشن پلانٹ سے متعلق بات ہے اور یہ کنسلٹنٹ کی بات کر رہے ہیں۔ میں ابھی ان کو پوچھ کر نام بتا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ اس کو چھوڑ دیں۔ آپ کافی دیر سے پارلیمانی سیکرٹری ہیں اور محنت بھی کرتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ ہم یہ دیکھنا چاہ رہے ہیں کہ اس ایک سال میں اس حلقے میں کہیں کوئی پراگرس نظر نہیں آ رہی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! آپ کی بات بالکل درست ہے اور میں اس پر بحث نہیں کروں گا۔ میری گزارش یہ ہے کہ واٹر فلٹریشن پلانٹس پہلے پبلک ہیلتھ اینڈ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ بنواتا تھا۔ اس کا سب سے بڑا loophole یہ تھا کہ واٹر فلٹریشن پلانٹ لگا تو دیتے تھے لیکن ان کی maintenance نہیں کی جاتی تھی۔ اس سال گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ واٹر فلٹریشن پلانٹس کے لئے پنجاب آب پاک

اتھارٹی بنائی جائے گی جو صرف اور صرف واٹر فلٹریشن پلانٹ کو دیکھے گی۔ اس اتھارٹی کو بنانے کا مقصد یہ تھا کہ۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! اتھارٹی کا مقصد تو یہ تھا کہ تیزی سے کام ہوتا۔ اس پنجاب آب پاک اتھارٹی کی اس وقت کیا صورتحال ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! اس کا PC-I منظور ہو گیا ہے۔ اس کے لئے 5.5۔ارب روپے۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ 5.5۔ارب روپے کو چھوڑیں۔ یہ بات صحیح ہے کہ پلانٹ لگ جائے تو اس کی maintenance اس لئے نہیں ہوتی کہ کسی کی ذمہ داری نہیں ہوتی۔ اب ذمہ داری کی نشاندہی ہو گئی ہے کہ اتھارٹی نے واٹر فلٹریشن پلانٹس کی maintenance کرنی ہے۔ اس اتھارٹی کا بل پاس کئے ہوئے ہمیں ڈیڑھ سال سے زیادہ ہو گیا ہے۔ کیا اس کا اب تک structure تیار نہیں ہوا کہ جو واٹر فلٹریشن پلانٹس لگنے ہیں وہ کس کے handover ہوں گے، ان کو چلانے اور پھر ان کی maintenance کی ذمہ داری کس کی ہے۔ کیا اس پر ابھی تک کچھ نہیں ہوا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میکانزم تو طے ہو چکا ہے کہ ان کو لگانا اور چلانا تو پنجاب آب پاک اتھارٹی نے ہی ہے اور اس کی maintenance بھی اسی اتھارٹی نے کرنی ہے۔

جناب سپیکر: کیا اس کا محکمہ پبلک ہیلتھ ہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! سیکرٹری پبلک ہیلتھ اس کے کنوینئر ہیں۔۔

جناب سپیکر: آپ سیکرٹری صاحب سے پوچھیں اور وہ آپ کو بتائیں کہ اس سلسلہ میں کیا ہو رہا ہے۔ ہمیں تو ابھی تک کچھ سمجھ نہیں آ رہی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی: (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! مجھے اجازت دیں۔

جناب سپیکر: جی،وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور/امداد باہمی:(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح میرے عزیز نے فرمایا ہے کہ ابھی یہ اتھارٹیfunctional ہو رہی ہے۔ آپ کی یہobservation بالکل درست ہے کہ اس اتھارٹی کو قائم ہوئے ڈیڑھ سال ہو گیا ہے لیکن اس میں کچھ مشکلات آرہی تھیں۔اس اتھارٹی کو چلانے کے لئے بنیادی طور پر ایک بورڈ بنایا گیا ہے۔بورڈ کے کچھ اراکین فعال نہیں تھے جس پر بورڈ دوبارہ تبدیل کیا گیا ہے۔بورڈ تبدیل ہونے کے بعد اس اتھارٹی نے کام کرنا شروع کر دیا ہے اور جس طرح معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب فرما رہے ہیں کہ اب جو بھی اس سال کیallocation ہوئی ہے انشاءاللہ تعالیٰ ہماری پوری کوشش ہو گی کہ اسallocation کو ہم استعمال کر لیں۔اس کی مشکلات کو اب دور کر لیا گیا ہے۔ ہمیں یہ تسلیم کرنے میں کوئی عار نہیں ہے کہ ہمیں ابتدائی طور پر مسائل کا سامنا تھا لیکن اب وہ مسائل حل ہو چکے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم پوری capacity کے ساتھ اس پر کام شروع کریں گے۔بہت شکریہ

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ آپ کی ذمہ داری نہیں ہے لیکن جن کی ذمہ داری ہے انہیں تو کام کرنا چاہئے۔ان کا بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جن کی ذمہ داری ہے ان کی نشاندہی کی جائے تاکہ وہ کام کریں۔آپ کے پاس جو معلومات آنی ہیں وہی ہاؤس کو دینی ہیں۔اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں ہے۔اگر آپ کے پاس کوئیinformation ہی نہیں آرہی تو پھر آپ کیا کر سکتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ(ملک تیمور مسعود): جی، یہ درست ہے۔

جناب سپیکر: سوالات کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ متعلقہ سیکرٹری یہاں موجود ہو۔آپ کے سیکرٹری موجود ہیں اور وہ سن رہے ہیں۔راجہ صاحب نے یہاں وضاحت کی ہے اور اس میں جو کمی تھی اس کی بھی نشاندہی ہو گئی ہے۔انہوں نے کہا ہے کہ ہم کر رہے ہیں اور اب یہ ہو جائے گا اس لئے اب ہم اگلا سوال لیتے ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے آپ کے سامنے ہاؤس میں بولا ہے کہ ہم اس کے ٹینڈر کر دیں گے۔ آپ میرا سوال pending کر دیں کیونکہ جون میں دوبارہ اجلاس آ جانا ہے۔ آپ کی مہربانی ہوگی۔ آپ کے توسط سے کچھ کام ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: ہم نے آپ کے سوال پر بہت وقت لگایا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کر رہا ہوں لیکن اس کے result کے لئے یہی بہتر ہو گا کہ اس سوال کو pending کیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ کا سوال دوبارہ رکھ لیں گے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اس طرح بہت دیر ہو جائے گی اور سال پھر نکل جائے گا۔ آپ مہربانی کر دیں۔

جناب سپیکر: اگر دیر ہو گی تو آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیجئے گا۔

جناب صہیب احمد ملک: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سوال نمبر 3951 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: پی پی۔198 میں میٹھے اور صاف پانی کی موجودگی وعدم موجودگی کے علاقہ کی نشاندہی سے متعلقہ تفصیلات

*3951: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہِ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔198 ساہیوال میں کتنے افراد / آبادی کو پینے کے لئے میٹھا اور صاف پانی میسر ہے؟

(ب) پی پی۔198 ساہیوال میں کتنے افراد / آبادی کو پینے کے لئے صاف اور میٹھا پانی میسر نہ ہے اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت ایسا ارادہ رکھتی ہے کہ پی پی۔198 کے عوام الناس کو پینے کے لئے صاف اور میٹھا پانی مہیا ہو سکے، اس بابت حکومتی اقدامات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) حلقہ پی پی۔198 ضلع ساہیوال میں 200,254 لوگوں کے لئے میٹھا اور صاف پانی میسر ہے۔ اس میں sweet water zone اور واٹر سپلائی سکیموں کا area شامل ہے۔

(ب) حلقہ پی پی۔198 ضلع ساہیوال میں 265,420 لوگوں کے لئے میٹھا اور صاف پانی میسر نہ ہے۔ فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے واٹر سپلائی سکیمیں نہ بنائی جا سکی ہیں۔

(ج) جی ہاں! حکومت حلقہ پی پی۔198 ضلع ساہیوال میں جو دیہات و قصبہ جات brackish water کی زد میں ہیں ان موضع / قصبہ / دیہاتوں میں حکومت پنجاب فنڈز کی دستیابی پر مرحلہ وار پروگرام کے تحت لوگوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کرے گی۔ مزید حکومت نے صاف پانی کی فراہمی کے لئے Punjab Aab-e-Pak Authority کے نام سے کمپنی بنائی ہے جو کہ صاف پانی کی فراہمی کے لئے کام کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں جز(ب) سے اپنا ضمنی سوال شروع کروں گا۔ جز(ب) میں پوچھا گیا تھا کہ "PP-198 ساہیوال میں کتنے افراد / آبادی کو پینے کے لئے صاف اور میٹھا پانی میسر نہ ہے اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں۔ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ حلقہ PP-198 ضلع ساہیوال میں 2 لاکھ 65 ہزار 420 لوگوں کے لئے میٹھا اور صاف پانی میسر نہ ہے اور فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے واٹر سپلائی سکیمیں نہ بنائی جا سکی ہیں" لہٰذا 2 لاکھ 65 ہزار کی آبادی کا کیا قصور ہے؟ میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جن دیہاتوں کو انہوں نے جواب میں point out کیا ہے وہ کون کون سے دیہات ہیں کیونکہ انہوں نے یہاں کم علاقہ بتایا ہے۔ وہ کون سی خلائی مخلوق ہے جو ہمیں تین سال بعد بھی فنڈز فراہم نہیں کر رہی اور یہ فنڈز release کیوں نہیں ہو رہے؟ میرے علاقے کے لوگ بے چارے ہیپاٹائٹس سے مَر رہے ہیں اور کوئی پرسانِ حال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔Order in the House جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! جس طرح انہوں نے اپنے حلقہ PP-198 کے حوالے سے بتایا ہے تو ان کا حلقہ دو قسم کے area پر divide ہے۔ ایک sweet water zone اور ایک brackish water zone ہے۔ ان کے sweet water zone میں پبلک ہیلتھ کی already تقریباً 18 کے قریب واٹر سپلائی سکیمیں ہیں اور پانچ فلٹریشن پلانٹ لگے ہوئے ہیں جبکہ brackish water zone میں already پنجاب آبِ پاک اتھارٹی کام کر رہی ہے۔ اس اتھارٹی کے بنانے کا مقصد ہی یہی تھا کہ بالخصوص اُن علاقوں کے اندر یہ کام کرے گی جہاں پر کھارا پانی ہے۔

جناب سپیکر: جی، مجھے پتا ہے اور ظاہر ہے کہ priority بھی کھارا پانی والے علاقے ہونے چاہئیں۔ اس پر کیا progress ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! ہم نے اس سال ضلع ساہیوال کے لئے 30 کروڑ روپے فنڈز allocate کئے ہیں جن میں 116 کے قریب واٹر فلٹریشن پلانٹس ساہیوال میں لگانے ہیں۔

جناب سپیکر: اب کوئی پلانٹ لگا بھی ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): ابھی اس کے ٹینڈر in process ہیں لیکن انشاءاللہ تعالیٰ اسی سال میں کام شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے ایوان کو جو بات بتائی ہے کہ اس میں واٹر سپلائی سکیمیں موجود ہیں لیکن میں on the floor of the House یہ چیلنج کرتا ہوں بے شک آپ کمیٹی تشکیل دے دیں کہ انہوں نے جو واٹر سپلائی سکیمیں بتائی ہیں تو مجھے بتا دیں کہ میرے حلقے میں کہاں کہاں پر لگی ہوئی ہیں؟ دوسرا انہوں نے بتایا کہ 116 فلٹریشن پلانٹس لگانے ہیں لیکن مجھے بتائیں کہ میرے حلقہ PP-198 میں کتنے فلٹریشن پلانٹس لگانے ہیں؟ چونکہ

میرا یہ پہلا ضمنی سوال ہے اور مزید ضمنی سوال کرنے ہیں کیونکہ یہ بڑا اہمیت کا حامل سوال ہے کیونکہ لوگ کھارے پانی کی وجہ سے مَر رہے ہیں۔[*******************]

جناب سپیکر: جی، آپ گورنر کا ذکر یہاں نہ کریں۔ گورنر پنجاب کے حوالے سے جو بات کی گئی ہے وہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے بات تو پوری کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات ہو گئی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! ایک منٹ ٹھہر جائیں۔ پارلیمانی سیکرٹری! کیا آپ کے پاس اس کا جواب ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): کس سلسلے میں سر؟

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! پہلے آپ کہہ رہے تھے کہ کمیٹی بنا دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ پہلے میری بات سنیں۔ آپ کہتے ہیں اور سب کو پتا بھی ہے کہ اتنے عرصے سے وہاں کھارا پانی ہے لیکن کیا دس سال میں آپ نے وہاں کوئی ٹیوب ویل نہیں لگوایا؟ سارا زور ایدر ای پایا ہویا جے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! دس سال دی سزا میرے حلقے نوں نہ دیو۔ میں جناب نوں گزارش کرنی چاہنا آں تسیں پلیز سُن لوو۔

جناب سپیکر: جی، سنا دیو۔

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں اپنی بات کو دہراتا ہوں کہ گورنر پنجاب ساہیوال میں اسی حلقے سے الیکشن لڑنا چاہ رہے ہیں اس لئے وہ آنے والے الیکشن میں اس کی campaign کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، اگر انہوں نے الیکشن لڑنا ہے تو پھر فلٹریشن پلانٹ جلدی لگ جائے گا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال نہیں بلکہ ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں انتہائی ادب کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ابھی آپ کا اپنے سیکرٹری حضرات کو حکم آیا ہے کہ گورنر صاحب کا نام حذف کر دیا جائے اور وہ حذف ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ہاں۔

جناب سمیع اللہ خان: جب یہاں آبِ پاک اتھارٹی بل آیا تھا اُس وقت مجھے یاد ہے کہ یہاں پر یہ سوال اٹھا تھا کہ آپ ایک ایسے بندے کو ساری powers کیوں دے رہے ہیں؟ ساری executive powers اس شخص کے پاس ہونی چاہئیں جو یہاں پر بھی جوابدہ ہو۔ چیف ایگزیکٹو چاہے عثمان بزدار صاحب ہوں یا کوئی اور ہوں اختیارات اُن کی طرف ہی جانے چاہئیں۔ اگر آپ جگہ جگہ پر اختیارات کی تقسیم کر دیں گے تو issue وہی ہو گا جس کا سامنا آج آپ کو کرنا پڑ رہا ہے۔ ایک ایسے شخص کے بارے میں بات ہے جو اِس وقت چیئرمین یا کسی بڑے عہدے پر ہیں جو آبِ پاک اتھارٹی کو head کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ head نہیں کر رہے۔

جناب سمیع اللہ خان: پھر کون head کر رہا ہے؟ گورنر صاحب ہی Patron in Chief ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ نہیں ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! وہی Patron in Chief ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے سیکرٹری صاحب سے ابھی پوچھا ہے تو انہوں نے بتایا کہ وہ Patron in Chief نہیں ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: وہ ابھی بھی اس عہدے پر ہیں۔

جناب سپیکر: بات سنیں۔ آپ کے point out کرنے کے بعد گورنر صاحب نے اپنا نام withdraw کر لیا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے آپ کو کہا تھا کہ آپ کی بات صحیح ہے

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ ظلم مت کریں اور گورنر پنجاب کی شکل میں ایک متبادل چیف منسٹر اس ہاؤس کے اوپر مسلط نہ کریں۔ آپ نے ٹھیک کہا کہ وہ یہاں پر جوابدہ نہیں ہیں اور اُن کا نام نہیں آنا چاہئے لیکن جب عوام کو سہولت پہنچانے والی اتھارٹی کے Patron in Chief ہوں گے تو پھر سوال بھی ہو گا اور اُن کا نام بھی آئے گا۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں۔ میں نے ذاتی طور پر اُن سے بات کی تھی اس لئے آپ کے سمجھانے کی وجہ سے وہ چیئرمین بنے ہیں اور نہ ہی Patron in Chief بنے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: ہم نے پڑھا ہے اس لئے correction کر دیں۔

جناب سپیکر: میں نے خود پوچھا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ویب سائٹ پر گورنر صاحب کا نام ہی لکھا ہوا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: ہم نے ویب سائٹ پر ابھی نکال کر دیکھا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کے کہنے کی وجہ سے انہوں نے اپنا نام withdraw کیا تھا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اگر اُن کا نام ہوا تو پھر کیا کریں گے اور اگر نام نہیں ہے تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں نے ابھی ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری سے confirm کیا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ویب سائٹ پر موجود ہے۔

جناب سپیکر: ویب سائٹ پر ایسے ہی آپ نے نام چڑھا دیا ہو گا۔ آپ ویب سائٹ کو چھوڑیں۔ یہاں سیکرٹری بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے خود بتایا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں آپ کو بے تحاشا تصاویر نکال کر دے دوں گا جس میں وہ میٹنگز کو Chair کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی یہ بات بالکل صحیح ہے لیکن میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جب آپ نے ہاؤس میں اس بات کو اٹھایا تھا تب میں نے خود گورنر صاحب سے بات کی تھی جس کے بعد اُن کا کوئی عہدہ نہیں رہا۔ اس سے ہٹ کر اُن کی اپنی پرائیویٹ NGO ہے جس کے فنڈز بھی وہ خود لگا رہے ہیں لیکن آپ یقین کریں کہ وہ اس اتھارٹی میں شامل نہیں ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ گورنر صاحب، جو آپ نے بتایا ہے کہ "آب پاک اتھارٹی" کے سارے اختیارات ان کے پاس ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، اس بات کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں نے اس وقت بھی کہا کہ ایک خبر تھی اور ساری خبریں ہی ہوتی ہیں۔ باہر کے ملک کی ایک کمپنی جو واٹر فلٹریشن پلانٹ سپلائی کرتی ہے، ان کا ان کے ساتھ بھی link ہے---

جناب سپیکر: نہیں، جناب سمیع اللہ خان! یہ ساری ہیر پھیر والی بات ہے اور کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ یہ confirm کروالیں کہ وہ "آب پاک اتھارٹی" کے پیٹرن انچیف ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! جب آپ نے کہا تھا تو اس وقت انہوں نے یہ عہدہ چھوڑ دیا تھا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، جناب محمد ارشد ملک! آپ کے ضمنی سوال کافی ہو گئے ہیں اس لئے اب اگلا سوال لے لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا اگلا سوال نہیں ہے بلکہ میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اگلا سوال آپ کا نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: نہیں، جناب سپیکر! مجھے ضمنی سوال کرنا ہے جو کہ بہت ضروری ہے اگر آپ اجازت دے دیں تو میں یہ سوال کر لوں۔

جناب سپیکر: جی، جلدی سے کر لیں کیونکہ پھر وقت بھی ختم ہونے والا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ مہربانی فرمائیں اور میرے ضمنی سوال کا جواب تو لے لیں کیونکہ انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ دو لاکھ 65 ہزار 420 لوگ کھارا اور کڑوا پانی پی رہے ہیں تو مجھے پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتا دیں کہ ایک بھی واٹر فلٹریشن پلانٹ یہ میرے حلقے میں لگا رہے ہیں؟ دوسری بات یہ ہے کہ کیا کہ میں انڈین ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! بات سنیں ناں۔ انہوں نے کب کہا ہے کہ حکومت نے فلٹریشن پلانٹ لگا دیئے ہیں بلکہ وہ تو کہہ رہے ہیں کہ ابھی نہیں لگا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں جو ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں اس کے لئے اگر آپ مجھے وقت دیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے میرے سوال کے پہلے جزو میں کہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اس طرح تو آپ لگے رہیں گے تو میں اگلا سوال لے رہا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ پورے پنجاب میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ نہیں ہیں اس لئے اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری مظہر اقبال کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا بڑا اہم ضمنی سوال ہے اس لئے مجھے بات کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ کا ضمنی سوال آ تو گیا ہے اور مزید کتنے کرنے ہیں؟ جی، چودھری مظہر اقبال!

چودھری مظہر اقبال: شکریہ، جناب سپیکر! سوال نمبر 4286 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع بہاولنگر: سیوریج اور واٹر سپلائی کے لئے مالی سال 20-2019 کے لئے مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

*4286: **چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع بہاولنگر میں سیوریج اور واٹر سپلائی کے لئے کتنی رقم مالی سال 20-2019 میں صوبائی حکومت نے فراہم کی ہے اور کتنی رقم ضلعی حکومت خرچ کرے گی؟

(ب) اس رقم کی تقسیم تحصیل وار کیسے کی گئی ہے؟

(ج) اس مالی سال میں حلقہ پی پی۔243 کی کتنی واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیمیں مکمل کی جائیں گی ان سکیموں کے نام اوران کے لئے مختص کردہ رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) پی پی۔243 میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ کہاں کہاں لگائے جائیں گے اس وقت کس کس جگہ واٹر فلٹریشن پلانٹ چل رہے ہیں کتنے بند ہیں اوران کو کب تک چالو کر دیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) حکومت پنجاب کی طرف سے ضلع بہاولنگر میں مالی سال 20-2019 میں سیوریج اور واٹر سپلائی کے لئے 603.885 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی اور ضلعی بجٹ میں 70.664 ملین روپے مختص تھے۔

(ب) صوبائی بجٹ میں تحصیل بہاولنگر کے لئے 239.576 ملین روپے، تحصیل چشتیاں 119.522 ملین روپے، تحصیل ہارون آباد 40.801 ملین روپے، تحصیل فورٹ عباس 36.437 ملین روپے، تحصیل منچن آباد 167.549 ملین روپے مختص کئے گئے۔ ضلعی بجٹ میں تحصیل بہاولنگر کے لئے 30.00 ملین روپے، تحصیل منچن آباد 40.664 ملین روپے مختص کئے گئے۔

(ج) مالی سال 20-2019 میں حلقہ پی پی۔243 میں واٹر سپلائی کی پانچ سکیموں اور سیور یج ڈرینج کی دو سکیموں پر کام جاری ہے ان سکیموں کے نام اور مختص کردہ رقم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(د) حلقہ پی پی۔243 میں مالی سال 20-2019 میں 2 واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے جو کہ چالو حالت میں ہیں۔ (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے بجٹ مالی سال 20-2019 میں حلقہ پی پی۔243 کے لئے نئے فلٹریشن پلانٹس کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! رولز کے مطابق تین ضمنی سوالات کرنے کی اجازت ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ نے پانچ ضمنی سوال کر لئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! تین سوالات کرنے کی ruling ہے لیکن۔۔۔

جناب سپیکر: جی بالکل اس پر ruling ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال pending کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، جناب محمد ارشد ملک! آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ ہاؤس کی کارروائی نکلوا لیں کہ میں نے ابھی تین ضمنی سوالات نہیں کئے۔

جناب سپیکر: نہیں، جناب محمد ارشد ملک! اب آپ تشریف رکھیں، کسی اور ممبر کو بھی بات کرنے کا موقع دیں۔ جی، چودھری مظہر اقبال!

چودھری مظہر اقبال: شکریہ، جناب سپیکر! میرا سوال بہت اہم ہے اس لئے کہ صاف پانی کے حوالے سے پنجاب کیا بلکہ پاکستان میں WHO اور یونیسف کی جتنی بھی reports ہیں، آپ کو شاید علم ہے کہ ہمارے علاقے کے 80 فیصد لوگ صاف پانی کی سہولت سے محروم ہیں جبکہ صرف 20 فیصد لوگوں کو صاف پانی میسر ہے۔ 80 فیصد لوگ جو پانی پیتے ہیں وہ سارا infected ہے جس میں

اور سیوریج کی mixing کے علاوہ پتا نہیں کیا کیا شامل ہے۔ میرے industrial wastage علاقے کے متعلق آپ کو معلوم ہے کہ وہ brackish water یعنی کھارے پانی کا علاقہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ہاں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! وہاں پر صرف ہماری فصلوں کو اور پینے کے لئے نہری پانی کی دستیابی ہے تو اس لحاظ سے اس background میں یہ سوال کیا گیا ہے۔ اس سوال کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ اس دفعہ بہاول نگر ضلع کو 20-2019 میں 603 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے اور 70 ملین روپے ضلعی بجٹ میں سے دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) کے جواب میں ہے کہ تحصیل بہاولنگر کے لئے 239.576 ملین روپے، تحصیل چشتیاں 119.522 ملین روپے، تحصیل ہارون آباد 40.801 ملین روپے، تحصیل فورٹ عباس کے لئے بھی صرف 36.437 ملین روپے اور تحصیل منچن آباد 167.549 ملین روپے مختص کئے گئے۔ Distribution of funds in the districts میں اتنی بڑی ناانصافی ہے کہ جتنے فنڈز ضلع میں جاتے ہیں تو وہ صرف حکومتی پارٹی کے ایم پی ایز کو دیے جاتے ہیں جو تحصیل منچن آباد یا بہاول نگر پر خرچ کر دیے جاتے ہیں اور یہ صرف آپ کے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ میرے ضلع کے کسی بھی ڈیپارٹمنٹ میں جو بجٹ جاتا ہے اس میں ہمارے علاقے کو محروم رکھا جاتا ہے اور وہاں پر کسی بھی قسم کی سہولت دینے سے موجودہ حکومت صرف اس لئے انکاری ہے کہ وہاں سے منتخب نمائندگان کا تعلق اپوزیشن سے ہے۔ اس سلسلے میں۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری مظہر اقبال! آپ کا سوال کیا ہے؟

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میرے علاقے میں بھی لوگوں کو صاف پانی چاہئے۔ انہوں نے جواب میں بتایا ہے کہ PP-243 میں اس وقت صرف پانچ واٹر سپلائی سکیموں پر کام ہو رہا ہے اور جن واٹر سپلائی سکیموں کا بتایا گیا ہے تو یہ وہی واٹر سپلائی سکیمیں ہیں جو کہ پچھلے دور میں منظور ہوئی تھیں اور ان میں سے ایک بھی واٹر سپلائی سکیم نئی نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھ لیتے ہیں کہ اس کی latest situation کیا ہے؟

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! اب latest situation یہ ہے کہ میں نے جو لسٹ بنائی ہے تو اس حلقے میں تقریباً 70 گاؤں ایسے ہیں جہاں پر سرے سے واٹر سپلائی موجود ہی نہیں ہے یعنی وہ لوگ جوہڑوں سے پانی پیتے ہیں یا کھارا پانی پیتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! اس پانی سے وہاں کے لوگوں کو صحت کے فقدان کا سامنا ہے تو میرے حلقے میں ایک بھی نئی واٹر سپلائی سکیم کیوں نہیں شروع کی اور ایک بھی نیا واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانا گوارا کیوں نہیں کیا، کیا وہاں پر پنجاب کے لوگ نہیں بستے، کیا وہاں کے لوگوں کو صاف پانی نہیں چاہئے، کیا میرا ضلع ریونیو نہیں دیتا؟ سب سے زیادہ کپاس اور گندم کی پیداوار میرے ضلع سے ہوتی ہے اور ابھی بھی آپ چیک کر لیں کہ اس دفعہ کا بھی ہدف صرف ہم نے پورا کیا ہے۔ آپ بے شک اپنے ٹکٹ ہولڈرز کو پیسے دے دیں یا اپوزیشن کے ممبران سے ہارے ہوئے لوگوں کے توسط سے خرچ کر دیں لیکن لوگوں کو ان کا حق تو دیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میں نہایت ہی ادب اور احترام کے ساتھ اپنے فاضل ممبر کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے بتاتا ہوں کہ جس طریقے سے انہوں نے اپنے علاقے کے حوالے سے واٹر سپلائی اور سیور یج سکیموں کا ذکر کیا ہے تو میں ان کے گوش گزار کرنا چاہ رہا ہوں کہ ان کی پانچ کے قریب واٹر سپلائی سکیمیں تھیں، جو انہوں نے کہا کہ اس سے پہلے بجٹ میں لائی گئی تھیں جس کے جواب میں ہے کہ ان پر کام جاری ہے تو میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ ان پانچ سکیموں میں سے چار واٹر سپلائی سکیمیں اس وقت تک مکمل ہو چکی ہیں جو کہ "یوزرز کمیٹی" کے hand over ہو چکی ہیں جبکہ ایک واٹر سپلائی سکیم پر کام جاری ہے اور انشاء اللہ اس سال کے آخر تک اسے مکمل کر کے آپ کو دیں گے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اس میں مزید واٹر سپلائی سکیموں کی ضرورت ہے تو آپ ضرور ہمیں بتائیں

بالکل ہم اسے بنائیں گے کیونکہ ہماری سوچ ہے کہ ہم نے انتقام کی سیاست کرنی ہے اور نہ ہی اس سے پہلے حکومتوں کی طرح ہمارے پاس انتقامی سیاست کی سوچ ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمیں یہ جتنی واٹر سپلائی سکیمیں کہیں گے اور جس وقت کہیں گے تو انشاء اللہ پنجاب کے دس کروڑ عوام اور اس حلقے کی عوام کے لئے دیں گے۔ آپ کی عوام ہماری عوام ہے جس کو بنیادی ضرورتوں کی فراہمی کی ذمہ داری ہمارے اوپر ہے اور انشاء اللہ ہم عوام کو فراموش نہیں کریں گے اور آپ کی طرف سے دی جانے والی واٹر سپلائی سکیموں کو next بجٹ میں مکمل کروائیں گے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں اس حوالے سے محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میری ایک بہت ہی اہم واٹر سپلائی سکیم R 141-S کا PC-I بنا کر انہوں نے منگوایا اور پھر اس کے بعد revised plan بھی آ گیا لیکن بدقسمتی سے ابھی تک اس کو include نہیں کیا گیا۔ اس کے علاوہ میرے پاس ان تمام گاؤں کی لسٹ ہے جہاں پر ابھی تک واٹر سپلائی کا کوئی کنکشن نہیں ہے اور بے چارے لوگ گدھوں پر، سائیکلوں پر اور موٹر سائیکلوں پر پانی لانے پر مجبور ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ اس لسٹ کو پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے share کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! معزز ممبر میرے ساتھ اس لسٹ کو share کر لیں تو انشاء اللہ تعالی اس پر عمل درآمد ہو گا کیونکہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ محکمہ کے سیکرٹری موجود ہیں تو آپ کے جو بھی گاؤں یا دیہات ہیں تو وہاں پر پانی کا کنکشن کروائیں گے۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب بھی note کر لیں۔ چودھری صاحب! آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے مل لیں اور آپ اپنی لسٹ ان کے ساتھ share کر لیں۔ واقعی پورے بہاول نگر کے ضلع میں یہی صورت حال ہے اور سارے ضلع میں یہ بڑا problem ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرے ضلع ساہیوال کو بھی اس میں شامل کر لیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! ساہیوال کو چھوڑ دیں اب۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! آپ کے توسط سے سیکرٹری صاحب، باقی وزرائے کرام اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبان کی موجودگی میں بتاؤں گا کہ واٹر سپلائی کی سکیمیں جو کہ نہروں کے کنارے

پر لگ رہی ہیں اس میں سے بہت ساری واٹر سپلائی کی نہریں پکی ہو گئی ہیں جس سے ان کا seepage area بہت تھوڑا رہ گیا ہے جس کی وجہ سے یہ ساری سکیمیں defective ہوتی جا رہی ہیں، اب ان میں کھارا پانی آتا ہے اور صاف پانی نہیں آتا تو ان کی بھی re-location کی جائے یا ان کے اوپر واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے جائیں تب ہی یہ سکیمیں اس قابل ہوں گی کہ ان کا پانی پیا جا سکے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے چودھری صاحب! آپ پارلیمانی سیکرٹری کے ساتھ مل کر ایک میٹنگ کر لیں کیونکہ سیکرٹری صاحب بھی آئے ہوئے ہیں تو ان کے ساتھ ملک ارشد صاحب کو بھی شامل کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: شکریہ، جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے اور ان کی طرف سے اس سوال کو pending کرنے کی request آئی ہے تو اس سوال نمبر 4298 کو pending کیا جاتا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

فیصل آباد: چک نمبر 388 گ، ب سمندری میں واٹر فلٹریشن کے لئے فنڈز کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*4041: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نشان زدہ سوال نمبر 2739 جس کا جواب ایوان میں مورخہ 19۔ دسمبر 2019 کو پیش ہوا ہے کے جواب میں محکمہ نے تحریر کیا ہے کہ چک نمبر 388 گ۔ب تحصیل سمندری

ضلع فیصل آباد کا زیر زمین پانی کڑوا اور پینے کے قابل نہ ہے اس چک میں حکومت سکیم کی منظوری اور فنڈز کی دستیابی پر فلٹریشن پلانٹ لگایا جائے گا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جو جواب محکمہ نے جز (الف) میں دیا ہے یہی جواب نشان زدہ سوال نمبر 1015 کے جواب میں محکمہ نے مورخہ یکم جولائی 2015 کو دیا تھا کہ فنڈز کی فراہمی پر واٹر فلٹریشن پلانٹ لگا دیا جائے گا؟

(ج) کیا حکومت اس چک میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کے لئے فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) درست ہے۔ پنجاب آبِ پاک اتھارٹی۔ پنجاب حکومت نے صوبے میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے جامع حکمت عملی تیار کر لی ہے، جن میں پنجاب آبِ پاک اتھارٹی کا قیام بھی شامل ہے۔ جس کا قانونی مسودہ 2019 میں اسمبلی میں منظور ہو گیا ہے۔ اس اتھارٹی کا مقصد پنجاب کے باسیوں کو صاف پانی کی دیرپا فراہمی شامل ہے۔ جس کے تحت آغازی مرحلے میں فزیبیلیٹی سٹڈی کی تیاری اور منظوری کے بعد تخمینہ جات بنا لئے گئے ہیں۔ آغازی مرحلے میں پی سی ون (PC-1) محکمہ پی اینڈ ڈی میں جمع کرا دیا گیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت صوبے کے تمام علاقہ جات بشمول حلقہ 388 گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد کو مرحلہ وار صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔

(ب) درست ہے۔ پنجاب آبِ پاک اتھارٹی۔ آبِ پاک اتھارٹی نے 6 ارب کی لاگت کا PC-1 محکمہ ہاؤسنگ میں جمع کرا دیا ہے جس کی منظوری کے بعد / Contractor consultant رکھے جائیں گے اور کم و بیش ایک سال کے عرصے میں منصوبہ کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔

(ج) گورنمنٹ آف پنجاب نے اس مسئلہ کے فوری حل کے لئے آب پاک اتھارٹی بنائی ہے۔ جو کہ پنجاب کے تمام اضلاع میں صاف پانی مہیا کرنے کے لئے اقدامات کر رہی ہے اور جلد ہی تمام اضلاع میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا عمل شروع ہو جائے گا۔ چک نمبر 388 گ، ب کے عوام کو بھی یہ سہولت میسر ہو جائے گی۔ حکومت نے مالی

سال 20-2019کے(Annual development Programme) (ADP منصوبہ میں پانی کی فراہمی کے لئے آبِ پاک اتھارٹی کے جامع منصوبہ کو شامل کیا ہے جس میں 8ارب روپے کی خطیر رقم پنجاب کے باسیوں کو صاف پانی کی فراہمی کے لئے مختص کی گئی ہے۔(جنرل سیریل نمبر 2523، کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ اس کے تحت پی سی ون(PC-1) محکمہ پی اینڈ ڈی کو جمع کروادیا ہے جس کی منظوری کے بعد واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے پر عمل درآمد شروع کر دیا جائے گا۔

ایل ڈی اے میں ڈیلی ویجز ملازمین کی تعداد اوران کو مستقل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***4413: جناب محمد مرزا جاوید:** کیاوزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ایل ڈی اے میں کل کتنے ملازمین ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں اور کتنے ڈیلی ویجز پر ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں تفصیل سے علیٰحدہ علیٰحدہ آگاہ فرمائیں؟

(ب) حکومت ڈیلی ویجز ملازمین کو کب تک مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) LDA میں کتنی کتنی اسامیاں خالی ہیں تعداد سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) محکمہ ایل ڈی اے(یوڈی ونگ) میں کل 3460اسامیوں پر 2063ملازمین اور مختلف پراجیکٹس پر 171ڈیلی ویجز ملازمین اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ جبکہ ٹیپا میں کل 123 ملازمین ہیں، کوئی ڈیلی ویجر موجود نہ ہے۔ تاہم Contingent Paid Project پر 128 ملازمین کام کررہے ہیں۔

(ب) ڈیلی ویجر ملازمین پراجیکٹ کی ضرورت کی بنیاد پر بھرتی کئے جاتے ہیں، جو کہ ریگولر اسٹیبلشمنٹ کا حصہ نہ ہوتے ہیں۔ ان ڈیلی ویجر ملازمین کو مختلف پراجیکٹس کی کانٹیجنسی سے، فنڈز کی دستیابی تک تنخواہ دی جاتی ہے۔ تاہم ڈیلی ویجز ملازمین کو مستقل کرنے کے حوالے سے کوئی پالیسی / قانون موجود نہ ہے۔

(ج) ایل ڈی (یوڈی ونگ) میں کل 1397 اسامیاں خالی ہیں جبکہ ٹیپا میں کل 191 اسامیاں خالی ہیں۔

سال 20۔2019 میں ایل ڈی اے کی طرف سے منظور کردہ رہائشی وکمرشل نقشہ جات کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***4414: جناب محمد مرزا جاوید:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 20-2019 میں LDA نے کل کتنی رہائشی وکمرشل نقشہ جات کی منظوری دی ہے تعداد سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کمرشل اور رہائشی نقشہ جات کی فیسوں کی مد میں کل کتنی رقم سال 20-2019 میں وصول ہوئی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) مالی سال 20-2019 میں LDA نے کل 2908 رہائشی وکمرشل نقشہ جات کی منظوری دی ہے۔

(ب) کمرشل اور رہائشی نقشہ جات کی فیسوں کی مد میں کل 187.551 Million رقم سال 20-2019 میں وصول ہوئی ہے۔

صوبہ کے مختلف شہروں میں پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی کا گھروں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*** 4461: محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی نے صوبہ کے مختلف شہروں میں 13 لاکھ 70 ہزار گھروں کی تعمیر کے لئے پلان تیار کر لیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تین اور پانچ مرلہ کے یہ گھر تین سال کے عرصے میں تعمیر کئے جائیں گے اس بارے تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) صوبائی کابینہ پنجاب کی منظوری کے بعد پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی (PHATA) کو نیا پاکستان ہاؤسنگ پروگرام کے تحت سستے گھر بنانے کا کام سونپا گیا ہے۔ جس کے تحت PHATA نے بنیادی ڈھانچے پر کام شروع کر دیا ہے اور جس کا وزیراعظم پاکستان نے نیا پاکستان ہاؤسنگ پروگرام کے تحت رینالہ خورد ہاؤسنگ اسکیم کا اَز خود افتتاح کیا تھا۔ نیا پاکستان ہاؤسنگ پروگرام کے تحت مندرجہ ذیل ہاؤسنگ سکیمیں شامل ہیں۔

(نام سکیم)	(تعداد گھر)
رینالہ خورد ڈسٹرکٹ اوکاڑہ۔	859
لودھراں سٹی۔	893
لیہ سٹی۔	124
قائد آباد ڈسٹرکٹ خوشاب۔	1211
سیالکوٹ۔	2341
چنیوٹ۔	600
حضرو۔	582
بھکر۔	176
چشتیاں۔	1144

بشمول مندرجہ بالا سکیموں کے پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی PHATA نے گوجرانوالہ، فیصل آباد اور لاہور میں سستے گھر بنانے کے لئے زمین کے حصول پر کام شروع کر دیا ہے۔

(ب) گھروں کی تعمیر مکمل کرنے کا عرصہ 3 سال ہے۔ علاوہ ازیں اِن اسکیموں میں بنیادی ڈھانچہ کی تعمیر کے لئے 1 سال کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔

پی پی۔ 144 میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی نئی سکیموں کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*4476: **جناب سمیع اللہ خان:** کیاوزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جولائی 2019 تا 31دسمبر 2019 واسا نے پی پی۔144 لاہور میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی کتنی نئی سکیمیں شروع کیں ہر سکیم کی مکمل تفصیل پتہ، ٹینڈر و تخمینہ جات فراہم فرمائیں؟

(ب) جو نئی سکیمیں شروع کی گئیں ان میں سے کتنی سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں اور کتنی سکیموں کا کام ابھی باقی ہے مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) پی پی۔144 لاہور میں مذکورہ سکیموں کے لئے کتنے فنڈز کا اجراء کیا گیا اس میں سے کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی رقم بقایا ہے؟

(د) کیا حکومت پی پی۔144 لاہور میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی مزید سکیمیں شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یکم جولائی 2019 تا 31دسمبر 2019 واسا نے پی پی 144 لاہور میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی کوئی نئی سکیم شروع نہیں کی۔

(ب) ایضاً

(ج) ایضاً

(د) واسا لاہور شاہدرہ میں MGD25 کا ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ جس کی فزیبلٹی سٹڈی کے لئے نیسپاک کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ اس منصوبہ کے تحت سیوریج کو واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ تک پہنچانے کا نظام بھی وضع کیا جائے گا اور موجودہ ڈسپوزل سٹیشن کی اپ گریڈیشن بھی کی جائے گی۔ شاہدرہ ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ ایشین انفراسٹرکچر بنک کے تعاون سے تعمیر ہو گا۔ جس کے لئے مذکورہ سٹڈی جاری ہے

اور فی الوقت محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ کی تشکیل کردہ کمیٹی نیسپاک کی سفارشات کی روشنی میں تکنیکی معاملات کو حتمی شکل دے رہی ہے۔ جس کے بعد منصوبہ کی تعمیر کا آغاز کے لئے PC-1 مجاز فورمز (PDWP, CDWP, ECNEC) کو منظوری کے لئے بھیجا جائے گا۔

راولپنڈی: آر ڈی اے کی حدود میں غیر قانونی تعمیری نقشہ جات کی منظوری سے متعلقہ تفصیلات

*4532: **محترمہ عشرت اشرف :** کیاوزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی (RDA) کی حدود میں کون کون سے ایریاز آتے ہیں موضع وار تفصیل بتائی جائے اور ان آبادیوں میں بنائی گئی تعمیرات میں سے کتنی فیصد تعمیرات کے نقشے منظور کئے گئے ہیں اور کتنی فیصد غیر قانونی تعمیرات ہو چکی ہیں تفصیل بتائی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی حدود میں 63 موضع جات آتے ہیں جن کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سال 19-2018 میں آرڈی اے کی حدود میں بننے والی تعمیرات میں سے 78.54 فیصد اور سال 20-2019 میں 75.844 فیصد تعمیرات کے نقشہ جات برائے منظوری پیش ہوئے۔ جبکہ سال 19-2018 میں 21.46 فیصد تعمیرات غیر قانونی پائی گئیں اور اسی طرح سال 20-2019 میں 24.16 فیصد تعمیرات غیر قانونی پائی گئیں جن کے خلاف نوٹسز / چالان جاری کرنے کے علاوہ ضابطہ کی قانونی کارروائی بھی عمل میں لائی گئی۔

جہلم: حلقہ پی پی۔ 27 لِلّہ شہر کے سیوریج سسٹم کی از سر نو تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***4557: جناب ناصر محمود:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔27 تحصیل پنڈ داد نخان (جہلم) لِلّہ شہر کا سیوریج سسٹم بہت خراب ہے؟

(ب) مذکورہ شہر کا سیوریج سسٹم خراب ہونے کی وجہ سے سیوریج کا گندا پانی شہر کی سڑکوں پر کھڑا رہنے سے لوگ مختلف بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں بچوں کا سکول اور نمازیوں کا مسجد جانا بہت مشکل ہو گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ شہر کا سیوریج سسٹم از سر نو ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کی زیر نگرانی لِلّہ شہر کے لئے سیوریج سکیم نہ بنائی گئی ہے۔

(ب) لِلّہ شہر کی سڑک کے دونوں اطراف جو نالہ جات بنے ہوئے ہیں وہ صفائی نہ ہونے کی وجہ سے بند پڑے ہوئے ہیں جس سے پانی سڑکوں پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ نالوں کی صفائی کی ذمہ داری میونسپل کمیٹی پنڈ داد نخان کی ہے۔

(ج) پنجاب گورنمنٹ کے فنڈز مہیا کرنے پر لِلّہ شہر میں نکاسی آب کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔

جہلم: پی پی۔ 27 پنڈ داد نخان اور کھیوڑہ میں واٹر سپلائی کی نئی لائن بچھانے سے متعلقہ تفصیلات

***4558: جناب ناصر محمود :** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔27ضلع جہلم پنڈ دادنخان شہر اور کھیوڑہ کے لئے واٹر سپلائی سکیم لائن کب بچھائی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ واٹر سپلائی لائن پرانی ہونے کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جس سے شہر کے لوگوں کو سیوریج کا مکس پانی سپلائی کیا جارہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہری سیوریج ملا گندا پانی پینے پر مجبور ہیں جس سے لوگ مختلف موذی بیماریوں کا شکار ہورہے ہیں؟

(د) کیا حکومت اس مالی سال میں پنڈ دادنخان شہر اور کھیوڑہ کے لئے واٹر سپلائی کی نئی لائن بچھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) حلقہ پی پی۔27ضلع جہلم، پنڈ دادنخان شہر میں شہریوں کو پینے کے پانی کی فراہمی کے لئے /ٹیوب ویلز کی تنصیب کے کام کے لئے 82-1981 میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے سکیم بنائی تھی بعد ازاں پنڈدادنخان شہر کے لئے 2004 میں PMDFC اور میونسپل کمیٹی نے مل کر سکیم بنائی اب پنڈ دادنخان واٹر سپلائی سکیم میونسپل کمیٹی پنڈ دادنخان چلارہی ہے۔

کھیوڑہ شہر کے لئے واٹر سپلائی سکیم PMDC نے 1974 میں بنائی اور بعد میں 99-1992 میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے کھیوڑہ شہر کے لئے واٹر سپلائی پائپ لائنز/ڈسٹری بیوشن سسٹم نزد دریا کے کنارے ٹیوب ویلز لگائے۔2010 میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے 6 ٹیوب ویل دریا کے کنارے نصب کئے جو اب میونسپل کمیٹی چلارہی ہے۔کھیوڑہ شہر کے لئے جاری سکیم کی منظوری 17-2016 میں 161.854 ملین لاگت سے ہوئی۔اس سکیم پر 38.367 ملین خرچ ہوچکے ہیں اور واٹر سپلائی پائپ لائنز/ڈسٹری بیوشن سسٹم (3" تا 6") سائز 16100 ft پائپ بچھایا جاچکا ہے اور 9 ٹیوب ویل بور مکمل ہوچکے ہیں بقایا کام فنڈز ملنے پر T.S اسٹیمیٹ کے مطابق کر دیا جائے گا۔

(ب) پنڈ داد نخان شہر کی واٹر سپلائی سکیم میونسپل کمیٹی چلا رہی ہے اس لئے مزید تفصیلات میونسپل کمیٹی پنڈ داد نخان ہی دے سکتی ہے۔
کھیوڑہ شہر کی پرانی واٹر سپلائی سکیم ٹاؤن کمیٹی کھیوڑہ چلا رہی ہے مزید تفصیلات ٹاؤن کمیٹی کھیوڑہ ہی دے سکتی ہے۔

(ج) واٹر سپلائی سکیم پنڈ داد نخان چونکہ میونسپل کمیٹی پنڈ داد نخان چلا رہی ہے اور میونسپل کمیٹی پنڈ داد نخان ہی بتا سکتی ہے کہ گندا پانی مکس ہو رہا ہے کہ نہیں۔
اسی طرح کھیوڑہ شہر کی پرانی واٹر سپلائی سکیم ٹاؤن کمیٹی کھیوڑہ چلا رہی ہے اور ٹاؤن کمیٹی کھیوڑہ ہی بتا سکتی ہے کہ گندا پانی مکس ہو رہا ہے کہ نہیں۔

(د) اس سال پنڈ داد نخان شہر کے لئے گورنمنٹ پنجاب نے کوئی سکیم منظور نہ کی ہے
کھیوڑہ شہر کے لئے گورنمنٹ پنجاب نے 17-2016 میں 161.854 ملین روپے کی سکیم منظور کی ہے جو کہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ بنا رہا ہے اس میں 9 ٹیوب ویلز منظور ہوئے تھے جو لگ چکے ہیں۔ اور کھیوڑہ شہر میں ("3 تا "6) سائز 16100ft پائپ بچھایا جا چکا ہے۔ بقایا کام فنڈز ملنے پر T.S اسٹیمیٹ کے مطابق کر دیا جائے گا۔

لاہور: واسا کا ٹنل بورنگ کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

*4562: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا واسا نے ٹنل بورنگ کا کوئی منصوبہ تیار کیا ہے؟

(ب) اس منصوبہ پر کب تک عمل درآمد شروع ہو جائے گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) سنٹرل لاہور میں موجودہ سیوریج کا نظام 25 سے 60 سال پہلے بچھایا گیا تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اور شہری آبادی کے تیزی کے ساتھ بڑھنے کی وجہ سے موجودہ سیوریج کا نظام آج کی آبادی کے لئے ناکافی ہے۔ لہذا واسا لاہور نے سنٹرل لاہور میں ٹرنک سیور بچھانے کے ساتھ ساتھ گلشن راوی کے مقام پر ایک ڈسپوزل سٹیشن بنانے کا

منصوبہ بنایا ہے تاکہ گندے پانی کو دریائے راوی تک پہنچایا جاسکے۔یہ منصوبہ پاکستان میں اپنی نوعیت کا پہلا منصوبہ ہے جہاں ٹرنک سیور کو ٹنل بورنگ مشین کی مدد سے ٹرینچ لیس ٹیکنالوجی کے ذریعے بچھایا جائے گا۔مجوزہ پراجیکٹ 28 کلو میٹر لمبی ٹرنک سیور بچھانے اور گلشن راوی کے مقام پر 350 کیوسک کا ڈسپوزل سٹیشن کی تعمیر پر مشتمل ہے ۔ٹرنک سیوری کی کل لمبائی کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔15 کلو میٹر کا پہلا حصہ لاریکس کالونی سے شروع ہو کر گلشن راوی کے مقام پر ختم ہو گا جبکہ 13 کلو میٹر کا دوسرا حصہ انفنٹری روڈ سے شروع ہو کر گلشن راوی ڈسپوزل سٹیشن پر ختم ہو گا تاکہ گندے پانی کو احتیاط کے ساتھ دریائے راوی میں ڈالا جائے۔اس منصوبے کا اطلاق EPC موڈ پر ہو گا جس کی تکمیل میں 30 ماہ کا وقت لگے گا۔اس پراجیکٹ کی لاگت کا تخمینہ لگ بھگ 14 بلین روپے ہے جو کہ آسان قرضہ کی بنیاد پر ایشین انفراسٹرکچر انویسٹمنٹ بنک (AIIB) فراہم کرے گا۔مجوزہ پراجیکٹ سے 40 لاکھ آبادی کو فائدہ ہو گا اور بارہ(12)سیوریج لفٹ اسٹیشنوں کو ختم کر دیا جائے گا جو کہ اس وقت سیوریج کو نکاسی آب کے کھلے نالوں میں پھینک رہے ہیں۔

(ب) یہ مجوزہ پراجیکٹ 16.03.2020 کو ECNEC سے منظور کیا گیا تھا۔مزید یہ کہ مجوزہ پراجیکٹ کے لئے پراجیکٹ مینجمنٹ کنسلٹنٹ کی خدمات حاصل کرنے کا عمل جاری ہے۔اس ضمن میں کنسلٹنٹ کی شارٹ لسٹنگ وقت کی بچت کے لئے پہلے ہی مکمل کر لی گئی ہے۔AIIB بورڈ کی منظوری ستمبر 2020 میں متوقع ہے۔جبکہ لون سائننگ (Loan Signing) اکتوبر 2020 میں متوقع ہے اور دسمبر 2020 کے آخر تک مجوزہ پراجیکٹ پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

لاہور میں واٹر سپلائی کے ناقص نظام کی روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***4620: محترمہ سعدیہ سہیل رانا :** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں واٹر سپلائی اور سیوریج کا نظام انتہائی ناقص ہے جس کی وجہ سے عوام پائپ لائن اور واٹر سپلائی لائن کا آمیزش شدہ پانی پینے پر مجبور ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گندا پانی پینے کی وجہ سے عوام معدہ، جگر، ہیپاٹائٹس "اے" "بی" سی" اور گردوں کی امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت لاہور شہر کا واٹر سپلائی کا نظام بہتر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ لاہور شہر میں واٹر سپلائی اور سیوریج کا نظام انتہائی ناقص ہے۔ واسا اہل لاہور کو صاف پانی 800 فٹ گہرائی سے نکال کر مہیا کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ 573 فلٹریشن پلانٹس لاہور کے مختلف علاقوں میں لگے ہوئے ہیں جو عوام کو صاف پانی مہیا کر رہے ہیں۔ پانی میں کوئی خرابی موصول ہو تو لائنوں کی فلشنگ اور روزانہ کی بنیاد پر Chlorination کروا کر واسا لیبارٹری سے Re-Sampling کروائی جاتی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ گندا پانی پینے کی وجہ سے عوام معدہ، جگر، ہیپاٹائٹس "اے" "بی" "سی" اور گردوں کی امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں تاہم ہیپاٹائٹس 'بی' اور 'سی' پانی سے نہیں پھیلتا بلکہ خون کے ذریعے ایک مریض سے دوسروں میں منتقل ہوتا ہے۔ واسا اہل لاہور کو صاف پانی مہیا کر رہا ہے اس لئے پینے کے صاف پانی سے کسی قسم کی بیماری کا احتمال نہیں رہتا۔

(ج) لاہور کا پانی WHO گائیڈ لائینز کے مطابق مہیا کیا جاتا ہے اور پرانی بوسیدہ لائنوں کو مرحلہ وار تبدیل کر کے حسب ضرورت نئی لائنیں بچھائی جا رہی ہیں۔

ضلع ملتان میں محکمہ کے ڈیلی ویجز اور کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4623: **محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ملتان میں محکمہ کے کتنے ملازمین ڈیلی ویجز اور کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں؟

(ب) حکومت ان ملازمین کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہے؟

(ج) محکمہ ہذا میں سکیل ایک سے 12 تک کی کتنی اسامیاں خالی ہیں سکیل وار تفصیل بیان فرمائیں نیز ان اسامیوں پر حکومت ملازمین بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) ضلع ملتان کے محکمہ ہذا میں ڈیلی ویجز پر کوئی ملازم کام نہیں کر رہا ہے اور کنٹریکٹ پر 04 ملازم کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔(1) چوکیدار 3 سکیل نمبر 1 (2) مالی 1 سکیل نمبر 1

(ب) اس سلسلہ میں اب تک حکومت کی طرف سے کوئی قانون وضع نہ کیا گیا ہے۔ تاہم ضلع ملتان میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے کل 36 کنٹریکٹ ملازمین میں سے محکمہ ہذا نے ہائی کورٹ کی رٹ پٹیشن نمبر 1400/2018 کے فیصلہ مورخہ 26.06.2019 کی روشنی میں 32 ملازمین کو ریگولر کر دیا ہے (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) اور باقی 04 ملازمین کا کیس ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے۔

(ج) محکمہ ہذا میں سکیل ایک سے 12 تک کی کُل 02 اسامیاں خالی ہیں تفصیل درج ذیل ہے:۔
(1) پلمبر سکیل نمبر 05 (2) سینیٹیرین سکیل نمبر 09۔
نیز ان اسامیوں پر حکومت ملازمین بھرتی کرنے کا تاحال کوئی ارادہ نہ رکھتی ہے جس کی وجہ بھرتی پر پابندی ہے۔

لاہور: پی پی۔ 166 میں سیوریج اور واٹر سپلائی سکیموں کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*4633: **محترمہ سنبل مالک حسین:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جولائی 2019 سے مارچ 2020 تک واسا نے پی پی۔166 لاہور میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی کتنی نئی سکیمیں شروع کی ہر سکیم کی مکمل تفصیل، پتا، ٹینڈر و تخمینہ جات فراہم فرمائیں؟

(ب) جو نئی سکیمیں شروع کی گئی ہیں ان سے کتنی سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں اور کتنی سکیموں کا کام ابھی بقایا ہے مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) پی پی۔166 لاہور میں مذکورہ سکیموں کے لئے کتنے فنڈز کا اجراء کیا گیا اس میں سے کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی رقم بقایا ہے؟

(د) کیا حکومت پی پی۔166 میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی مزید سکیمیں شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) SAP کے تحت پی پی۔166 ٹاؤن شپ سب ڈویژن کی UC-227&UC-224,UC-225 اور انڈسٹریل ایریا سب ڈویژن کی UC-228 میں سیور اور واٹر سپلائی کا کام کیا گیا ہے۔ کاموں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) شروع کی گئی سکیموں میں 50 فیصد مکمل کر لی گئی ہیں جبکہ بقیہ 50 فیصد پر کام جاری ہے (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ج) پی پی۔166 لاہور میں مذکورہ سکیموں کے لئے مختص کردہ فنڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(د) مذکورہ علاقہ میں فی الحال کوئی نئی سکیم زیر غور نہ ہے۔

لاہور: واسا کا کمرشل میٹروں کے لئے ایمنسٹی سکیم کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

***4644: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور :** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

واسا نے کمرشل میٹروں کے لئے کوئی ایمنسٹی سکیم جاری کی ہے تو اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

واسا نے کمرشل میٹروں کے لئے تاحال کوئی ایمنسٹی سکیم جاری نہ کی ہے۔

صوبہ میں عمارات کے نقشوں کی آن لائن منظوری سے متعلقہ تفصیلات

*4645: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور** : کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

کیا حکومت عمارات کے نقشوں کی منظوری آن لائن کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نقشوں کی آن لائن منظوری شروع ہو جائے گی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق نقشہ Eخدمت پورٹل پر جمع ہونے ہیں۔Eخدمت کے مراکز ارفع کریم ٹاور، ٹاؤن ہال اور ایل ڈی اے میں ہیں۔ ایل ڈی اے نے 14.07.2020 سے نقشوں کی وصولیEخدمت پورٹل کے ذریعہ شروع کر دی ہے۔

بہاولنگر: ضلع کی حدود میں چولستان میں واٹر سپلائی کی سہولت کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*4647: **چودھری مظہر اقبال** : کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بہاولنگر ضلع کی حدود میں چولستان کن کن تحصیل اور یو۔سی پر مشتمل ہے اس ضلع میں چولستان کا کل رقبہ کتنا ہے؟

(ب) اس ضلع میں چولستان میں واقعہ چکوک، قصبہ جات اور دیہات کون کون سے ہیں؟

(ج) اس ضلع کے چولستان میں واقع چکوک، قصبہ جات اور دیہات میں واٹر سپلائی کی سہولت ہے تو کس کس قصبہ / دیہات اور چکوک میں یہ سہولت موجود ہے؟

(د) ان علاقوں میں واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کرنے کے لئے موجودہ مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ہ) ان علاقوں میں یہ سہولت کب تک حکومت فراہم کر دے گی اس بابت تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) ضلع بہاولنگر کی تحصیل فورٹ عباس کا کچھ حصہ چولستان میں آتا ہے اور تحصیل فورٹ عباس کی یونین کونسل نمبر 135 چک نمبر HR/ 289 (قلعہ میر گڑھ) چولستان میں آتی ہے۔ ضلع بہاولنگر میں چولستان کا کل رقبہ 3920 مربع کلومیٹر ہے۔

(ب) تحصیل فورٹ عباس چولستان کا ایریا 14 چکوک پر مشتمل ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ چک نمبر HL(A) / 243، چک نمبر HL/ 243، چک نمبر HL/ 244، چک نمبر HL/ 245، چک نمبر HL/ 246، چک نمبر HL/ 255، چک نمبر HL/ 256، چک نمبر HL/ 257، چک نمبر HL/ 288، چک نمبر HR/ 289، چک نمبر HR/ 290، چک نمبر HR/ 291، چک نمبر HR/ 292 اور چک نمبر HR/ 293 شامل ہیں۔

(ج) اس ضلع کے چولستان میں پینے کا پانی ٹوبہ جات سے حاصل کیا جاتا ہے ان چکوک میں واٹر سپلائی کا مناسب انتظام نہ ہے۔

(د) ان علاقوں میں واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کرنے کے لئے مالی سال 20-2019 میں کوئی بھی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

(ہ) ان علاقوں میں فنڈز کی دستیابی پر مرحلہ وار پروگرام کے تحت واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کی جائے گی۔

لاہور: پام ولاز سوسائٹی کی ایل ڈی اے سے منظوری اور سیوریج سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

*4665: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا جوبلی ٹاؤن سکیم لاہور سے ملحقہ پرائیویٹ سوسائٹی پام ولاز ایل ڈی اے سے منظور شدہ ہے اگر ہاں تو اس کی منظوری کب دی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے حکام کی ملی بھگت سے مذکورہ سوسائٹی کا سیوریج سسٹم بغیر ایل ڈی اے سے منظوری لئے جوبلی ٹاؤن کے سیوریج میں ڈال دیا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس کام میں ملوث ایل ڈی اے ملازمین کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) جوبلی ٹاؤن سکیم لاہور سے ملحقہ پرائیوٹ سوسائٹی پام ولاز جو کہ 62 کنال، 7 مرلہ، 175 مربع فٹ پر محیط ہے، LDA سے منظور شدہ ہے۔اس کی منظوری مورخہ 31-07-2019 بذریعہ لیٹر نمبر LDA/DMP-1/024 دی گئی۔پرائیویٹ لینڈ سب ڈویژن کے تمام سروسز ڈیزائینز بشمول سڑکیں، پانی اور سیوریج، بجلی سالڈ ویسٹ اور پی ایچ اے متعلقہ اداروں سے منظور شدہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔سوسائٹی نے منظوری کے بعد سیوریج سسٹم جوبلی ٹاؤن سیوریج میں ڈالا گیا ہے۔

(ج) تفصیلاً جواب جز الف میں ملاحظہ فرمائیں۔

راجن پور: جام پور سٹی میں سیوریج پائپ لائن کے منصوبہ اور تخمینہ لاگت سے متعلقہ تفصیلات

*4669: **محترمہ شازیہ عابد** : کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جام پور سٹی (ضلع راجن پور) میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے تحت سیوریج پائپ لائن کا منصوبہ کب اور کتنی لاگت سے شروع ہوا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ منصوبہ مکمل نہ ہونے کی وجہ سے اس کی تخمینہ لاگت بڑھ گئی ہے اس منصوبے کی تکمیل کب ہونا تھی اور اس منصوبے کے مکمل نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) سیوریج پائپ لائن کی کتنی چوڑائی منظور ہوئی تھی جو اس وقت پائپ ڈالی جارہی ہے اس کی چوڑائی کتنی ہے؟

(د) مذکورہ منصوبہ جب شروع ہوا تو اس وقت اس کا ٹھیکہ کس کے پاس تھا اور اب یہ ٹھیکہ کس کمپنی کے پاس ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) مذکورہ منصوبہ 26.03.2015 کو شروع ہوا اور اس کی تخمینہ لاگت 400.729 ملین روپے تھی۔

(ب) یہ درست نہ ہے کیونکہ تا حال منصوبہ کی تخمینہ لاگت میں کوئی تبدیلی نہ آئی ہے۔ مذکورہ منصوبہ کی تکمیل کی میعاد 2 سال تھی جو کہ مکمل فنڈنگ کی عدم دستیابی کی وجہ سے بروئے کار نہ لائی جا سکی۔

(ج) ڈیزائن کے مطابق جام پور شہر میں

"9، "12، "15، "18، "21، "24، "27، "33، "42، "54 قطر کا پائپ منظور ہوا تھا اور تاحال جام پور شہر میں منظور شدہ قطر کا پائپ لگایا جارہا ہے۔

(د) مذکورہ منصوبہ کا ٹھیکہ میسرز مہر محمد یوسف گل، گورنمنٹ کنٹریکٹر کو دیا گیا تھا اور تاحال مذکورہ منصوبہ پر یہی کمپنی کام کر رہی ہے۔

راولپنڈی: شہر اور کینٹ میں پارکس کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*4710: **محترمہ زیب النساء:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

راولپنڈی شہر میں کتنے پارک ہیں اور کتنے پارک کینٹ کے علاقہ میں ہیں PHA میں ٹوٹل کتنے ملازمین ہیں اوراس ادارے کے زیر استعمال کتنی گاڑیاں کس کس کے استعمال میں ہیں ان کا ماہانہ پٹرول کا کتنا خرچ ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

PHAراولپنڈی کے انڈر ٹوٹل 53پارکس ہیں جن میں سے 49 Developed اور 04 Un-Developedہیں۔

Un-developed پارکس کی تفصیل یہ ہے۔

1. نیشنل پارک، نیشنل مارکیٹ اصغر مال، راولپنڈی۔
2. موہڑہ شریف پارک، خیابانِ سرسید، راولپنڈی۔
3. ڈھوک کالا خان پارک، ڈھوک کالا خان، راولپنڈی۔
4. قائد اعظم پارک، گلزارِ قائد، راولپنڈی۔

جبکہ PHA اپنے اون سورسز سے ان پارکس میں سے نیشنل پارک، موہڑہ شریف پارک اور قائد اعظم پارک کی تزئین و آرائش کے کام کر رہا ہے جنہیں جلد مکمل کر لیا جائے گا۔

سوال PHAراولپنڈی کے متعلقہ نہ ہے۔

734 ملازمین اس وقت PHAراولپنڈی میں کام کر رہے ہیں۔

کل گاڑیوں کی تعداد 59ہے ۔ جس میں Operational Vehicles اور MotorCyclesشامل ہیں اور تمام گاڑیاں پی ایچ اے آفیسران اور فیلڈ سٹاف کے زیرِ استعمال ہیں۔ ان کا ماہانہ پٹرول کا خرچ -/ 1,141,640روپے ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: چک نمبر 294گ۔ب میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*4740: **محترمہ رخسانہ کوثر :** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ چک 294 گ ب میں زمینی پانی کڑوا اور گندا ہے جس کی وجہ سے لوگ ہیپاٹائٹس جیسی موذی مرض کا شکار ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی جانب سے عوام کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کے لئے آب پاک اتھارٹی بنائی اس اتھارٹی کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟

(ج) حکومت نے مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں مذکورہ اتھارٹی کے لئے کتنی رقم مختص کی؟

(د) کیا حکومت ٹوبہ ٹیک سنگھ چک 294 گ ب میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) **پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ساؤتھ:**

جی ہاں! چک 294 گ۔ب کا زمینی پانی کڑوا ہے۔ اس گاؤں کو پینے کا پانی مہیا کرنے کے لئے حکومت پنجاب نے مالی سال

1997-98 میں واٹر سپلائی سکیم ٹیوب ویل سورس پر بنائی جو کہ چل رہی ہے۔ جبکہ اضافی آبادی کے لئے نئی واٹر سپلائی سکیم ٹیوب ویل سورس مالی سال 2017-18 سے زیر تعمیر ہے۔

(ب) **پنجاب آبِ پاک اتھارٹی:**

جی ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کی جانب سے عوام کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کے لئے پنجاب آب پاک اتھارٹی بنائی گئی ہے۔ جس کا مقصد پنجاب کے باسیوں کو صاف پانی کی دیر پا فراہمی شامل ہے۔ اس سلسلے میں پنجاب بھر میں واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب کے لئے PC-I پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب سے مورخہ 30.07.20 کو منظور ہو گیا ہے۔ اس آغازی مرحلے کا کل تخمینہ 5.5 ارب روپے ہے۔ اس ضمن میں مشاورتی فرم (Consultant) اور ٹھیکیداران (Contractors) کی خدمات حاصل کی جارہی ہیں۔

(ج) **پنجاب آبِ پاک اتھارٹی:**

حکومت نے مالی سال 2019-20 کے بجٹ میں مذکورہ اتھارٹی کے لئے تقریباً 9 کروڑ روپے مختص کئے تھے۔ جبکہ ترقیاتی کاموں کے لئے سال 2020-21 میں 2.5 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(د) **پنجاب آبِ پاک اتھارٹی:**

مذکورہ بالا ترقیاتی کاموں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مشاورتی فرم (Consultant) اور ٹھیکیداران (Contractors) کی خدمات حاصل کی جارہیں جس کے نتیجے میں اگست

2021 تک ٹوبہ ٹیک سنگھ سمیت پنجاب بھر میں 1520 واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب کئے جائیں گے جس سے پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔

لاہور: شاہدرہ ڈویژن میں واسا ملازمین کی تعداد و تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

***4758: جناب سمیع اللہ خان :** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) واسا شاہدرہ ڈویژن میں سیوریج کی صفائی کے لئے کیا انتظامات کئے گئے ہیں اس ڈویژن میں کتنے ملازمین اور مشینری ہے ان کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا شاہدرہ ڈویژن میں مزید مشینری اور ملازمین کی مزید ضرورت ہے اگر ہاں تو اس کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ بتائیں نیز حکومت مشینری کی فراہمی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ج) شاہدرہ ڈویژن واسا میں ملازمین کی کل تعداد نام مع عہدہ اور شاہدرہ میں تعیناتی کی تاریخ سے آگاہ فرمائیں؟

(د) شاہدرہ ڈویژن واسا کے مستقل ملازمین اور ورک چارج ملازمین کی تفصیل سے الگ الگ آگاہ فرمائیں؟

(ہ) کیا واسا لاہور ورک چارج ملازمین کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) واسا شاہدرہ ڈویژن میں سیوریج کی صفائی کے لئے ملازمین اور مشینری عوام الناس کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔ ملازمین اور مشینری کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) شاہدرہ ڈویژن میں مزید مشینری اور ملازمین کی ضرورت نہیں ہے۔

(ج) شاہدرہ ڈویژن واسا میں ملازمین کی کل تعداد نام مع عہدہ اور شاہدرہ میں تعیناتی کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) شاہدرہ ڈویژن واسا کے مستقل ملازمین اور ورک چارج ملازمین کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ہ) واسا لاہور پنجاب حکومت کی جاری کردہ پالیسی کے تحت ورک چارج ملازمین کو مستقل کرے گا۔

صوبہ میں آب پاک اتھارٹی کے قیام، لاگت اور خراب واٹر فلٹریشن کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*4803: **محترمہ راحت افزا:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے آب پاک اتھارٹی کا قیام کب عمل میں لایا گیا اس پر کتنی لاگت آئی اس کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ منصوبہ کے تحت کس کس جگہ کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے اور اس پر کتنی رقم خرچ ہوئی ضلع وار ہر فلٹریشن پلانٹ کی لاگت کی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں متعدد علاقوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹ خراب پڑے ہوئے ہیں خراب پڑے واٹر فلٹریشن پلانٹ کی نام وار تفصیل فراہم کریں؟

(د) صوبہ میں 2013 سے 2018 تک سابقہ حکومت نے کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے اور موجودہ حکومت نے 2018 سے یکم مارچ 2020 تک کتنے پلانٹ لگائے تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) **پنجاب آبِ پاک اتھارٹی:**

صوبہ میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے پنجاب آب پاک اتھارٹی کا قیام اگست، 2019 میں پنجاب آب پاک اتھارٹی ترمیمی ایکٹ کے تحت ہوا۔ تاحال اس پر کسی قسم کی کوئی انتظامی لاگت نہ آئی ہے۔ اس اتھارٹی کا مقصد پنجاب کے باسیوں کو پینے کے صاف پانی کی سہولت مہیا کرنا ہے۔

(ب) **پنجاب آبِ پاک اتھارٹی:**

مذکورہ منصوبہ کے تحت پنجاب بھر کے تمام اضلاع میں آغاز منصوبہ کے تحت 1520 واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے جائیں گے تاحال اس پر کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی ہے۔ اس

منصوبہ کے آغازی مرحلے کا کل تخمینہ 5.5 ارب روپے ہے جس کا PC-I پی اینڈ ڈی (P&D) ڈیپارٹمنٹ، گورنمنٹ آف پنجاب سے 30.07.2020 کو منظور ہو گیا ہے۔ اس ضمن میں مشاورتی فرم (Consultant) اور ٹھیکے داران (Contractors) کی خدمات حاصل کی جارہی ہیں جس کے نتیجہ میں دسمبر 2020 تک ترقیاتی کاموں کا پہلا مرحلہ پایہ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔ فلٹریشن پلانٹوں کی تفصیل جوابات کے ہمراہ ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ج) **پنجاب آبِ پاک اتھارٹی:**

یہ درست نہیں ہے کہ لاہور بھر میں فلٹریشن پلانٹ بند پڑے ہیں۔

(د) **پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:**

سال 2013 سے 2018 تک محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی جانب سے صوبہ پنجاب میں 512 واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے گئے اور موجودہ حکومت کے دور میں 417 واٹر فلٹریشن پلانٹس کی منظوری دی گئی۔ جن میں سے 206 مکمل ہو چکے ہیں اور باقی 211 پر کام جاری ہے۔

ڈیرہ غازی خان میں پینے کے صاف پانی کے فقدان سے متعلقہ تفصیلات

*4849: **محترمہ شاہینہ کریم:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈیرہ غازی خان میں کتنے فیصد لوگوں کو پینے کا صاف پانی پہنچایا جا چکا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ڈی جی خان کی عوام کی اکثریت کو پینے کا پانی خریدنا پڑتا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) ڈیرہ غازی خان شہر کی تقریباً 70 فیصد آبادی کو پینے کا صاف میٹھا پانی میسر ہے۔ جبکہ 50 فیصد دیہی آبادی کو پینے کا صاف پانی میسر ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ اس وقت اربن واٹر سپلائی سکیمیں میونسپل کارپوریشن ڈیرہ غازی خان اور میونسپل کمیٹی تونسہ چلا رہی ہیں جبکہ محکمانہ پالیسی کے تحت دیہی علاقوں کی سکیمیں مقامی یوزر کمیٹیاں چلا رہی ہیں۔

ڈیرہ غازی خان: سیوریج کے نظام کی خرابی سے متعلقہ تفصیلات

*4855: **محترمہ شاہینہ کریم :** کیاوزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں سیوریج کا نظام تباہ حال ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ ٹوٹا پھوٹا نظام Open Drain ہونے کی وجہ سے انتہائی مضر ہے اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) درست نہ ہے۔ حکومت پنجاب نے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر نگرانی شہر کے لئے مالی سال 09-2008 میں سیوریج سکیم 694.340 ملین روپے کی لاگت سے منظور کی جو کہ مالی سال 14-2013 میں مکمل ہونے کے بعد یہ سکیم میونسپل کارپوریشن ڈیرہ غازی خان کے زیر نگرانی چل رہی ہے جس سے ڈیرہ غازی خان شہر کی 75٪ آبادی کو سیوریج کی سہولت میسر ہو رہی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ شہر میں سیوریج سسٹم بہتر طور پر چل رہا ہے۔ شہر کی چند تنگ گلیوں میں اوپن ڈرین سسٹم موجود ہے جو کہ ٹی ایم اے / میونسپل کارپوریشن نے بنایا تھا جہاں پر سیوریج لائن بچھانا ناممکن ہے اس کے علاوہ شہر کے باقی ماندہ 25٪ علاقہ جہاں پر سیوریج سسٹم موجود نہ ہے ان علاقوں کے لئے ایک جامع سکیم زیر تجویز ہے۔

لاہور: محمود بوٹی تا شالیمار سکیم گندا نالہ کے سیوریج کا قطر 30 انچ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4912: **محترمہ کنول پرویز چودھری :** کیاوزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شہر لاہور واہگہ زون کے علاقہ محمود بوٹی کے مین روڈ صلاح الدین روڈ جو کہ محمود بوٹی چوک تا شالیمار سکیم گندہ نالہ تک ہے کا مین سیوریج 18 انچ کا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مین روڈ اور ملحقہ آبادیوں کا سیوریج کا نظام بدحالی کا شکار ہے اور برسات کے موسم میں علاقہ مکینوں کے لئے ناقص سیوریج مشکلات کا سبب ہے؟

(ج) محکمہ مذکورہ سڑک پر سیوریج کو 30 انچ کا کب تک کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ محمود بوٹی کے مین روڈ صلاح الدین روڈ جو کہ محمود بوٹی چوک تا شالیمار سکیم گندہ نالہ تک ہے کا مین سیوریج 18 انچ کا ہے

(ب) یہ درست نہ ہے کہ مذکورہ مین روڈ اور ملحقہ آبادیوں کا سیوریج کا نظام بدحالی کا شکار ہے۔ تاہم بارش کے دوران اور سیوریج بند ہونے کی وجہ سے پانی کھڑا ہونے کی شکایات موصول ہوتی ہیں جس کو محکمہ واسا فوری طور پر اپنے سٹاف اور مشینری Sucker/Jetter کے ذریعے بروقت ختم کرتا ہے۔ اس کے علاوہ علاقہ میں سیوریج لائنز کو چالو حالت میں رکھنے کے لئے محکمہ واسا اپنے مرتب شدہ شیڈول کے مطابق ڈی سلٹنگ کا کام بھی کرواتا ہے جس سے علاقہ میں سیوریج کی بندش کی شکایات ختم ہو جاتی ہیں۔

(ج) مذکورہ سڑک کا سیوریج جو کہ 18 انچ کا ہے بالکل درست حالت میں کام کر رہا ہے۔ فی الحال مذکورہ سڑک کے سیوریج کو 30 انچ کرنے کی ضرورت نہ ہے۔ مستقبل میں ضرورت پڑنے پر مذکورہ سڑک کے سیوریج کا سائز بڑھا دیا جائے گا۔

لاہور: شالیمار زون میں گندے نالوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***4914: محترمہ کنول پرویز چودھری** : کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شہر لاہور کے شالامار زون میں کل کتنے گندے نالے ہیں؟

(ب) شہر لاہور کے علاقہ شالامار باغ کے عقب میں موجود گندا نالا سک نہر آصف کالونی تا عالیہ ٹاؤن کی صفائی آخری مرتبہ کب ہوئی ہے؟

(ج) محکمہ مون سون سیزن 2020 شروع ہونے سے قبل مذکورہ بالا گندا نالا اور دیگر شالامار زون میں موجود گندے نالوں کی صفائی کے لئے کیا حکمت عملی مرتب کی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) شہر لاہور کے شالامار زون میں دو بڑے نالے ہیں جن کا نام شالیمار اسکیپ چینل / سک نہر اور شادی پورہ نالہ ہے۔

(ب) سک نہر گندا نالہ آصف کالونی تا عالیہ ٹاؤن کی صفائی آخری مرتبہ 23.07.2020 بروز جمعرات کو ہیوی مشینری اور ٹرکوں سے کروائی گئی۔(تصاویر ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں)

(ج) مذکورہ بالا نالہ اور دیگر نالوں کو مون سون 2020 سے قبل مکمل صاف کیا گیا ہے اور صفائی کا سلسلہ ابھی بھی جاری ہے۔ان نالوں کو ہیوی مشینری ،ایکسکیویٹر اور ڈمپ ٹرکوں سے سارا سال مرتب شدہ ڈی سلٹنگ شیڈول کے مطابق صاف کروایا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔جناب ساجد احمد خان کی تحریک التوائے کار ہے وہ اس کو پڑھ دیں۔

لاہور کے پرائیویٹ ہسپتال میں untrained عملہ کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

جناب ساجد احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ضلع لاہور کی حدود میں بے شمار پرائیویٹ ہسپتال موجود ہیں اور آئے دن ان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ نیز ان ہسپتالوں میں untrained عملہ ہونے کی وجہ سے ان میں سے بیشتر ہسپتالوں کی ساکھ بھی متاثر ہو رہی ہے کیونکہ ان ہسپتالوں میں عوام کو اس بات پر مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ جتنے بھی ٹیسٹ ہیں جو ان کے ہسپتال کے ڈاکٹرز refer کرتے ہیں کو ان ہی کی لیبارٹریز سے کروایا جائے اور ان کی لیبارٹریز سے کروائے گئے ٹیسٹ ہی تسلیم کئے جائیں گے دیگر کسی بھی لیبارٹری سے کئے گئے ٹیسٹ قابل قبول نہ ہوں گے جس کی وجہ سے مریض اور لواحقین ایسا کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور لاکھوں روپے علاج شروع کرنے سے قبل ان ٹیسٹوں میں خرچ ہو جاتے

ہیں اور لواحقین شدید ذہنی اور جسمانی کرب میں مبتلا دکھائی دیتے ہیں۔ ان کے اس طرح کے غلط فعل سے سینکڑوں مریض لقمہ اجل بن چکے ہیں۔ مسیحا کے نام پر قاتل اسی طرح دندناتے پھر رہے ہیں اور مریضوں کے لواحقین کی جیبوں پر زبردستی ڈاکے بھی ڈال رہے ہیں اور کوئی پوچھنے والا نہیں۔ ان معاملات پر پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کا کردار بھی مشکوک نظر آرہا ہے جو اپنے پیٹی بھائیوں کی ہر ممکن مدد کر رہے ہیں۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار محکمہ ہیلتھ سے متعلقہ تھی چونکہ ہیلتھ کے منسٹر اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب نہیں ہیں لہٰذا یہ تحریک التوائے کار سپیشل کمیٹی نمبر 9 کو refer کی جاتی ہے وہاں سے اس کی رپورٹ آجائے گی۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں اس سلسلہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تحریک التوائے کار کمیٹی کو refer کرنے سے پہلے معزز ممبر میرے ساتھ بیٹھ جائیں کیونکہ اس میں کچھ confusion ہے۔ یہ تحریک التوائے کار پرائیویٹ ہسپتال سے متعلق ہے جس کو گورنمنٹ regulate نہیں کرتی لیکن اس کے باوجود جب یہ COVID-19 کا سلسلہ چل رہا تھا تو اس وقت گورنمنٹ کی طرف سے پنجاب ہیلتھ کمیشن ان معاملات کو دیکھتا رہا ہے۔ میں معزز رکن کو اور اس معزز ایوان کو آگاہ کر دوں گا کہ کتنے پرائیویٹ ہسپتال جو غلط کارروائیاں کر رہے تھے ان کے خلاف حکومتی سطح پر کارروائی کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ سرکاری سطح پر ہم نے گورنمنٹ ہسپتالوں میں اپنی capacity بڑھائی ہے اور اس وقت ہزاروں کی تعداد میں اضافہ ہو چکا ہے۔ ہم نے testing کی اپنی capacity بڑھائی ہے اور لوگ پرائیویٹ ہسپتالوں کی طرف بہت کم جاتے ہیں۔ آپ مہربانی فرمائیں اور معزز ممبر میرے ساتھ بیٹھ جائیں اس کو دیکھ لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب ساجد احمد خان! آپ وزیر قانون کے ساتھ بیٹھ جائیں اور اس کو دیکھ لیں۔

جناب ساجد احمد خان: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ آف آرڈر بعد میں لیتے ہیں ابھی آپ تشریف رکھیں میں بہت ضروری بات کرنے لگا ہوں۔ اب جو بل پیش ہونے لگا ہے یہ بہت اہم ہے۔(ن) لیگ کی حکومت نے اپنے دور اقتدار میں 2018 میں ایک قانون پاس کیا تھا جس کا نام The Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Act 2018 تھا۔ اس میں (ن) لیگ کی حکومت نے بڑا اچھا کام کیا تھا کہ پہلی کلاس سے پانچویں کلاس تک سٹوڈنٹس کو قرآن پاک ناظرہ پڑھایا جائے اور کلاس 6 سے 12 تک ترجمے کے ساتھ پڑھایا جائے لیکن unfortunately اس پر عمل نہیں ہو سکا۔ جب موجودہ حکومت آئی تو لوگ ہائی کورٹ میں چلے گئے تو ہائی کورٹ نے ایک آرڈر پاس کیا۔ ہائی کورٹ میں ڈاکٹر سہیل شہزاد سیکرٹری سکولز ایجوکیشن اور لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) محمد اکرم خان چیئرمین پنجاب ٹیکسٹ بک نے statement دی نیز ہائی کورٹ کا آرڈر بھی موجود ہے جس میں کہا گیا کہ:

The Secretary Schools, Education Department Government of the Punjab and the Chairman, Punjab Curriculum and Textbook Board, before the commencement of next academic year, shall submit compliance report, through the Additional Registrar (Judicial) of this Court.

اس پر شاہد وحید کے دستخط ہیں۔ ہم نے دیکھا کہ یہ اتنا اچھا کام ہوا ہے اور اس میں ایک amendment چاہئے جو رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔ آج ہم وہ رکاوٹ دور کرنے جا رہے ہیں۔ اس رکاوٹ کو دور کرنے کے بعد اس قانون کی افادیت آئندہ generation تک کے لئے ہو گی۔ ہماری نئی generation جس کو سکول کی سطح پر ترجمے کے ساتھ قرآن شریف نہیں پڑھایا گیا اب اس کو ترجمے کے ساتھ قرآن پاک پڑھایا جائے گا۔ اگر ہم سکول کے زمانے میں سٹوڈنٹس کا ذہن صحیح direction پر لگا دیتے ہیں تو پھر وہ اس کو نہیں بھولتے۔ آپ نے بھی اپنے تجربے کے طور پر ایسا ہی دیکھا ہو گا۔ یہ بہت ثواب کا کام ہے اس لئے ہم نے اس بل کو متفقہ طور پر پاس کرنا ہے۔ ویسے بھی مسلمانوں کی کامیابی، ہدایت و ترقی کا واحد راستہ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب قرآن مجید اور آخری نبی حضور ﷺ کی سنت پر عمل کرنا ہے اس پر عمل کر کے ہی مسلمان اپنا کھویا ہوا وقار اور مقام واپس لا سکتے ہیں۔ جیسا کہ ہائی کورٹ نے بھی کہا ہے اور اس کی ضرورت بھی ہے اس لئے آج

ہم اس کی amendment لے کر آ رہے ہیں۔ یہ amendment میاں شفیع محمد، محترمہ خدیجہ عمر اور جناب ساجد احمد خان کی طرف سے ہے۔

تحریک

مسودہ قانون متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021. Mr Sajid Ahmed Khan may move the motion for leave of the Assembly.

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021."

Now, the question is:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021."

(The motion was carried and the leave was granted.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: The mover may introduce the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) قرآن پاک کی لازمی تدریس پنجاب 2021

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker, I introduce the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021."

MR SPEAKER: The Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021 has been introduced. The mover may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker, I move:

> "That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021."

Now, the question is:

> "That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021."

(The motion was carried unanimously.)

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021. The mover may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) قرآن پاک کی لازمی تدریس پنجاب 2021

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker, I move:

> "That the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

> "That the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

(اذان عصر)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. The mover may move the motion for passage of the Bill.

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker, I move:

"That the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed unanimously.)

Applause!

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ کو ابھی ٹائم دیتا ہوں۔ اس Bill کے پاس ہونے پر میں سب کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ یہ کام اس وقت ہوا تھا لیکن اس amendment کی وجہ سے آگے نہیں بڑھ سکا تو آج اس ہاؤس نے متفقہ طور پر بل پاس کر کے ایک اچھا کام آگے بڑھایا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ حضور پاک ﷺ جو ہمارے آخری نبی ہیں ان کے فرمان کا مفہوم بھی ہے کہ تمہارے لئے جو چھوڑے جا رہا ہوں جب تک ان دونوں چیزوں کو مضبوطی سے پکڑے رکھو گے تو کبھی بھی گمراہ نہیں ہو سکتے ایک چیز اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے یعنی قرآن اور دوسری چیز اللہ کے آخری نبی ﷺ کی زندگی اور ان کی سنت پر عمل کرنا ہے۔ چنیوٹی صاحب! اگر آپ اس میں کوئی چیز کہنا چاہتے ہیں تو جب اس کے رولز بنیں گے تو وہ آپ سے پوچھ لیں گے۔ ابھی اس کے رولز بننے ہیں۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: چنیوٹی صاحب! ایک منٹ تشریف رکھیں، پہلے وہ بات کر لیں کیونکہ میں نے ان کو ٹائم دیا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ مجھے یقین ہے کہ جو آپ کی خاندانی روایات ہیں تو آج پھر آپ نے بہت اچھا اور عمدہ کام کیا ہے۔ میں جناب ساجد احمد خان کو بھی مبارک باد دیتا ہوں وہ میرے چھوٹے بھائیوں کی طرح ہیں انہوں نے بڑی اچھی amendment دی اور یہ unanimously پاس ہوئی۔ میرا دین بھی یہ کہتا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ میرا ادراک اور

perceptionیہی ہے کہ وہ میرے بھی آخری نبی ﷺ ہیں اور اس کے بعد کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ آپ کی اجازت سے میری ایک چھوٹی اور humble submission ہے کہ Article 25 says that every citizen of Pakistan is equal in the eyes of law اور یہیں پر بات نہیں رکتی on 11 August 1947, the founder of Pakistan, Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah said that you are free to go to your mosques, churches, temples and there will be no discrimination. لیکن اس سے بات بہت پیچھے جاتی ہے۔632 میدان عرفات میں جب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ there is no superiority over black to white or white to black, Ajam to Arab or Arab to Ajam. If there is any superiority that will be only due to piety. میری اس میں humble submission یہ ہو گی اور میں آپ کے جذبات اور پورے ہاؤس کے بھی جذبات کو بہت زیادہ سمجھتا ہوں کہ صرف اتنا ہے کہ جو آرٹیکل 22 ہے لاء منسٹر جناب محمد بشارت راجہ صاحب بیٹھے ہیں No person attending any educational institution shall be required to receive religious instruction, or take part in any religious ceremony, or attend religious worship, if such instruction, ceremony or worship relates to a religion other than his own. میری humble submission یہ ہے چونکہ جب مرد مومن مرد حق نے پتا نہیں یہاں پر کیا کچھ کیا، ہمارے مسلمان بہن بھائیوں کو 20 نمبر ملتے ہیں اور یہ بہت اچھی بات ہے جب وہ دین کی یعنی قرآن پاک جو آخری کتاب کی تعلیم حاصل کرتے ہیں جب اس کو memorize کرتے ہیں۔ یہ ایل ایل بی تک جب میں Law کر رہا تھا، Master level پر بلکہ میٹرک سے لے کر ہر level پر نمبر ملتے ہیں تو میری صرف اتنی گزارش ہو گی کہ ہمیں جو مضمون دے دیا جس طرح آج کل محبت اختیاری ہے وہ لازمی مضمون نہیں ہے ہمیں کہہ دیتے ہیں کہ اخلاقیات پڑھیں تو کیا اخلاقیات کی صرف ہمیں ضرورت ہے؟ اخلاقیات تو سب کو پڑھنی چاہئے اور اخلاقیات تو ویسے بھی civic sense سب کو آنی چاہئے۔ Honorable Minister Mr. Ijaz Masih بیٹھے ہیں تو میں آپ کے توسط سے ان سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی ایک کام ایسا ہو جائے کہ جیسے ہمارے بچے ہیں ان کو بھی 20 نمبر ملیں اگر وہ بائبل مقدس کا امتحان پاس کرتے ہیں یا جو باقی

الہامی کتابیں ہیں ان کا امتحان پاس کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ جو institutions ہیں وہاں پر یہ arrange کیا جائے کہ جو دوسرے مذاہب کے بچے ہیں جس طرح میرا اسکول La Salle ہے وہاں پر قرآن پاک پڑھایا جاتا ہے یا پھر جو کیڈٹ سکول ہے وہاں پر بھی قرآن پاک پڑھایا جاتا ہے، ایچیسن سکول میں قرآن پاک پڑھایا جاتا ہے اُس کے پرنسپل جو کہ آسٹریلیا سے ہیں he is a very good friend of mine اس کے علاوہ باقی St. Anthony School کے پرنسپل سیسل چودھری صاحب تھے جو آپ کے بھی ذاتی دوست تھے اور میرے بھی عزیز تھے بلکہ سب کے عزیز تھے انہوں نے جس طرح جنگ میں حصہ لیا اور بھارت کے چھ طیارے مار کر جب خود اس کی پسلیاں ٹوٹی ہوئی ہیں تو راوی کے کنارے نیچے کرتے کرتے جہاز اتارا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اب میں صرف اتنی humble گزارش آپ اور پورے ہاؤس سے کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو Bill پاس ہوا ہے میں اس کو fully support کرتا ہوں نا صرف میں بلکہ میرے باقی بھائی بھی جو یہاں پر کھڑے ہیں even members from the other communities those are non-Muslims یہ تھوڑا سا ہے اس کو بھی ٹھیک کریں حالانکہ اُس وقت میٹرک میں اسلامیات کے 50 نمبر ہوتے تھے I got 49 out of 50 اسلامیات میں سے according to constitution and international covenants اور جو بھی سارے ہمارے معاہدات ہیں، آپ اُن کی بھی چھوڑ دیں۔ دین ایک تسلسل ہے۔ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں۔ یہ مجھے شرف حاصل ہے کہ آخری نبی ﷺ کا لفظ بھی میں نے تجویز کیا تھا یہ ہمارے اسمبلی کے سیکرٹری بیٹھے ہیں، ہمارے معزز ممبران بیٹھے ہیں جب آپ نے کمیٹی بنائی تھی اُس کی میٹنگ میں، یہ میں نے تجویز کیا تھا یہ خاتم النبیین کہتے تھے میں نے کہا کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو ان چیزوں کا اور مطلب لیتے ہیں تو لہٰذا آخری کا مطلب یہ ہے کہ یہ سلسلہ ختم ہو گیا۔ (قطع کلامیاں) محترمہ عظمیٰ کاردار! ہم آپ کی ہمیشہ سنتے ہیں تو آپ کبھی تو آرام سے بیٹھ جائیں، میں بات کر رہا ہوں آپ ہمارے جذبات کو ہمیشہ مجروح کرتی ہیں۔

جناب سپیکر! میری آپ سے humble submission ہے کہ ہم ایسا bill لے آتے ہیں کہ جو ہمارے بچے ہیں وہ جس بھی سکول میں پڑھتے ہیں، جس بھی کالج میں پڑھتے ہیں ایک تو اُن

کو 20 نمبر مل سکیں اور دوسرا وہ بھی اپنے دین کو پڑھیں۔ میں نے 4 دفعہ قرآن مجید باترجمہ پڑھا ہے مجھے تو ہمیشہ برکت ملتی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی بات بالکل جائز ہے کیونکہ جتنے چرچ کے ادارے ہیں، جس میں Presbyterian church کے ادارے ہیں میں نے تو denationalize کئے تھے اور خود بھی وہاں ابتدائی طور پر تیسری جماعت تک sacred heart میں پڑھا ہوں تو ان کی اس ملک کے لئے بہت خدمات ہیں تو آپ اس کے اوپر ضرور کچھ لائیں۔ جناب محمد بشارت راجہ صاحب سے بھی بات ہوئی ہے تو اس کو ہم آپ کی خواہشات کے مطابق ٹیکسٹ بک بورڈ سے بات کر کے نصاب کا بھی حصہ بناتے ہیں اور یہ آپ کا right بھی بنتا ہے اور یہ جائز بات ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ بہت شکریہ۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، جناب محمد الیاس!

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! آج جو amendment ہوئی میں اس پر ایوان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور یہ وضاحتی بات کرنا چاہوں گا کہ جو 20 نمبر اضافی قرآن پاک کے لئے رکھے گئے ہیں تو اُس میں یہ شرط ہے کہ وہ حافظ قرآن کو ملیں گے تو کوئی بھی کسی مذہبی الہامی کتاب کا حافظ ہو۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد الیاس! وہ الگ ہے جو ہم نے اب کیا ہے یہ پہلے نہیں تھا یہ باقاعدہ compulsory مضمون کے طور پر پڑھایا جائے گا جس طرح جتنے انگلش میں پاس ہونے کے نمبر ملتے ہیں اس مضمون میں بھی اتنے ہی نمبر ملیں گے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! جس طرح قرآن مجید کے لئے 20 اضافی نمبر دیئے گئے ہیں تو اسی طرح کوئی اور الہامی کتاب جیسے تورات، انجیل اور زبور اگر کوئی اُس کا حافظ بنتا ہے تو اُس کو بھی نمبر دیئے جائیں۔

جناب سپیکر: جی، اُس کے لئے ہم ان کے ساتھ بات کر رہے ہیں۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! دوسرا میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اخبارات بھی بھری پڑی ہیں اور ٹی وی پر اور سوشل میڈیا پر۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اب ہم فلسطین کے معاملے پر ایک قرارداد لے رہے ہیں وہ زیادہ important ہے باقی چیزیں ہم بعد میں کر لیں گے۔ یہ ایک قرار داد ہے جو وزیر قانون و پارلیمانی امور جناب محمد بشارت راجہ، جناب سمیع اللہ خان، سید حسن مرتضیٰ، جناب ساجد احمد خان، محترمہ ثانیہ کامران، محترمہ نیلم حیات ملک، محترمہ عظمیٰ کاردار، محترمہ خدیجہ عمر، محترمہ کنول پرویز چودھری، جناب محمد معاویہ، ملک محمد احمد خان، اور محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی طرف سے ہے۔ جی، اب جناب محمد بشارت راجہ رولز کی معطلی کی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

" رُولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رُول 234 کے تحت رُول 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے حالیہ اسرائیلی جارحیت کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

" رُولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رُول 234 کے تحت رُول 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے حالیہ اسرائیلی جارحیت کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

" رُولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رُول 234 کے تحت رُول 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے حالیہ

اسرائیلی جارحیت کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ قرارداد پیش کریں۔

اسرائیلی جارحیت کے نتیجے میں بے گناہ اور نہتے فلسطینی مسلمانوں کے قتل عام کی بھرپور مزمت

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اللہ کے آخری نبی رسول ﷺ نے فرمایا کہ اگر کہیں ظلم ہو رہا ہو گا اور دوسرے مسلمان اس پر خاموش ہوں گے احتجاج نہیں کریں گے اپنے حتی المقدور جو ان کے بس کے اندر ہے اس ظلم کو روکنے کے لئے کردار ادا نہیں کریں گے اللہ کے آخری نبی رسول ﷺ نے فرمایا یہ بھی اس کے اندر مبتلا کئے جائیں گے۔ پچپن اسلامی ممالک اس روئے زمین پر موجود ہیں جو اپنی نسبت اللہ کے آخری نبی رسول ﷺ سے کرتے ہیں۔ ان ممالک کے حکمران بھی موجود ہیں، ان کے لوگ بھی موجود ہیں، ان کی تنظیمیں بھی موجود ہیں، ان کی اجتماعی فورسز بھی موجود ہیں اس پر ہمیں امت مسلمہ کو ایک ساتھ، ایک آواز ہو کر طاقت کا مظاہرہ کرنا ہو گا۔ یہ ہمارے کلمہ گو مسلمان بھائی ہیں، ہم سب اللہ کے آخری نبی ﷺ کے دامن سے وابستہ ہیں ان مظلوموں پر ظلم کیا جا رہا ہے، ہمیں اپنے مفادات سے نکل کر عملی میدان میں آگے آنا ہو گا۔ پوری دنیا کے اندر 1 ارب 65 کروڑ مسلمان بستے ہیں اتنی بڑی قوت اور آواز ہیں اگر سب یہ آواز بلند کریں تو ان کی آواز پوری دنیا کے اندر سنی جائے گی۔ صوبائی

اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان غزہ پر حالیہ اسرائیلی جارحیت اور اس کے نتیجے میں خواتین اور معصوم بچوں سمیت بے گناہ اور نہتے فلسطینی مسلمانوں کے بیہمانہ قتل عام کی بھرپور مذمت کرتا ہے۔ یہ ایوان مظلوم فلسطینی عوام سے مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے اور ان حملوں کی آڑ میں اسرائیل کے توسیعی منصوبے کو مسترد کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ فلسطین میں حالات کی خرابی کا ذمہ دار اسرائیل ہے۔ اسرائیل نے بین الاقوامی قوانین کی دھجیاں اُڑاتے ہوئے رمضان کے مقدس مہینے میں نہتے فلسطینیوں پر بدترین تشدد کیا اور مسجد اقصیٰ سمیت مقدس مقامات کی بے حرمتی کی۔ یہ حملے طویل عرصے سے جاری اسرائیلی بربریت اور ظلم کا تسلسل ہے۔ نہتے شہریوں پر حملہ کرکے اسرائیل جنگی جرائم کا مرتکب ہوا۔

یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ مقدس مقامات کی بے حرمتی بند کی جائے، بے گناہ اور نہتے شہریوں پر حملوں کو فوری طور پر روکا جائے، انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں بند کی جائیں، عالمی برادری اسرائیلی جارحیت رکوانے کے لئے اپنی ذمہ داریاں پوری کرے اور سلامتی کونسل امن کے قیام کے لئے اپنا کردار ادا کرے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ اسرائیلی بربریت کی مذمت اور اسے رکوانے کے لئے بھرپور کردار ادا کیا جائے۔ پاکستانی عوام کے جذبات اور احساسات کو اقوام متحدہ، اسلامی ممالک کی عالمی تنظیم او آئی سی اور انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں تک پہنچایا جائے۔ عالمی سطح پر فلسطین کی سیاسی اور اخلاقی حمایت کا اعادہ کیا جائے اور فلسطینی عوام تک یہ پیغام پہنچایا جائے کہ مصیبت کی اس گھڑی میں وہ تنہا نہیں ہیں پاکستانی عوام ان کے ساتھ کھڑے ہیں"۔

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اللہ کے آخری نبی رسول ﷺ نے فرمایا کہ اگر کہیں ظلم ہو رہا ہو گا اور دوسرے مسلمان اس پر خاموش ہوں گے احتجاج نہیں کریں گے اپنے حق

المقدور جو ان کے بس کے اندر ہے اس ظلم کو روکنے کے لئے کردار ادا نہیں کریں گے اللہ کے آخری نبی رسول ﷺ نے فرمایا یہ بھی اس کے اندر مبتلا کئے جائیں گے۔ پچپن اسلامی ممالک اس روئے زمین پر موجود ہیں جو اپنی نسبت اللہ کے آخری نبی رسول ﷺ سے کرتے ہیں۔ ان ممالک کے حکمران بھی موجود ہیں، ان کے لوگ بھی موجود ہیں، ان کی تنظیمیں بھی موجود ہیں، ان کی اجتماعی فورسز بھی موجود ہیں اس پر ہمیں امت مسلمہ کو ایک ساتھ، ایک آواز ہو کر طاقت کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ یہ ہمارے کلمہ گو مسلمان بھائی ہیں، ہم سب اللہ کے آخری نبی ﷺ کے دامن سے وابستہ ہیں ان مظلوموں پر ظلم کیا جارہا ہے، ہمیں اپنے مفادات سے نکل کر عملی میدان میں آگے آنا ہوگا۔ پوری دنیا کے اندر 1 ارب 65 کروڑ مسلمان بستے ہیں اتنی بڑی قوت اور آواز ہیں اگر سب یہ آواز بلند کریں تو ان کی آواز پوری دنیا کے اندر سنی جائے گی۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان غزہ پر حالیہ اسرائیلی جارحیت اور اس کے نتیجے میں خواتین اور معصوم بچوں سمیت بے گناہ اور نہتے فلسطینی مسلمانوں کے بیہمانہ قتل عام کی بھرپور مذمت کرتا ہے۔ یہ ایوان مظلوم فلسطینی عوام سے مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے اور ان حملوں کی آڑ میں اسرائیل کے توسیعی منصوبے کو مسترد کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ فلسطین میں حالات کی خرابی کا ذمہ دار اسرائیل ہے۔ اسرائیل نے بین الاقوامی قوانین کی دھجیاں اُڑاتے ہوئے رمضان کے مقدس مہینے میں نہتے فلسطینیوں پر بدترین تشدد کیا اور مسجد اقصیٰ سمیت مقدس مقامات کی بے حرمتی کی۔ یہ حملے طویل عرصے سے جاری اسرائیلی بربریت اور ظلم کا تسلسل ہے۔ نہتے شہریوں پر حملہ کر کے اسرائیل جنگی جرائم کا مرتکب ہوا۔

یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ مقدس مقامات کی بے حرمتی بند کی جائے، بے گناہ اور نہتے شہریوں پر حملوں کو فوری طور پر روکا جائے، انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں بند کی جائیں، عالمی برادری اسرائیلی جارحیت رکوانے کے لئے اپنی ذمہ

داریاں پوری کرے اور سلامتی کونسل امن کے قیام کے لئے اپنا کردار ادا کرے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ اسرائیلی بربریت کی مذمت اور اسے رکوانے کے لئے بھرپور کردار ادا کیا جائے۔ پاکستانی عوام کے جذبات اور احساسات کو اقوام متحدہ، اسلامی ممالک کی عالمی تنظیم او آئی سی اور انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں تک پہنچایا جائے۔ عالمی سطح پر فلسطین کی سیاسی اور اخلاقی حمایت کا اعادہ کیا جائے اور فلسطینی عوام تک یہ پیغام پہنچایا جائے کہ مصیبت کی اس گھڑی میں وہ تنہا نہیں ہیں پاکستانی عوام ان کے ساتھ کھڑے ہیں"۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اللہ کے آخری نبی رسولﷺ نے فرمایا کہ اگر کہیں ظلم ہو رہا ہو گا اور دوسرے مسلمان اس پر خاموش ہوں گے احتجاج نہیں کریں گے اپنے حتی المقدور جو ان کے بس کے اندر ہے اس ظلم کو روکنے کے لئے کردار ادا نہیں کریں گے اللہ کے آخری نبی رسولﷺ نے فرمایا یہ بھی اس کے اندر مبتلا کئے جائیں گے۔ پچپن اسلامی ممالک اس روئے زمین پر موجود ہیں جو اپنی نسبت اللہ کے آخری نبی رسولﷺ سے کرتے ہیں۔ ان ممالک کے حکمران بھی موجود ہیں، ان کے لوگ بھی موجود ہیں، ان کی تنظیمیں بھی موجود ہیں، ان کی اجتماعی فورسز بھی موجود ہیں اس پر ہمیں امت مسلمہ کو ایک ساتھ، ایک آواز ہو کر طاقت کا مظاہرہ کرنا ہو گا۔ یہ ہمارے کلمہ گو مسلمان بھائی ہیں، ہم سب اللہ کے آخری نبیﷺ کے دامن سے وابستہ ہیں ان مظلوموں پر ظلم کیا جا رہا ہے، ہمیں اپنے مفادات سے نکل کر عملی میدان میں آگے آنا ہو گا۔ پوری دنیا کے اندر 1 ارب 65 کروڑ مسلمان بستے ہیں اتنی بڑی قوت اور آواز ہیں اگر سب یہ آواز بلند کریں تو ان کی آواز پوری دنیا کے اندر سنی جائے گی۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان غزہ پر حالیہ اسرائیلی جارحیت اور اس کے نتیجے میں خواتین اور معصوم بچوں سمیت بے گناہ اور نہتے فلسطینی مسلمانوں کے بہیمانہ

قتل عام کی بھرپور مذمت کرتا ہے۔یہ ایوان مظلوم فلسطینی عوام سے مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے اور ان حملوں کی آڑ میں اسرائیل کے توسیعی منصوبے کو مسترد کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ فلسطین میں حالات کی خرابی کا ذمہ دار اسرائیل ہے۔ اسرائیل نے بین الاقوامی قوانین کی دھجیاں اُڑاتے ہوئے رمضان کے مقدس مہینے میں نہتے فلسطینیوں پر بدترین تشدد کیا اور مسجد اقصیٰ سمیت مقدس مقامات کی بے حرمتی کی۔ یہ حملے طویل عرصے سے جاری اسرائیلی بربریت اور ظلم کا تسلسل ہے۔نہتے شہریوں پر حملہ کرکے اسرائیل جنگی جرائم کا مرتکب ہوا۔

یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ مقدس مقامات کی بے حرمتی بند کی جائے، بے گناہ اور نہتے شہریوں پر حملوں کو فوری طور پر روکا جائے، انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں بند کی جائیں، عالمی برادری اسرائیلی جارحیت رکوانے کے لئے اپنی ذمہ داریاں پوری کرے اور سلامتی کونسل امن کے قیام کے لئے اپنا کردار ادا کرے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ اسرائیلی بربریت کی مذمت اور اسے رکوانے کے لئے بھرپور کردار ادا کیا جائے۔پاکستانی عوام کے جذبات اور احساسات کو اقوام متحدہ، اسلامی ممالک کی عالمی تنظیم او آئی سی اور انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں تک پہنچایا جائے۔عالمی سطح پر فلسطین کی سیاسی اور اخلاقی حمایت کا اعادہ کیا جائے اور فلسطینی عوام تک یہ پیغام پہنچایا جائے کہ مصیبت کی اس گھڑی میں وہ تنہا نہیں ہیں پاکستانی عوام ان کے ساتھ کھڑے ہیں"۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! مجھے اس مسئلے پر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جو طے ہوا ہے اس کے مطابق آپ کی جماعت کی طرف سے جناب سمیع اللہ خان، ملک محمد احمد خان، پیپلز پارٹی کی طرف سے سید حسن مرتضیٰ اور مولانا معاویہ صاحب بات کریں گے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ بھی آپ کی جماعت کے ہیں، پہلے ان کی بات سن لیں ان کے بعد آپ کو ٹائم دے دیں گے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! میرا صرف ایک پوائنٹ تھا۔

جناب سپیکر: میں اس طرح تو پوائنٹ نہیں لے سکتا جب یہ بات کر لیں گے تو ان کے بعد آپ بات کر لینا۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! میں نے تو پہلے بھی بات کرنے کے لئے ہاتھ کھڑا کیا تھا میں اس قرارداد میں ایک اضافہ کرانا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر: اس طرح ہاتھ کھڑے کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔سندھو صاحب! میں نے خاص طور پر اسی حوالے سے ذکر کیا تھا کہ اردگان صاحب نے پوپ صاحب سے بات کی تھی تو انہوں نے بھی اسے condemn کیا ہے ۔جی سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، بہت شکریہ جناب سپیکر! آج اس ایوان میں جس طرح فلسطین کے issue پر متفقہ قرارداد منظور ہوئی ہے یہ پوری قوم کے جذبوں کی ترجمانی کرتی ہے۔میں اس حوالے سے بڑے مختصر ٹائم میں دو تین باتیں عرض کرنا چاہوں گا کہ غزہ اور فلسطین کے جو مغربی کنارے ہیں، وہاں پر جو فلسطینی بستیاں ہیں، جو فلسطینی علاقے ہیں پچھلے دس روز سے ان کی جو تصویریں پوری دنیا کے لوگوں تک پہنچ رہی ہیں وہ دل ہلا دینے والی ہیں اور بالخصوص ان دس روز میں جو دو سو لوگ شہید ہوئے ان میں 58 معصوم بچے بھی ہیں، تقریباً 1250 زخمی ہوئے، ایک ہزار کے قریب گھر اور فلیٹس تباہ و برباد کئے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ میڈیا ہاؤسز کی بلڈنگز کو بھی مسمار کر دیا گیا۔دنیا میں تین ادارے ہیں جنہوں نے عالمی ضمیر کو جھنجھوڑنا تھا اور اسرائیل کے ہاتھ بھی روکنے تھے۔پہلا فورم سلامتی کونسل ہے جس کا پچھلے دس دنوں کے دوران تین بار اجلاس بلانے کی کوشش کی گئی لیکن امریکہ بہادر کی مداخلت پر دو بار سلامتی کونسل کا اجلاس مؤخر کیا گیا اور تیسری بار کی کوشش پر اجلاس منعقد ہوا اس میں امریکہ اور مغربی ممالک نے فلسطین کے حق اور اسرائیلی مظالم کے خلاف مذمتی قرارداد بھی منظور نہیں ہونے دی۔اسی طرح OIC جو اسلامی

ممالک کا اتحاد ہے اس میں بھی بڑی مشکل سے، بڑا زور لگا کر اور اس میں تین چار ممالک کو credit جاتا ہے جن میں پاکستان بھی شامل ہے ان کی کوششوں سے OIC کا اجلاس ہوا جس میں بے دلی کے ساتھ ایک قرارداد لائی گئی۔ تیسرا فورم اسلامی فوجی اتحاد ہے جس کا قیام 2017 میں عمل میں لایا گیا جس کے تحت ایک فوج تشکیل دی گئی جو سارے اسلامی ممالک کا تحفظ کرے گی اور خوش قسمتی سے اس اسلامی فوجی اتحاد کی سربراہی ہمارے ایک ریٹائرڈ جنرل کے حصے میں آئی لیکن دس دن کے اس ظلم و بربریت کے جواب میں اس عسکری الائنس نے جس کی بنیادی ڈیوٹی تھی کہ وہ اس پر کچھ نہ کچھ عمل دکھاتا چونکہ ہم اس اسلامی فوجی اتحاد کو یمن کے issue پر حرکت میں آتے دیکھ چکے ہیں۔ ہمیں سلامتی کونسل سے بھی گلا ہے مگر وہاں تو امریکہ بہادر بیٹھا ہے لیکن اسلامی فوجی اتحاد میں تو ہم سب ہیں، وہاں پر ہم سب کی فوج کی نمائندگی ہے اور پاکستانی فوج کا ایک ریٹائرڈ جنرل اس کی سربراہی کر رہا ہے اگر وہ یمن میں حرکت میں آسکتا ہے تو ہمیں بتایا جائے کہ وہ فلسطین کے issue پر حرکت میں کیوں نہیں آتا؟ اس کی وجہ بھی واضح ہے کچھ اسلامی ممالک اسرائیل کو تسلیم کر چکے ہیں اور کچھ نے تسلیم کرنے کے لئے لائن لگائی ہوئی ہے لیکن آج فلسطین کا issue اسلامی امہ سے زیادہ عالمی انسانیت کو جھنجھوڑ رہا ہے۔ آج مجھے اسلامی ممالک کے اندر سڑکوں پر اتنے اپنے لوگ نظر نہیں آتے جتنے لوگ یورپ اور امریکہ میں فلسطین کے حق میں احتجاج کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ ٹھیک ہے کہ پاکستانی قوم اکٹھی ہے لیکن آج یہ المیہ ہے کہ اس فورم پر اسلامی ممالک اکٹھے نہیں ہیں اور بعض اسلامی ممالک فلسطین کے issue پر امریکہ کے سہولت کار بنے ہوئے ہیں لیکن ہم ان کے خلاف بات نہیں کر سکتے چونکہ ہم زکوٰۃ اور فطرانے لیتے ہیں تو ہم کس طرح سے ان سے بات کریں کہ آپ کا جو رویہ یمن پر تھا وہ رویہ فلسطین پر کیوں نہیں ہے؟ میں آخر میں یہ کہوں گا کہ ان فلسطینی بچوں اور بچیوں نے دنیا کو ایک پیغام دیا ہے کہ جہاں جنگی جہاز بمباری کر رہے ہوں وہاں آنکھوں میں آزادی کے خواب سجا کر، ہاتھوں میں پلاسٹک کی بوتلیں اور پتھر پکڑ کر، چہرے کے اُوپر دُنیا کے لئے اور اسلامی ممالک کے حکمرانوں کے لئے طنزیہ مسکراہٹ سجا کر ہی مزاحمت کی جاسکتی ہے۔ وہ یہ بتا رہے ہیں کہ مزاحمت تو ایسے بھی کی جاسکتی ہے اور عوام مزاحمت ایسے ہی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! آج میں بطور سیاسی کارکن نہیں بلکہ بطور ایک انسان یہ کہتا ہوں کہ حکمرانوں اور حکومتوں کی مزاحمت اور طرح سے ہوتی ہے۔ دنیا میں پچاس سے زیادہ اسلامی ممالک ہیں ان سارے اسلامی ممالک کا سائنس، ٹیکنالوجی اور تعلیم کا بجٹ اکٹھا کریں تو وہ صرف ایک ملک جاپان کی تعلیم کے بجٹ سے بھی کم ہے۔ جاپان کی ایک یونیورسٹی کا تحقیق اور ریسرچ کے لئے مخصوص بجٹ پورے عالم اسلام کی تمام یونیورسٹیوں کے بجٹ سے زیادہ ہے۔ اگر ہم اپنی آنکھوں میں اسلامی اُمہ کو عظیم دیکھنا چاہتے ہیں تو تمام اسلامی ممالک بالخصوص جن کے پاس زیادہ وسائل ہیں انہیں اپنے وسائل کا رُخ تعلیم، سائنس اور ٹیکنالوجی کی طرف موڑنا ہوگا تب ہی عالم اسلام کو دنیا میں عزت و وقار مل سکے گا۔ ہم تعلیم کے لئے اپنے بجٹ کا صرف دو فیصد خرچ کر رہے ہیں۔ جب سارے اسلامی ممالک کا تعلیم کا بجٹ ایک یورپی ملک کے تعلیم کے بجٹ سے کم ہو تو پھر وہی ہوتا ہے جو کشمیر اور فلسطین میں ہو رہا ہے۔ میں اپنی بات کو ختم کرتے ہوئے یہ دہراؤں گا کہ یہ صرف قرارداد پاس کرنے کا دن نہیں بلکہ یہ ہمارے لئے ایک لمحہ فکریہ ہے کہ آج 50 یا 57 اسلامی ممالک کی سڑکوں پر اتنے مسلمان اسرائیل کی مذمت کے لئے نہیں نکلے جتنے یورپ اور امریکہ میں عام شہری فلسطین کے حق میں اور اسرائیل کی مذمت کے لئے نکلے ہیں۔ ہمیں اس پر ضرور غور کرنا چاہئے کہ ایسا کیوں ہے؟ بہت شکریہ۔ بہت مہربانی۔

جناب سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آج پنجاب اسمبلی میں فلسطین کے حوالے سے ایک قرارداد پیش ہوئی ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ ایسے ظلم قراردادوں سے ختم ہوتے ہیں اور نہ ہی ایسے واقعات کی مذمت کر کے ان کا ازالہ کیا جا سکتا ہے۔ ایک طویل عرصہ سے اسرائیل نہتے فلسطینیوں پر مظالم ڈھا رہا ہے۔ ہماری طرف سے اس حوالے سے ایک قرارداد منظور کر لی جاتی ہے اور ایک مذمتی بیان آ جاتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اسی سے ان کی دادرسی ہو جائے گی، وہ اپنی آزادی کی جنگ جیت جائیں گے اور اس کے بعد پوری قوم اپنے روزمرہ کے کاموں میں اُلجھ جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ایک وہ وقت تھا کہ جب ملک پاکستان کا ایک leading role ہوتا تھا لیکن آج ہم کس جگہ پر کھڑے ہیں اور پچھلے دس دنوں سے

فلسطینیوں کے ساتھ جو ظلم و بربریت ہو رہی ہے اس حوالے سے پاکستان کی خارجہ پالیسی کیا ہے؟ ہمیں طیب اردگان فون کر کے کہتا ہے کہ آپ کی خاموشی معنی خیز ہے۔ آپ کو فلسطین کے حق میں آواز بلند کرنی چاہیئے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ 1973 میں ہونے والی عرب اور اسرائیل جنگ کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ اس جنگ میں پاکستان کا کیا کردار تھا اور اس جنگ میں پاکستان کی کیا حیثیت تھی؟ اُس وقت پاکستان نے اس جنگ کے لئے اپنے پائلٹ بھیجے تھے جو کہ شام اور اردن جا کر اس جنگ کا حصہ بنے تھے۔ اُس وقت پاکستانیوں نے فلسطینیوں کے مسائل کو اپنے مسائل سمجھا اور اس اسمبلی کی عمارت کو ایک تاریخی حیثیت حاصل ہے کیونکہ یہاں پر شہید ذوالفقار علی بھٹو نے OIC کی سربراہی کانفرنس منعقد کروائی تھی۔ یہ Summit Minar اس کی یادگار ہے۔ آج یہ ہمارے ضمیروں کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر کہتا ہے کہ تمھاری قیادت کہاں ہے، آج تمہاری قیادت کہاں دفن ہے اور آج آپ کے حکمران فلسطین کے حق میں بات کیوں نہیں کرتے؟ آج فلسطینیوں کے حق میں آواز اُٹھانے والا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ میں سمیع اللہ خان کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہتا ہوں کہ پاکستان کے ایک جرنیل کو کیا ضرورت تھی کہ وہ ریٹائرمنٹ کے بعد جا کر اس متحدہ فوج کا حصہ بنے جو کہ مسلمان ریاستوں کی سرکوبی تو کرتی ہے لیکن اسرائیل اور نہ ہی امریکہ بہادر کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات کرتی ہے۔ جب اپنے مسلمانوں کا معاملہ ہو، خواہ وہ اردن یا عراق کا معاملہ ہو تو اس وقت اس متحدہ فون کے جذبات اور ہوتے ہیں اور جب اسرائیل کی بات آتی ہے تو وہی جرنیل دبک کر ایک بھیگی بلی بن جاتے ہیں۔ ہم کس وقت اس ایٹم بم کو اپنی ملکیت سمجھیں گے اور ہم کسی بھی ملک کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات کریں گے؟ کیا ہمارا ایٹم بم ہمیں یہ تقویت نہیں دیتا کہ ہم برابری کی سطح پر بات کریں؟ میں کسی بھی جارحیت کے حق میں نہیں ہوں لیکن ظلم کے سامنے کھڑا ہونا ہرگز جارحیت نہیں ہے۔ جب آپ ظالم کا ساتھ دے رہے ہوں تو وہ جارحیت ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آج ہماری حیثیت ظالم کا ساتھ دینے والی ہے۔ وہ روحیں جو OIC کا حصہ تھیں وہ ہم سے آج سوال کرتی ہیں۔ آج یاسر عرفات کی روح ہم سے سوال کرتی ہے۔ ایک وہ وقت تھا کہ جب پاکستان کی قیادت شہید ذوالفقار علی بھٹو کر رہے تھے اور اُس نے یاسر عرفات کو ایک سربراہ مملکت کی حیثیت دے کر پاکستان میں مہمان کے طور پر بُلوایا تھا۔ آج انور سادات کی روح ہم سے

پوچھ رہی ہے، آج شاہ فیصل کی روح ہم سے سوال کر رہی ہے اور آج کرنل قذافی کی روح ہم سے سوال کر رہی ہے۔ ہم ان سب کی روحوں کو کیا جواب دے دیں گے؟ کتنی شرم کی بات ہے کہ ہم نے اسی امریکہ کے کہنے پر اپنی ان قیادتوں کو موت کی نیند سُلا دیا۔۔

(اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر محترمہ شاہدہ احمد نے اپنی نشست پر بیٹھے بیٹھے طنزاً بات کی اور سید حسن مرتضیٰ کی تقریر میں مداخلت کی)

جناب سپیکر! اس خاتون کو کہیں کہ چُپ کریں۔ کیا آج بھی میں سیاست کر رہا ہوں؟ ان کا یہی غیر سنجیدہ رویہ اُمت مسلمہ کو کہاں پر لے کر جا رہا ہے؟ ان کا ایک وزیر کچھ بیان دیتا ہے اور دوسرا کچھ اور کہتا ہے۔ میں ان کے بارے میں کیا کہوں؟ میں تو چاہتا ہوں کہ یہاں پنجاب اسمبلی کے اس معزز ایوان سے یکجہتی کا پیغام جائے۔

جناب سپیکر: Order please. Order in the House. کوئی معزز رکن مداخلت نہ کرے۔ بیٹھے بیٹھے بولنا بالکل نامناسب ہے۔ یہ مقدس ہاؤس ہے، یہاں خاموشی اختیار کریں اور اگر آپ نے باتیں کرنی ہیں تو باہر چلے جائیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں ان کے اس رویے کی وجہ سے ایوان سے احتجاجاً واک آؤٹ کرتا ہوں۔ آج میرا دل خون کے آنسو رو رہا ہے۔ آج بھی اس خاتون کو یہ چیزیں یاد ہیں۔ یہ کیا message دینا چاہتی ہیں؟ اگر میری ذات کا کوئی مسئلہ ہوتا اور محترمہ اس میں مداخلت کرتی یا بات کرتی تو میرا سر آنکھوں پر تھا لیکن میں تو ایسے ہزاروں مسلمانوں کے حوالے سے بات کر رہا ہوں جو کہ موت کے سائے میں نہتے کھڑے ہیں۔ وہ موت سے لڑ رہے ہیں۔ وہ میزائلوں کا مقابلہ غُلیل اور پتھروں سے کر رہے ہیں جبکہ یہ خاتون ایوان میں بیٹھ کر ہمارا مذاق اُڑا رہی ہیں۔ ہم ان کے مزاج کا حصہ نہیں ہیں۔ میں ان کے رویے کی مذمت کرتا ہوں اور ایوان سے واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: محترمہ! یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے اور خبر یہ بن جانی ہے کہ یکجہتی کا جو message جا رہا تھا آپ کے بولنے کی وجہ سے وہ سب خراب ہو گیا ہے۔ آپ نے یہ بڑا غلط کیا ہے۔

اس ساری گفتگو کا کیا فائدہ ہے؟ آپ لوگ کسی بات پر serious بھی ہو جایا کریں۔ پوری قوم کی طرف سے یہ ایک message جارہا ہے اور آپ اس کو خراب کرنے لگ گئے ہیں۔ جناب محمد معاویہ!

جناب محمد معاویہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمدللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ وعلیٰ آلہ واصحابہ ومن تبعھم اجمعین۔

جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے ایک انتہائی حساس موضوع پر گفتگو کرنے کا موقع دیا اور اس معاملے کا تعلق تمام مسلمانوں کے ایمان سے ہے۔ ہم جب مسجد اقصیٰ کی بات کرتے ہیں تو یہ مسجد اقصیٰ وہی ہے جہاں معراج کی رات میرے نبی ﷺ نے تمام نبیوں کو نماز پڑھائی۔ امام الانبیاء ﷺ کی صرف یہی نسبت مسجد اقصیٰ کے ساتھ نہیں ہے بلکہ یہ وہی جگہ ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ سلام کی ولادت ہوئی اور اسی جگہ پر اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم علیہ سلام کو بے موسم کے پھل کھلائے، یہ وہی جگہ ہے جہاں حضرت ذکریا علیہ سلام نے بڑھاپے میں اللہ تعالیٰ سے اولاد مانگی اور اللہ نے اُنہیں اولاد عطا کی، یہ وہی جگہ ہے جس کو حضرت داؤد علیہ سلام اور حضرت سلیمان علیہ سلام نے آباد کیا، یہ وہی جگہ ہے جہاں حضور ﷺ کے تشریف لانے کے بعد حضرت عمر فاروقؓ جب بیت المقدس کے دروازے پر پہنچے تو اُن سے لڑنے کے لئے تورات اور انجیل کے عالم تلواریں لے کر نہیں آئے، اُن سے لڑنے کے لئے وہ نیزے لے کر نہیں آئے بلکہ بیت المقدس کے تورات اور انجیل کے عالم تورات اور انجیل کو لے کر آئے اور وہ ایک نظر تورات کو دیکھتے تھے اور دوسری نظر وہ عمر ابن خطاب کو دیکھتے تھے اور وہ کہتے تھے کہ ہماری آسمانی کتابوں میں اُس شخص کا حلیہ لکھا ہوا ہے جس کے ہاتھ سے بیت المقدس کو فتح ہونا ہے۔ ہزاروں سال سے آپ کا حلیہ آسمانی کتابوں میں لکھا تھا لہذا آج ہم آپ سے جنگ نہیں کریں گے یہ بیت المقدس کی چابیاں ہیں آپ ان چابیوں کو لے لیں کیونکہ آپ سے زیادہ اس کا اور کوئی حق دار نہیں ہے۔ یہ بیت المقدس جس نے ایک دو تین چار سال نہیں بلکہ ہزاروں سال کی تاریخ اپنے دامن میں سمیٹی ہوئی ہے۔ ایک صحابیؓ نے اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا، یارسول اللہ بتائیے کہ سب سے پہلے رُوئے زمین پر اللہ کا گھر کون سا ہے؟ پیارے حبیب ﷺ نے جواب دیا اللہ نے خانہ کعبہ کو اپنی عبادت کے لئے بنایا۔ اُس آدمی نے پوچھا یارسول اللہ! رُوئے زمین پر اللہ کا دوسرا گھر کون سا ہے؟ پیارے حبیب ﷺ نے جواب دیا، اللہ تعالیٰ کا دوسرا گھر بیت المقدس ہے جسے مسجد اقصیٰ کہا جاتا ہے۔ حضور ﷺ پر

قرآن مجید نازل ہوا، سورہ بنی اسرائیل کی تلاوت کیجئے اُس کے پہلے رکوع میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ہم نے بہت سی مرتبہ فرمانبرداری کرنے پر بنی اسرائیل کو بیت المقدس دیا اور نافرمانی کرنے پر ہم نے اُس زمین کو اُن کے اوپر حرام کر دیا اور اُس وقت قرآن مجید میں فرمایا کہ اگر اس وقت یہ چاہتے ہیں کہ یہ بیت المقدس میں رہیں تو ان کو ایک آخری موقع دیا جارہا ہے اور آخری موقع یہ ہے کہ آخری نبی ﷺ کی نبوت ورسالت پر ایمان لے آئیں لیکن یہ میرے نبی کی نبوت و رسالت پر ایمان نہ لائے۔ حضرت عمر فاروقؓ کے زمانے میں یہودیوں کو بیت المقدس سے باہر نکال دیا گیا۔ میرے نبی ﷺ دنیا سے جاتے ہوئے فرمارہے تھے کہ یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔ آپ اس بات کو جانتے ہیں کہ میرے نبی ﷺ جب اس دنیا سے گئے اُس وقت میرے نبی ﷺ کے گھر میں فاقہ تھا۔ آج مسلم افواج کے فوجیوں سے بطور خاص پوچھیئے، جب تربیت اور گفتگو کے لئے اکٹھا کیا جاتا ہے تو بطور خاص یہ واقعہ اُن کے سامنے رکھا جاتا ہے کہ میرے نبی ﷺ کے گھر میں فاقہ ضرور تھا لیکن پیارے نبی ﷺ جب دنیا سے چلے گئے اور میرے نبی ﷺ کے گھر سے سات تلواریں آئیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ میرے نبی ﷺ کا انداز تبلیغ کا انداز بھی ہے، میرے نبی ﷺ کے انداز میں پیار اور محبت بھی ہے۔ لیکن کیا میرے نبی ﷺ نے بدر میں تلوار نہیں چلائی، کیا میرے نبی ﷺ نے اُحد میں تلوار نہیں چلائی اور کیا میرے نبی ﷺ نے خندق کے موقع پر تلوار نہیں چلائی؟ آج کہا جاتا ہے کہ اسلام امن کا درس دیتا ہے۔ وہ ڈاکٹر عافیہ کو لے جائیں اسلام امن کا درس دیتا ہے، وہ کشمیر کو لے جائیں اسلام امن کا درس دیتا ہے، روہنگیا کے مسلمان روتے رہیں اسلام امن کا درس دیتا ہے، شام کے مسلمانوں پر ظلم کیا جائے اسلام امن کا درس دیتا ہے، 77 ہزار سے زیادہ میرے بہنیں اور بیٹیاں شام کے عقوبت خانوں میں جلتی رہیں اسلام امن کا درس دیتا ہے، نبی ﷺ کی شان میں گستاخی ہو جائے اسلام امن کا درس دیتا ہے، پورا افغانستان تباہ ہو جائے اسلام امن کا درس دیتا ہے یہ کون سے اسلام کی باتیں کی جارہی ہیں؟ یہ اسلام کے ساتھ مذاق ہے۔ میرے نبی ﷺ کی زندگی میں صرف مکہ نہیں ہے، میرے نبی ﷺ کی زندگی میں بدر بھی ہے، اُحد بھی ہے، حُنین بھی ہے، خندق بھی ہے۔ میں ربِ محمد ﷺ کی قسم کھا کے کہتا ہوں، قراردادوں سے مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ آپ نے ایٹم بم کس لئے رکھا ہوا ہے؟ بیت المقدس میرے ایمان کا حصہ ہے، یہ فلسطین کے علاقے کا مسئلہ نہیں ہے یہ میرے ایمان کا حصہ

ہے اگر بیت المقدس کے لئے اپنے فلسطین کے بھائیوں کے لئے بھی ہم نے کاغذ کے ٹکڑوں پر اکتفا کرنا ہے تو کان کھول کر سُن لیجئے۔ آزادیء اظہار رائے کا سب سے بڑا چیمپئن فرانس کہتا ہے کہ فرانس کے اندر کسی فلسطینی کے حق میں نکلنے والی ریلی کی اجازت نہیں دے سکتا۔ میرے فلسطینی بھائیوں کا گلا کیوں دبایا جا رہا ہے؟ آپ تو آزادی صحافت کے علمبر دار ہیں، آپ نے آزادی اظہار رائے کے تناظر میں ڈیڑھ ارب سے زیادہ مسلمانوں کے دل دکھائے، حضورﷺ کے خاکے بنائے اور آج صرف ڈیڑھ کروڑ یہودیوں کے دل نہ دُکھ جائیں تو فلسطین کے لوگ فرانس کے اندر احتجاج بھی نہیں کر سکتے۔ میرے پاکستان کا میڈیا نہیں، پوری دنیا کا میڈیا کہتا ہے کہ حالات جیسے بھی ہوں میڈیا کی آزادی پر کوئی قدغن نہیں لگا سکتا۔ مجھے بتاؤ الجالا ٹاور کو زمین بوس کیا گیا۔ ایک گھنٹہ پہلے اسرائیل کے ذمہ دار فون کر کے کہتے کہ تم فلسطین کے لوگوں کی خبریں دنیا کو دکھا کر ہمارے خلاف کر رہے ہو، ہمیں ایک گھنٹے کے بعد الجالا ٹاور جس میں نیشنل اور انٹر نیشنل میڈیا کے دفاتر ہیں ہم اُس کو زمین بوس کر دیں گے ورنہ تم فلسطینیوں کی مظلومیت دکھانا بند کرو۔ 60 منٹ کا ٹائم مکمل نہیں ہوا تھا جب اسرائیل نے میزائل مارا اور وہ میڈیا ٹاور زمین بوس ہو گیا۔ آج یہاں کسی صحافی کو تھپڑ لگے تو آزادیء اظہار رائے پر تھپڑ گردانا جاتا ہے۔ اسرائیل نے جو میزائل مارا، دنیا کی صحافت اگر آج تک چُپ ہے تو کیوں ہے؟ کیا ساری آزادیء اظہار رائے میرے نبیﷺ کے خاکے بنانے کے لئے رہ گئی ہے اور کیا امن کے سارے درس محمد عربیﷺ کے اُمتیوں کے لئے رہ گئے ہیں؟ آج اُن کے لئے بھی کوئی نہیں بولا۔ آپ امریکہ کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں اور وہ کہتا ہے یہاں پر میرے بھائی جناب سمیع اللہ خان بات کر رہے تھے کہ اُس نے کہا اسرائیل! پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ اقوام متحدہ کے اجلاس کو ہم delay کرتے رہیں گے تم اپنا کام جاری رکھو۔ کب اجلاس بلاؤ گے جب فلسطین کا ایک بچہ بھی زندہ نہ رہا؟ کب اجلاس بلاؤ گے جب میرے فلسطین کی بیٹیاں اور بہنیں خاک و خُون میں ڈُوب جائیں گی؟ تب اجلاس بلاؤ گے جب وہاں پر ایک شخص بھی بیت المقدس کے پہرے والا نہیں رہے گا؟ تصاویر دیکھتے ہوئے کلیجہ پھٹتا ہے ایک ہاتھ میں فیڈر ہے اور ایک ہاتھ میں پتھر اُٹھائے ہوئے وہ اسرائیل کے مقابل کھڑا ہے۔ کلیجہ پھٹتا ہے میری جوان بہنیں اپنے پردے کو بچانے کی فکر میں ہیں۔ آج دنیا کہتی ہے کہ کورونا کیسے آیا؟ میں کہتا ہوں کہ کورونا ایسے نہیں آیا، یہ اس وجہ سے آیا ہے جب ایک صحافی شام کی ایک بہن کی تصویر بنانے لگا اُس

نے روتے ہوئے کہا میری تصویر نہ بناؤ، میں نے دوپٹہ نہیں لیا ہوا۔ یہ عذاب اس لئے نہیں آیا کہ China سے وائرس نکلا ہے اس لئے آیا جب میرے چھوٹے سے شامی بچہ نے شہید ہوتے وقت یہ کہا میں اللہ کو جا کر پچپن اسلامی ممالک کی شکایت لگاؤں گا کہ یا اللہ ہم پر گولیاں برسیں ہماری مدد کے لئے کوئی نہیں آیا سمجھ جانا چاہئے اس بچے نے اللہ کو شکایت لگا دی ہے، سمجھ جانا چاہئے کشمیر کی بیٹی نے اللہ کو شکایت لگا دی ہے اور فلسطین کی بیٹی نے اللہ کو شکایت لگا دی ہے۔ آج امریکہ اسرائیل کی مکمل حمایت کے لئے میدان میں کھڑا ہے، اس کے جہاز بھی تیار ہیں، اس کا اسلحہ بھی تیار ہے اس کی پوری سپورٹ ہے کیا ہمارے پاس ان کے لئے یہ کاغذ کا ٹکڑا رہ گیا ہے، کیا ہمارے پاس ان کے لئے یہ قرارداد ہی رہ گئی ہے۔ میں ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں کہ فلسطینیوں پر صرف ایک ہی دن خوشی کا آیا اور وہ دن کون سا تھا وہ دن تھا جب ان کو اطلاع ملی کہ پاکستان ایٹمی قوت بن گیا ہے۔ وہ رو رہے تھے اور مسجدوں میں سجدہ کر رہے تھے اور وہ یہ کہہ رہے تھے کہ اسرائیل اب سوچ کر بات کرنا کہ اب اسلامی ملکوں میں بھی ایک ایٹمی طاقت ہے۔ آج ستائیسویں کی شب کو تراویح پڑھنے والوں پر حملہ ہوا۔ عید کے دن زمینی و فضائی حملے کا باقاعدہ آغاز ہوا لیکن آج ہم قراردادوں سے آگے نہیں بڑھ رہے۔ میرے بھائی نے یہاں بات کی کہ ہم نے تعلیم کے فنڈز رکھے ہیں تو فنڈز رکھنے چاہئیں۔ یہاں آج جو میرے بھائی ساجد صاحب نے قرآن مجید کے حوالے سے amendment لائی۔ ہمیں قرآن مجید کے قریب ہونا ہوگا۔ یہ قرآن مجید 70 سال سے پڑھایا جا رہا ہوتا آج چوہدری پرویز الٰہی، معاویہ اعظم طارق، عثمان بزدار اور حمزہ شہباز پنجاب اسمبلی میں نہ ہوتے تو یہ غزہ کے میدان میں کھڑے ہوئے ہوتے۔ ہمیں سب سے بڑی tension کیا ہے؟ ہمیں سب سے بڑی tension یہ ہے کہ جب ایک آدمی جوش سے محبت سے نکلتا ہے تو کہتے ہیں کہ بھوکے ہو جاؤ گے مارے جاؤ گے یورپی یونین تمہارا بائیکاٹ کر دے گی۔ یورپی یونین کبھی میرے نبی ﷺ کی ناموس پر آپ کے مخالف، کبھی فلسطین کا ساتھ دینے پر آپ کے مخالف، کبھی کشمیر کا ساتھ دینے پر آپ کی مخالف ہو جاتی ہے تو آپ ایک ایک کو راضی کرنے کی بجائے کملی والے محمد ﷺ کو راضی کیوں نہیں کرتے؟ آپ ایک ایک کو راضی کرنے کی بجائے اللہ کو راضی کیوں نہیں کرتے؟ رہی بات یہ کہ لوگ کہیں گے کہ معیشت کا کیا ہوگا۔ آؤ قرآن پڑھتے ہیں ضرورت قرآن سے راہنمائی لینے کی ہے قرآن کہتا ہے:

o وَ اِنۡ خِفۡتُمۡ عَیۡلَۃً فَسَوۡفَ یُغۡنِیۡکُمُ اللّٰہُ

ترجمہ: قرآن کہتا ہے گھبراؤ کوئی نا، کافراں نال تگڑے ہو کے تسی لڑو معیشت تہاڈا رب مضبوط کر دے گا۔

مدینہ منورہ میں میرے نبی ﷺ کی جب انصار نے میزبانی کی تو انصار مدینہ کیا کہتے ہیں وہ کہتے ہیں جب تک ہمارے پاس نبی ﷺ تشریف نہیں لائے تھے ہماری فصلوں میں اتنی برکت نہیں تھی ،جب ہم نے حضور ﷺ کی میزبانی کی برکت سے ہمارے غلوں میں اضافہ ہوا، ہمارے اناج میں اضافہ ہوا۔ میں یہ ضرور کہنا چاہتا ہوں مجھے بتاؤ تو سہی بیت المقدس پر پہرہ دے کر بھی کسی کو خسارہ ہو سکتا ہے ،وہ کملی والے محمد ﷺ جن کے قدموں پر اللہ تعالیٰ نے دو جہانوں کی دولتیں لٹا دیں، آج ہم اس کی ناموس پر پہرہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ جی بھوک سے مر جاواں گے، بھوک توں مر جاواں گے ۔ جس کالی کملی والے نبی ﷺ نے آکر حبشہ پر کالے بلال کو کعبے کی چھت پر کھڑا کر کے اذان دلوادی۔ اس نبی ﷺ کی ناموس پر پہرہ دینے سے سب کچھ ہو سکتا ہے بھوک نہیں آسکتی، تنگی نہیں آسکتی، افلاس نہیں آسکتی۔

آخری بات جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں 12 مئی کو کراچی میں ایم کیو ایم نے ایک وقت تھا کہ جب قتل عام کیا اور اس وقت پاکستان کے لیڈروں میں سے کسی کی ہمت نہیں تھی الطاف حسین کی بد معاشی کے مقابلے میں اپنے پاکستان کے لوگوں کے ساتھ کھڑا ہوتا۔ مجھے یاد ہے کہ عمران خان صاحب آپ کی سیاست کو جو جمپ لگا تھا، جو عروج ملا تھا جو ترقی ملی تھی وہ آپ نے الطاف حسین کے خلاف لندن میں مظاہرے کئے تھے، کراچی میں مظاہرے کئے تھے اور قوم نے کہا کہ یہ ایک شخص ہے جو کہ ظلم کے مقابلے میں کھڑا ہوا ہے۔ خان صاحب! اس دن صرف کراچی کے لوگ دیکھ رہے تھے آپ ہمت کر گئے تھے تو اللہ نے آپ کو مقام دے دیا تھا۔ آج فلسطین کی مظلومیت کے بعد کراچی کے لوگ ہی نہیں بلکہ ڈیڑھ ارب مسلمان دیکھ رہے ہیں کہ ہمت کون کرتا ہے؟ ڈیڑھ ارب مسلمان دیکھ رہے ہیں، آغاز کون کرتا ہے ، ڈیڑھ ارب مسلمان دیکھ رہے ہیں کہ اپنا ایمان کون دکھاتا ہے؟ اگر اس موقع پر آپ ہمت کر گئے ویسے بھی ہمارے اسلامی ممالک کے سربراہان جو ہیں وہ اپنی طبعی عمر پوری کر چکے ہیں وہ کہتے ہیں ہم نے یہاں رہنا ہے، ہم نے یہاں رہنا ہے تم نے یہاں نہیں رہنا لیکن قبر کے اندر محمد ﷺ نے آنا ہے، ہم نے یہاں نہیں رہنا لیکن حشر کے میدان میں

حضرت حسنؓ و حسینؓ کے نانا کو کیا منہ دکھانا ہے اس لئے عمران خان صاحب آپ کو ہمت کرنا چاہئے۔ایٹمی قوت پاکستان ہے ہمیں اپنی افواج کو فی الفور فلسطین کے لوگوں کے تحفظ کے لئے وہاں روانہ کرنا چاہئے ۔افواج پاکستان کو فی الفور بیت المقدس کے تقدس کے لئے آگے بڑھنا چاہئے۔علاقائی اور سیاسی مسئلہ نہیں ہے اس کے لئے ہمیں کردارادا کرنا ہوگا،آج لوگ کہتے ہیں افراتفری کیوں ہے،انتشار کیوں ہے،اس انتشار کی بہت بڑی وجہ میرے اور آپ کے سامنے ہے جو مقدس شخصیات،ٹیلی وژن،ریڈیو پر اور مختلف محافل میں بکواسات کا بازار گرم ہوگا تو ظاہر ہے اس وقت افراتفری کا ماحول پیدا ہوگا۔ہمیں چاہیے ہم ان لوگوں کو پہچانیں جو اپنے آپ کو اتحاد کے دعویدار بتلاتے ہیں لیکن ریڈیو،ٹیلی وژن پر بیٹھ کر حضور ﷺ کے صحابہ،حضور ﷺ کے اہل بیت کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ایسے لوگوں سے جب تک ہمارا معاشرہ پاک نہیں ہوتا اس وقت تک ہم مسلم امہ کی حقیقی طور پر راہنمائی اور رہبری کے فرائض سرانجام نہیں دے سکتے۔بس میری پہلی بات بھی یہی ہے اور آخری بات بھی یہی ہے۔خدا کے لئے ان کاغذ کے ٹکڑوں سے نکلو اور اگر یہ نہیں کرسکتے تو یہ میرے ہاتھ میں فلسطین کے مسلمانوں سے محبت کا اظہار ہے اور میں اسی کو اپنا کفن سمجھتا ہوں۔لا الہ الااللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر کہتا ہوں آپ نہ جائیں فلسطین کے لئے ہم جائیں گے ہم خون کے آخری قطرے تک لڑیں گے اور اسی رومال کے اندر دفن ہونا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں۔فلسطین سے رشتہ کیالاالٰہ اِلاّاللہ بیت المقدس سے رشتہ کیالاالٰہ اِلاّاللہ کشمیر سے رشتہ کیالاالٰہ اِلاّاللہ۔تاجدار ختم نبوت زندہ باد زندہ باد۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین نوابزادہ وسیم خان بادوزئی
کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی،سید حسن مرتضیٰ دو منٹ آپ بات کرلیں۔

سید حسن مرتضیٰ: شکریہ۔جناب چیئرمین!میں گزارش کر رہا تھا تاریخ کے ان اوراق پر جب نظر ڈالیں تو ہمیں چاہے ناگوار بھی گزریں ہمیں وہ چیزیں برداشت بھی کرنی پڑتی ہیں اور سننی بھی پڑتی ہیں جو تاریخ کا حصہ ہوتی ہیں ان کا ذکر ہمیشہ رہتا ہے۔میں نے آج یہاں پر کھڑے ہوکر نہ کوئی سیاست کی ،میں سیاسی کارکن ہوں اور میں چوبیس گھنٹے سیاست کرتا ہوں لیکن میں

positiveسیاست کا قائل ہوں میں نے کبھیnegative politicsنہیں کی۔ میں آج فلسطین کے معاملے پر بات کر رہا تھا تو میں ان ہستیوں کا ذکر کیسے نہ کرتا جنہوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے جو اس کی بھینٹ چڑھے۔ آج لاکھ شہید ذوالفقار علی بھٹو کے ساتھ گرج ہو لیکن اس کا نام تو آئے گا۔شہید ذوالفقار علی بھٹو وہ شخصیت تھے جنہوں نے امت مسلمہ کو اکٹھا کیا، جنہوں نے امت مسلمہ کے ضمیروں کو جھنجھوڑا، جنہوں نے یہ کہا کہ پیسا ہمارا ہو قوم کی طاقت ہماری ہو، فوج ہماری ہو اور ہمارے پر راج کوئی امریکہ خان بہادر کرے، کوئی اسرائیل کرے یہ کیسے ممکن ہے تو آج میرے دوست کہتے ہیں کہ شہید ذوالفقار علی بھٹو کا نام نہ لو تو یہ ممکن نہیں ہے۔ وہ تاریخ کا حصہ ہیں اور تاریخ کا حصہ رہیں گے۔ جب بھی فلسطین کی بات ہو گی، جب بھی کشمیر کی بات ہو گی، جب بھی چیچنیا اور بوسنیا کی بات ہو گی تو شہید ذوالفقار علی بھٹو کا نام ضرور آئے گا۔

جناب سپیکر! میں شاہ فیصل شہید کو بھی چھوڑ دوں جس کو اس کی اپنی قوم کے ہاتھوں مروا دیا گیا۔ اس کا جرم کیا تھا کہ وہ بھی یہ بات کرتا تھا کہ امت مسلمہ کو اکٹھا ہونا چاہئے۔ آج میرے ان ناعاقبت اندیش دوستوں کو بڑی تکلیف ہوتی ہے کہ ان کا نام کیوں لیا جا رہا ہے تو شہیدوں کا نام تو لیا جاتا ہے جو بیٹھے سے مرتے ہیں ان کا نام کوئی نہیں لیتا۔

جناب سپیکر! آج میرا دل خون کے آنسو رو رہا ہے کہ آج اس شہید ذوالفقار علی بھٹو کے نام سے تکلیف ہوتی ہے جس نے قادنیوں کو اقلیت اور کافر قرار دے کر اس ملک میں ختم نبوت پر مہر ثبت کی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس شخص کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس نے پاکستان کے آئین کو اسلامی اور جمہوری بنایا۔ یہ کہتے ہیں کہ اس کا نام نہ لیا جائے۔ وہ تاریخ کا حصہ ہیں اور تاریخ لوگوں کو آسمان پر بھی بٹھاتی ہے اور عبرت کا نشان بھی بناتی ہے۔ وہ وقت دور نہیں ہے جب اس ملک کے اندر ان شہداء کا راج بھی ہو گا۔ آج ان غریبوں کی آواز کو دبانے کے لئے ایک ضیائی ذہنیت کام کر رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں فلسطین کے ان مظلوم شہداء کے ساتھ کھڑا ہوں۔ میری پارٹی ان شہدا کے ساتھ کھڑی ہے اور جیسے مولانا نے کہا کہ ہمیں کاغذوں سے نکلنا ہو گا۔ ہمیں بات برابری کی سطح پر کرنی ہو گی۔ ہمیں سلامتی کونسل کے اجلاس کو ویٹو کرنے والوں کے خلاف آواز اٹھانی ہو گی۔ ہمیں اپنی متحدہ افواج کا رُخ اپنے مسلمان ممالک سے ہٹا کر مسلم امہ کے دشمنوں کی طرف کرنا ہو گا۔

جناب سپیکر! کیا بار بار ہمیں ہی فتح کیا جاتا ہے۔ میں اس کی مذمت کرتا ہوں اور آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے سنا اور مجھے برداشت بھی کیا۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب محمد الیاس!

جناب محمد الیاس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! مجھ سے پہلے جتنے بھی معزز ممبران نے فلسطین کے بارے میں بات کی میں ان کے ایک ایک حرف کی تائید کرتا ہوں۔ یقیناً ہر مسلمان کے یہ جذبات ہیں آج جب ان معصوم بچوں کی لاشیں دیکھی ہیں تو انسان اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکتا۔ یہاں قرارداد پیش ہوئی اور پاس ہوئی۔ میں نے کہا کہ میرا اس پر اعتراض ہے۔ یہاں قرارداد کو گول مول کر کے پاس کر دیا گیا۔ میرا مقصد یہ تھا اور اس نکتے کا اضافہ کرانا چاہتا تھا کہ اسرائیل کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اگر سارے مسلمان مل کر پیشاب کریں تو اس میں اسرائیل ڈوب جائے گا لیکن آج کیا بات ہے کہ بڑے بڑے براعظم اس سے ڈرتے ہیں اور اس کے تابع فرمان ہیں۔ ظاہر بات ہے کہ اس کے پیچھے بہت بڑی لابیاں کام کر رہی ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ جب اپنے معاملے کی کوئی بات ہوتی ہے تو اقوام متحدہ میں سارے ممالک شیر بن کر نکل آتے ہیں۔ اسرائیل کو 1948 میں جب ریاست بنانے کا پروگرام بنایا گیا تو اسی اقوام متحدہ نے یہ رائے دی کہ چلو آدھے حصے پر اسرائیلیوں کی حکومت بنا دو اور آدھے حصے پر فلسطینیوں یعنی مسلمانوں کی حکومت بنا دو۔ وہ بات برطانیہ اور امریکہ کو یاد رہی لیکن مسلمانوں کے حقوق پر انہوں نے زبردست قسم کا چُھرا چلایا۔ میرا مطالبہ یہ ہے کہ میں اس قرارداد کو اس وقت تسلیم کروں گا کہ اس میں یہ اضافہ کیا جائے کہ ایسے تمام ممالک اور ایسی تمام ایجنسیاں اور ایسے تمام سرپرست جو امریکہ کی سرپرستی کر رہے ہیں ان کے ساتھ بھی پورا پورا ہر قسم کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔ اس سے پہلے فرانس کے بارے میں بات ہوئی تو ہمیں جان کے لالے پڑ گئے کہ ہم کہاں سے کھائیں گے۔ میرے بھائی معاویہ اعظم طارق نے ابھی بات کی کہ قرآن پاک کہتا ہے اور قرآن پاک کا دعویٰ ہے کہ وَ مَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا کہ روئے زمین پر بسنے والی کوئی ذی رُوشے نہیں ہے مگر یہ کہ اس کا رزق اللہ کے حوالے ہے (اللہ کے ذمہ ہے)۔ امریکہ اور برطانیہ ہمارے رزق کے متولی نہیں ہیں یا ان کے ہاتھ میں ہمارا رزق نہیں ہے۔ میرے بھائی نے جیسے مطالبہ کیا ہے تو آج یہ

لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے تو اس اقوام متحدہ کے مقابلے میں مسلمانوں کی اقوام کو سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر ایک فوج بن کر اپنے مسلمان بھائیوں کی امداد کرنی چاہئے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد الیاس! بہت شکریہ۔ ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ یہ بڑی خوش آئند بات ہے کہ اتنے اہم مسئلے پر اس ایوان میں یہ قرارداد متفقہ طور پر پاس ہوئی۔ قرارداد کے متعلق یہ الفاظ کہ یہ قرارداد ان تمام Forums سے مطالبہ کرتی ہے کہ جہاں پر یہ آواز متفقہ طور پر اُٹھنی چاہئے۔ یہ اس کا ایک پہلو ہے کہ آواز اُٹھے اور آواز اُٹھنے کا جو بنیادی حق ہے وہ دو سطح پر ہے ایک حکومتی سطح پر آواز اُٹھانے کا حق ہے اور ایک عوامی سطح پر آواز اُٹھانے کا حق ہے۔ پچھلے دس روز سے میرے مشاہدہ میں یہ آیا ہے اور انٹرنیشنل میڈیا پر یہ رپورٹ ہوا کہ وہ ممالک جو کہ west کے ہیں وہ اس کو ایک انسانی المیہ کے طور پر دیکھتے ہوئے عوامی سطح پر یہ آواز اُٹھا رہے ہیں۔ اس حوالے سے بڑے مظاہرے لندن اور برسلز میں دیکھے گئے اور بڑے مظاہرے یورپ کے باقی ممالک میں بھی ہوئے۔ جن لوگوں نے اس بات پر احتجاج کیا کہ فلسطین کا مسئلہ ایک انسانی المیہ کی صورت اختیار کرتا جارہا ہے اور اسرائیل جارحیت اور ایسے جنگی جرائم کا مرتکب ہورہا ہے کہ جن پر مستقبل قریب میں 1948 کے بعد بے شمار دفعہ انٹرنیشنل کورٹس کے اندر جنگی جرائم کے طور پر ان جرائم کو consider کیا گیا۔ اسرائیل کو یہ استثنیٰ کیوں حاصل ہے نہ صرف یہ دس روز یہ periodic ہے، ہر سال تشدد کی ایک لہر اُٹھتی ہے اور وہ تشدد اتنا بڑھتا ہے کہ وہ gunships کے ساتھ کیا جاتا ہے، عمارتوں کو تباہ کیا جاتا ہے، مذہبی جگہوں کی sanctity کو robe کیا جاتا ہے۔ اس کی بدترین شکل آج مسجد اقصیٰ کے اوپر کی جانے والی بمباری کی صورت میں ہم نے دیکھی ہے۔ ہماری آنکھوں کے سامنے بلکتے بچوں کی وہ pictorial videos ہیں۔ عورتوں کے ساتھ ہوتے مظالم ہمارے سامنے ہیں۔ وہ فلسطینی بچہ جو اپنے باپ کی میت کے پیچھے دوڑتے ہوئے آہ و بکا کر رہا ہے۔ یہ سب مظالم آپ کے سامنے ہیں اور دنیا کے اجتماعی ضمیر کو جگانے کے لئے اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ وہاں پر کیا ہوا جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ احتجاج دو طرح کے ہوتے ہیں ایک حکومتی سطح پر اور ایک عوامی سطح پر ہوتا ہے۔ آج میں اس بات سے متفق ہوں کہ حکومتی سطح پر وہ reaction نہیں ہو سکا ہوگا

جو کہ ایک زیادتی کے خلاف ہونا چاہئے یعنی taking means to adopt a war کہ نکل جائیں جنگ پر where are ours political parties میں کہاں ہوں اور میری سول سوسائٹی کہاں ہے۔ پاکستان کی عوام کا اجتماع تو باہر آتا۔ یہاں مال روڈ کو chock کرتا، Constitutional Avenue کو choke کرتا، یہ شاہراہ فیصل کراچی کو choke کرتا جو یہ بتاتا کہ پاکستان کی عوام یہ مطالبہ کرتی ہے کہ اس انسانی المیہ کو بند کرو جو کہ جنم لے چکا ہے۔

جناب چیئر مین! آج ایک عوامی اظہار رائے ہے اور دوسرا آپ کا حکومتی مؤقف ہے۔ OIC کا ایک کردار ہے، میں اس پر خوش نہیں ہوں کہ جو کردار انہوں نے ادا کیا ہے۔ یہ کردار اس سے زیادہ meaningful, vibrant اور بہتر engagement ہو سکتی تھی but still ایک کردار آیا۔ سکیورٹی کونسل اور اقوام متحدہ کی بات ہے کیونکہ ہم two nation states کے دَور میں سے گزر رہے ہیں لہٰذا 1948 کا وہ document جس کا چنیوٹی صاحب نے بڑا اچھا ذکر کیا ہے کہ 1948 میں two nation states کے concept پر ایک بٹوارہ ہوا۔ دنیا کی تاریخ میں 1947 کی بڑی اہمیت ہے کیونکہ پاکستان کا قیام، Decolonization، یورپین ممالک کا پوری دنیا کے خطے سے واپسی کا آغاز ہوا اور World War-II کے after effects میں اسرائیل آکر کھڑا ہوا۔ کس ملک نے مطالبہ کیا ہے کہ 1948 کے two nation states کے منصوبے جس پر امریکہ اپنی 40/35 سال کی سفارتی جدوجہد پر آکر Golan Heights اور مصر pact کے معاملے میں متحد ہوا تھا لیکن آج کون سا اسلامی ملک بات کرتا ہے؟ اگر حکومتِ پاکستان نے کوئی مطالبہ کرنا ہے تو مطالبہ two nation states کی settlement کا ہونا چاہئے۔ .There has to be a meaningful resolve اگر آپ بات کرتے ہیں کہ حریت اور اسلامی اہمیت پر پوری approach ہے تو اس پر ہم سب کی لبیک ہے۔ اگر یہ order of the day ہے تو ہم بھی اپنی جان سے جاتے ہیں تو جائیں کیونکہ یہ شہادت ہے جو ہم لیں گے لیکن آج two nation sates ہیں اس لئے .you have to talk about it آج کی دنیا الفاظ اور Constitutions پر قائم ہے کیونکہ annexations کے دَور نہیں ہیں۔ آج اگر کوئی چارہ ہے تو جمہوریت کی آڑ میں چارہ ہے، ڈکٹیٹر شپ کو ختم کرنے کی آڑ میں چارہ ہے اور اپنے مذموم مقاصد کو ایک لبادہ پہنا کر کسی اور طرح سے کرنا ہوتا ہے۔ آج آپ کو meaningful dialogue پر جانا پڑتا ہے۔ میری حکومتِ پاکستان سے یہ التجا ہو گی کہ قرارداد کا جو سلسلہ آپ آج سے شروع کر رہے

ہیں اس حوالے سے ہم نے کل دیکھا کہ قومی اسمبلی میں لیڈر آف دی اپوزیشن نے اپنی بات کی اور کیا ہی اچھا ہوتا جب پاکستان کی پارلیمنٹ ایک قرارداد پاس کر رہی تھی تو سینیٹ اور قومی اسمبلی کا مشترکہ اجلاس ہوتا اور اجلاس میں meaningful اور engagement قرارداد آتی اور لیڈر آف دی ہاؤس بھی اس موقع پر بات کرتے جس کے نتیجے میں فلسطینیوں پر ڈھائے گئے مظالم میں کوئی کمی آتی۔ میں اپنے اِن الفاظ کے ساتھ بات ختم کروں گا کہ فلسطین پر اسرائیل اپنے مظالم ڈھا رہا ہے یہ رات اب لمبی نہیں رہے گی، اب سحر ہو گی کیونکہ ظلم جب بڑھتا ہے تو مٹتا بھی ضرور ہے۔ یہ ظلم عوامی شعور کو جگا رہا ہے اس لئے براہِ کرم بحیثیت پاکستانی اور انسان کے اپنا کردار ادا کریں کیونکہ یہ آواز بحیثیت صرف مسلمان نہیں ہے بلکہ بطور Christian خلیل طاہر سندھو کی بھی ہے اور پاکستان میں کوئی ہندو یا سکھ بھی بیٹھا ہے تو وہ اِس ظلم کو انسانی المیے کے طور پر بھی دیکھے گا۔ اسرائیل کا یہ رویہ مسلم کُش بھی ہے اور انسانیت کُش بھی ہے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ آج اس معزز ایوان نے فلسطینی بھائیوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کے حوالے سے ایک قرارداد پاس کی ہے جس پر میں معزز ایوان کے تمام اراکین کا دِلی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں عرض یہ کرتا ہوں کہ تمام ممبران نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے مختلف اقدامات بھی suggest کئے اور میں سمجھتا ہوں کہ بحیثیت مسلمان جتنا بھی اس پر احتجاج کیا جائے یا جذباتی ہو کر اپنے جذبات کا اظہار کیا جائے وہ کم ہے کیونکہ ہمارے مسلمان بھائیوں کے ساتھ جو ظلم روا رکھا جا رہا ہے وہ اس بات کا متقاضی ہے کہ ہمیں بھرپور طریقے سے احتجاج کرنا چاہئے۔ جیسے ابھی ملک صاحب بھی فرما رہے تھے کہ قومی اسمبلی میں قرارداد پیش ہوئی ہے لہٰذا قومی اسمبلی بھی بجا طور پر اس بات پر مبارکباد کی مستحق ہے کہ وہاں پر کل قائد حزب اختلاف نے بھی خطاب کیا، انہوں نے حکومتِ پاکستان کی طرف سے اِس وقت تک کئے گئے اقدامات کا بھی ذکر کیا اور اپنی طرف سے حکومتِ پاکستان کو تجاویز بھی دیں کہ ہمیں آئندہ مستقبل میں کیا اقدامات اٹھانے چاہئیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ قومی اسمبلی میں کل کا دن ایسا تھا جہاں پر بجا طور پر یہ محسوس کیا

جا سکتا تھا کہ پاکستانی قوم ایک زندہ قوم ہے، اس قوم کے احساسات ہیں اور جب کبھی بھی کوئی مسئلہ درپیش آیا یا ہمارے ایمان کا تقاضا ہوا کہ ہمیں اپنے ایمان کو کس طرح بیان کرنا ہے تو ہم نے یکجا ہو کر آواز اٹھائی لہٰذا اس بات پر قومی اسمبلی مبارکباد کی مستحق ہے۔

جناب چیئرمین! یہاں پر میرے بھائیوں نے مختلف تجاویز دیں اور ایک تجویز یہ بھی آئی کہ میرے بھائیوں نے جو کچھ بھی کہا اُن کے جذبات تھے اور بعض اوقات جذبات میں بہت کچھ کہا جاتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اِس وقت اس چیز کا بُرا نہیں منانا چاہئے بلکہ اُس کی قدر کرنی چاہئے کیونکہ جس کے جتنے زیادہ جذبات ہیں وہ اتنا ہی زوردار طریقے سے اس کا اظہار کرے گا۔ یہاں پر کہا گیا کہ حکومتِ پاکستان کہاں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ میرے جن بھائیوں نے کل قومی اسمبلی کی کارروائی دیکھی، ٹیلی وژن پر دیکھی یا اخبارات میں پڑھی اُن کو اس بات کا خود ادراک ہوا ہو گا کہ حکومتِ پاکستان اس سلسلے میں کیا کر رہی ہے۔ ہم اب مذمتی قرارداد کے حوالے سے بات کر رہے ہیں تو اِس وقت ہمارے وزیر خارجہ ترکی میں موجود ہیں اور ایک consensus develop کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جن جذبات کا ذکر میرے بھائیوں نے کیا ہے اس میں کچھ ماضی کی باتیں اور کچھ آج کے حوالے سے موجودہ حالات کے تقاضے ہیں۔ ہمیں اس بات کا ادراک ہونا چاہئے کہ ایک زمانہ تھا جب فلسطین کی آزادی کے لئے کہا جاتا تھا کہ فلاں فلاں اقدامات کئے جانے چاہئیں اور اس میں کون کون سی شخصیات متحرک تھیں وہ ماضی کا حصہ ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ماضی کو بھول جانا چاہئے کیونکہ جس کسی نے ماضی میں جو کردار ادا کیا ہے اُس کو یاد رکھنا چاہئے لیکن آج کے حالات کے تقاضے کچھ اور ہیں۔ اگر میں یہ کہوں تو غلط نہیں ہوں گا کہ اس وقت ہماری مسلم امہ کی قیادت کا ایک فقدان پایا جا رہا ہے اور ہمیں ایک ایسی قیادت کو سامنے لانے کی ضرورت ہے جو مسلمانوں کے حقوق کے لئے تگ و دو کرے اور جو غیر مسلم قوتیں مسلمانوں کے حقوق کو سلب کرنے کے درپے ہیں اُن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کی جا سکے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم بین الاقوامی سطح پر دیکھیں تو آج بین الاقوامی میڈیا بھی اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ دو اسلامی ممالک انتہائی مستعدی سے role ادا کر رہے ہیں جن میں ایک ترکی اور دوسرا پاکستان ہے۔ آج بھی ہمارے وزیر خارجہ کا ترکی میں ہونا اس بات کا

ثبوت ہے کہ ہم بین الاقوامی برادری میں ایک consensus develop کر کے آگے بڑھنے کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ میرے بھائیوں نے اسلامی فوج کے حوالے سے کہا تو یہ اسلامی فوج کہاں پر ہے، کس ملک میں بیٹھی ہوئی ہے اور کس نے اُس کو استعمال کرنا ہے؟ اگر آج پنجاب اسمبلی یہ کہے کہ اسلامی فوج کسی پر چڑھ دوڑے تو ہمارے کہنے سے کسی نے چڑھ دوڑنا ہے اور نہ ہی میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب بات ہے۔ میرے ایک بھائی نے کہا کہ ایٹم بم کب کام آئیں گے تو خدا کے لئے یہ ایٹم بم سے حل ہونے والا مسئلہ نہیں ہے کیونکہ اس کے لئے تدبر، فہم و فراست اور ایسی شخصیات کی ضرورت ہے جو متحرک ہو کر بین الاقوامی سطح پر ایک رائے عامہ کو متحد کر سکیں اور اس کے لئے کام ہو رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی شخص بھی اس دنیا میں ایسا نہیں ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو، کلمہ پڑھتا ہو اور وہ یہ کہے کہ وہ اس ساری صورت حال سے رنجیدہ نہیں ہے تو یہ غلط ہے۔ یہاں جس طرح ہمارے اقلیتی بھائیوں کا ذکر کیا گیا تو ہمارے ساتھ وہ بھی رنجیدہ ہیں۔ ہر ذی شعور انسان اس موجودہ صورت حال سے رنجیدہ ہے اور اس سے نکلنے کے لئے چاہتا ہے کہ حکومتیں اقدامات کریں۔

جناب چیئرمین! آج پاکستان کی حکومت سے جو expectations ہیں وہ بجا طور پر پوری قوم کی expectations ہیں اور پوری قوم اس بات کی توقع کرتی ہے کہ ہمارے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ کے رد عمل کو پاکستانی قوم کے جذبات کی ترجمانی کرنی چاہئے۔ آج جو پاکستانی قوم کے جذبات ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے وزیر اعظم صاحب کو اس بات کا ادراک ہے کہ میری قوم کے جذبات کیا ہیں تو وہ کبھی بھی قوم کو مایوس نہیں کریں گے اور قوم کی توقعات کے مطابق ان کے جذبات کی ترجمانی کریں گے۔

جناب چیئرمین! میں یہاں پر یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ یہاں پر صرف یہ کہا جا سکتا ہے کہ عمران خان اس قوم کو مایوس نہیں کریں گے اور اس وقت جو اسلامی دنیا اور اسلامی برادری میں قیادت کا ایک خلاء پایا جا رہا ہے تو باہم اکٹھے ہو کر اس کو انشاءاللہ تعالیٰ پُر کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

جناب چیئرمین! ابھی میرے بھائی ملک احمد خان صاحب نے بات کی کہ اس وقت ہماری سیاسی جماعتیں کہاں ہیں اور اس وقت ہم کس طرف جا رہے ہیں؟ اگر آج پنجاب اسمبلی کے ممبران irrespective of the political divide کہ کون اپوزیشن میں ہے اور کون حکومتی بنچز پر

بیٹھا ہوا ہے تو سب ایک نکتے پر متفق ہیں کہ قوم کو یکجا ہو کر اسرائیل کے مظالم کا جواب دینا چاہیے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین! ملک صاحب نے کہا کہ ہماری سیاسی جماعتیں کہاں کھڑی ہیں اور سیاسی جماعتوں کو کردار ادا کرنا چاہیے، انہیں سڑکوں پر آنا چاہیے، انہیں سڑکوں پر آکر اجتماعی طور پر اس بات کا ثبوت دینا چاہیے کہ پوری قوم یکجا ہو کر اسرائیل کے مظالم کی مذمت کرتی ہے۔ میں اس معزز فورم پر قطع نظر اس کے کہ یہاں پر بیٹھے ہوئے ہمارے ممبران کا تعلق کس جماعت سے ہے، میں چیئر مین صاحب کی وساطت سے ایک request کرنا چاہوں گا اپنے تمام بھائیوں کو کہ پاکستان تحریک انصاف نے جمعہ کے دن اسرائیلی مظالم کے خلاف احتجاج کا پروگرام بنایا ہے۔ اگر ہم نے اپنے آپ کو ایک قوم کی صورت میں پیش کرنا ہے تو آئیں مل کر سڑکوں پر آئیں اور احتجاج کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین! میں سمجھتا ہوں کہ اگر عملی طور پر ایک جماعت نے call دی ہے تو آئیں، اگر ہمارے نظریات، ہماری سوچ اور ہمارے جذبات یہ ہیں کہ ہم نے اسرائیلی مظالم کا جواب دینا ہے اور احتجاج کرنا ہے تو آئیں اور یک زبان ہو کر احتجاج کریں۔ یہ نہیں کہ جمعہ کے دن احتجاج تحریک انصاف کرے گی، اتوار کے دن پاکستان مسلم لیگ(ن) کرے گی اور اس سے اگلے دن کوئی اور جماعت کر دے گی تو ایسے نہیں بلکہ جس سیاسی جماعت نے جس سیاسی لیڈر نے فہم و فراست کا مظاہرہ کرتے ہوئے بین الاقوامی حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے قومی تناظر کے اندر ایک فیصلہ کیا ہے تو آئیں ہم اس کے ہاتھ مضبوط کریں تاکہ یہ ثابت کر سکیں کہ پاکستانی قوم ایک ہے اور جب کوئی قومی مسئلہ آتا ہے یا ہمارے ایمان کا مسئلہ آتا ہے تو ہمارے درمیان کوئی divide نہیں ہے بلکہ پوری قوم یکجا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی بُری offer نہیں ہے۔ہم آپ سے اس بات کی توقع کرتے ہیں اور بطور پاکستان تحریک انصاف کے کارکن میں آپ کو دعوت بھی دیتا ہوں کہ آئیں اپنے جذبہ ایمانی کا اظہار ہمارے ساتھ مل کر کریں۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 21 ۔مئی 2021 صبح 9 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔